بعون صانع بیچون و بمکافضل خلاق زمین و زمان

دریں زمان فرحت نوامان کلام عجز نظام یعنی دیوان فخر احمد حسن خان ...

چمنستان فخر

بازدیاد چند غزلیات و خمسہ و قطعات تاریخ وغیرہ ... مطبوعہ سابق ...

در مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ بحسن انتظام مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزلونکا شمار ۱ | تعداد اشعار ۱۱

خدا کا عشق لازم ہے عبث ہے عشق انسان کا
کہ رتبہ صاحب خانہ کو آگے کیا ہے مہمان کا

یہی ہے مدعا اللہ سے احمد حسن خان کا
مری سر پر رہے سایہ رسول پاک داماں کا

تلاشیں اوسکے ہین مد نظر راہ طریقت مین
وگرنہ سود کیا رکھتا تھا پھرنا چرخ گردان کا

اوسیکا ذکر کرتی ہے کلی کھلتے ہی گلشن مین
ثنا خوانی مین ہے مشغول ہر طائر گلستان کا

یہ قدرت ہین جسکی زندگی و مرگ دونو ہین
اوسیکا ہون مین عاشق یہہ پتا ہے میری پہچانکا

جدائی مین ہے اوس ابر کرم کے حال اپنا
مثال ابر بارندہ ہے عالم چشم گریان کا

خداوندا کسی دن ساحل مقصد نظر آئی
پتا ملتا نہین ہر گز غریق بحر عصیان کا

زباندی سنہ مین ہر اک چیز کا اوسکو مزا بخشا
کہان تک شکر ہو مجھسی ادا خالق کے احسان کا

زمین سی آسمان تک جاتی گوشہ بذیر فکر اپنا
نہین ممکن ہے طی کرنا تری مدحت کی میدان کا

رقم ہین حمد و نعت و منقبت مین جزو کی جز بالکل
رہیگا تا ابد شیرازہ قایم میری دیوان کا

جہان روح الامین کی ہے پر پرواز جاتی ہین
نہین ممکن گذا۔ اجو تس مشت خاک انسان کا

فخر آدم رحمۃ للعالمین ہین مصطفا
رہبر راہ خدا سلطان دین ہین مصطفا

عالم علم لدنی بالیقین ہین مصطفا
سرور کونین ختم المرسلین ہین مصطفا

نور سے انکی منور ہین زمین و آسمان
دو جہان مین تم جہان دیکھو وہین ہین مصطفا

کیا عجب کہتی ہین جو محبوب رب العالمین
حسن مین یوسف سی ہے افزون حسین ہین مصطفا

فرق امین کچھ نہین ہے ہین یہہ دونو یکنو
جو علی خاتم ہین تو بیشک نگین ہین مصطفا

والی ملک عرب سلطان اقلیم عجم
صدر جاہ و عز و تمکین کے نگین ہین مصطفا

جو کوئی شک اسمین لائی ہی وہ کافر بیشبہ
کشور توحید کے مسند نشین ہین مصطفا

دافع کفر و ضلالت اعتضاد دین حق
تاج فرق افتخار مومنین ہین مصطفا

۳

آفتاب روز محشر سے مجھی کیا خوف ہی
جوش افضال الٰہی سے معین ہین مصطفا

۱۷

تو وہ یکتا ہے کہ ثانی کوئی پیدا نہ ہوا
ورنہ اس عالم ایجاد مین کیا کیا نہ ہوا

تجھسی ای ختم رسل کوئی ہے اعلا نہ ہوا
یہ لطافت تھی کہ ظاہر کبھی سایہ نہ ہوا

یا علی تیری سوا اور کا رتبا نہ ہوا
دوسرا خانۂ اللہ مین پیدا نہ ہوا

دل بنا کعبۂ اللہ کلیسا نہ ہوا ++
جلوہ افروز خیال بت ترسا نہ ہوا

کب بھلا دست حنائی کا تصور نہ بندھا
کب رواں آنکھون سے اک خون کا دریا نہ ہوا

دھجیان اوسکے اوڑاتا مین گریبان کی طرح
ہاتھہ مین وحشت دل دامن صحرا نہ ہوا

تیری در کی ہین گدا صابر و شاکر ہین ہم
ایکدن دل مین ہماری غم فردا نہ ہوا

طوق گردن مین ہے پاؤن مین ہے زنجیر گران
کم کسی طرح مگر زلف کا سودا نہ ہوا

جس مین ہو بوئی وفا بلبل دل کہتا ہی
گلشن جس مین وہ پھول شگفتہ نہ ہوا

اندھیان غم کی اٹہونگی اوڑایا نہ انہین
واقف بو نسے تمہارا رخ زیبا نہ ہوا

قیس کیا خضر بھی ہمراہ نہ آئی بادیہ
مجھسا دنیا مین کوئی بادیہ پیما نہ ہوا

قبر یوسف پہ کبھی سورۂ یوسف پڑھتی
پاس الفت تجھے اتنا بھی زلیخا نہ ہوا

سیکڑون حضرت یوسف کیطرح دل گر گئی
آپکا چاہ ذقن فیض کا چشمہ نہ ہوا

طالب وصل ہین مجبور ہون مختار ہو تم
میرا کہنا تمہین منظور ہوا یا نہ ہوا

دامن حضرت یوسف کی اوڑائی دھجی
پاس عصمت تجھے اسوقت زلیخا نہ ہوا

کونسا دل ہے کہ تو جسمین نہین جلوہ نما
کونسی بزم ہے جس مین ترا چرچا نہ ہوا

۴

بعد مرنیکے بھی افسوس مری مشت غبار
جوش اوس چشم فسون ساز کا سرمہ نہ ہوا

۱۲

گویا قاتلگہ دہر مین قاتل نہین ملتا
جاندیتے ہین ہم جسپہ وہ ایدل نہین ملتا

یہ صاف ہی پر نور ہی اور اونہین ہے دبیہ
چہرہ جیسی تمہاری ہے مہ کامل نہین ملتا

ہم ڈھونڈتے پھرتے ہین جیسی تیس ان کے رخ
اندھیرے مین ہماری مہ کامل نہین ملتا

ہوتی ہین شب غم مین غضب روح کو صدمے
اب جان جہان تجھسے مرا دل نہین ملتا

حیران ہوئین دونون کیے یہ آئینہ دل کا
خوشتر وہ کوئی دیدار کی قابل نہین ملتا

کیون فرقت لیلی مین نہ بیتاب ہو مجنون
ناقہ نظر آتا نہین محمل نہین ملتا

طی کیجیے کسطرح رہ عشق و محبت
پنہان ہین خضر رہبر منزل نہین ملتا

مجبور ہین زندہ ہون شب ہجر مین اے دل
کہانیکے لئے زہر ہلاہل نہین ملتا

نازان نہ ہوا اس شکل پہ تو آئینہ دیکھو
کیا کہتے ہو تم میرے مقابل نہین ملتا

ای آنکھ دکھادی ہے مجھے کس جا ہو کہان ہے
دل ڈھونڈھتا ہے جسکو وہ قاتل نہین ملتا

عشاق ذقن مثل ملک جا نگی گرتے ۔ اے زہرہ غم سائل چہ بابل نہین ملتا

۵	ہر دم ہین یہ جوش کلام اہل سخن کے اے ہمت عالی کوئی سائل نہین ملتا	۱۲

ہم بادہ نوشونسے کچہ آباد میخانہ رہا ۔ پہر نہ ساقی تہا نہ شیشہ تہا نہ پیمانہ رہا

شیفتہ تہا خال ورخسار عرق آلود کا ۔ خوش یہہ آب آیا مجہے مرغوب یہہ دانہ رہا

سرکشونپر کچہ نہین موقوف روشن ہے یہ بات ۔ شمع حسن یار کا ہر ایک پروانہ رہا

صبر کہتے ہین اسے گو چرخ نے صدمے دئے ۔ ہر گہڑی اپنے لبونپر لفظ شکرانہ رہا

الفتین تہین اسقدر آہوی چشم یار سے ۔ وحشتین دلکو ہوئین مرغوب ویرانہ رہا

یہ لب گور سکندر سے صدا آتی ہے روز ۔ تختہ تربت ہی سر پر چتر شاہانہ رہا

کیا نزاکت ہی جو کنگہی سے سنواری اوسنے زلف ۔ درد کی طغیانیان سر مین ہوئین شانہ نہ رہا

ساتہ کمظرفونکے اوس مسرف نے کی بادہ کشی ۔ دور مین اس دور سے ہر دم حریف نقار رہا

مین ہون کامل عشق مین تو حسن مین ہے لاجواب ۔ اب زبان پر قصہ خوانونکے یہہ افسانہ رہا

کعبہ دل مین ہین اوس روی منور کی خیال ۔ شمع حسن یار سے روشن یہ کاشانہ رہا

بیسبب مجہ سخت جان پر کیا لگا ناتہا ضرب ۔ اب تری تلوار مین قاتل یہہ دندانہ رہا

۶	تیغ قاتل نے وہ کی ہین تفرقہ پردازیان جوش ہر عضو بدن اپنے جداگانہ رہا	۱۵

ہجر کے داغونسے سینہ رشک گلشن ہو گیا ۔ نخل حسرت ہان بلبل دل کا نشیمن ہو گیا

ہم ضعیفونکے لئے کیا حاجت قصر و محل ۔ ضعف سے جسم جا گری اپنا و مسکن ہو گیا

بار آہن کے اوٹہانیکے یہان طاقت نہین ۔ ضعف سے تار گریبان طوق گردن ہو گیا

آپنی گلگشت مین فرمائی جو شوق جب ادا — شرم قامت سے لجالو سرو گلشن ہو گیا
روی گلگون ہی غضب تھا این گل و حجر — سنبل گیسو بنا یا اور جوبن ہو گیا
دل ہمارا اوس بت نا آشنا کا دوست ہے — جسکو پالا تھا بغل مین اب وہ دشمن ہو گیا
اسکی ہے اشک ندامت شست و شوو رکار ہے — لوث عصیان نسے یہان آلودہ دامن ہو گیا
کیا عجب رین اگر جنت سی آئین سیر کو — غیرت باغ جنان داغون کا گلشن ہو گیا
دیکھکر اوس یوسف ثانی کو آنکھین کہل گئین — جسطرح سے دیدۂ یعقوب روشن ہو گیا
کوئی ایسا بھی زمانی مین نہ ہو گا کم نصیب — جب چھوا پارس کو ہمنی صاف آہن ہو گیا
بعد مردن بھی وہی بیتابئ دل ساتھ ہے — کیا عجب جو چاہ سیماب اپنا مدفن ہو گیا
ترک چشم یار نے غارت کیئی صبر و قرار — آشنا جسکو سمجھتے تھی وہ رہزن ہو گیا
یار کے تیغ نگہ سے کشت دل ویران ہے — برق سے برباد اپنا آج خرمن ہو گیا
خوف سی سہما جو دیکھی آنکھ تھرائی ہوئی — صاف ظاہر میری قاتل کا دل کین ہو گیا
سخت جانی نے سے ٹہری جو دشنہ قتل مین — خنجر قاتل رگ گردن کا دشمن ہو گیا
بخت کیصورت ہوئی دنیا مین کیا ہم روسیاہ — ای سلیمان اور اپنا نام روشن ہو گیا
آسمان پیری مین طرز مزاج یار ہے — دوستی سے ہاتھ اوٹھایا یہ بھی دشمن ہو گیا
آتش فرقت کو بجھنے چشم نے بہڑکا دیا — ہر چراغ داغ دل کو اشک روغن ہو گیا

دیکھکر اوس لب غیرت گل کی مسے مالیدہ
رشک سی ای جوش نیلا جسم سوسن ہو گیا

۱۳

جناب عشق کا جب تک یہان ظہور نہ تھا — حواس و عقل مین اپنے ذرا فتور نہ تھا
وہ دن سبھی یاد ہین جب بات کا شعور نہ تھا — یہ جہل و حیلہ و تزویر مکر و زور نہ تھا

نہ فلک تر می تلوے سے گیا ملا تا منہہ
یہہ روشنی یہہ چمک یہہ ضیا یہہ نور نہ تھا

اگر ستم جو گنہگار عشق کو ملتی سزا
تمہاری پاس عدالت سی کچھہ یہہ دور نہ تھا

لٹی تھی اس دل ناداں نی لطف کی بوسی
خطا معاف ہو بندے کا کچھہ قصور نہ تھا

یہ وحشت وحشت دلنے دکھائی اپنی سال
جہاں بشر تو کہاں نغمہ طیور نہ تھا

شب وصال میں کیوں چپ تھے صورت تصویر
اگرچہ حسن کا صاحب کو کچھہ غرور نہ تھا

نہ لائی آپ جو تشریف شب کو کیا باعث
غریب خانہ فدوی وہاں سے دور نہ تھا

بہار کیسی یہ آئی ہے باغ دنیا میں ہا
ہجوم خار تھا پہولونکا کچھہ وفور نہ تھا

بہشت کو در دلدار چھوڑ کر جاتا
میں کچھہ فریفتہ حسن روئی حور نہ تھا

سنا میں تیرے جو لن ترانیاں بیجا
فقیر خانۂ عاجز تھا کوہ طور نہ تھا

خیال سے جو دم صبح اونکے رخصت کے
شب وصال میں دلکو ذرا سرور نہ تھا

۸

بلا کی گہر مین او نہین تجھ سے نزاع ہاں مین
محل گلے کا یہہ ای جوش باشعور نہ تھا

۱۸

نہ ہی بیٹھے وہ صنم مجھسے خفا کیونکر ہوا
یا خدا حیران ہوں یہہ ماجرا کیونکر ہوا

اوس سلیمان زمانکی وصل سے خبر ہوئی
شاہ کا پہلو نشین مجھسا گدا کیونکر ہوا

اوٹھہ نہ سکتا تھا وہاں خنجر نزاکت کی سبب
عاشق جانباز کا پھر سر جدا کیونکر ہوا

اوس صنم نے دلسے جو کر دکدورت دور کی
جای حیرت ہے یہہ آئینہ صفا کیونکر ہوا

ہمسی کہتا اے صنم پھر بے نیازی کا سخن
پہلی یہہ کہدی کہ بندے سے خدا کیونکر ہوا

جا کے اے قاصد نہ لایا کیوں جواب خط شوق
سچ بتا یہہ حال مجھسے کیا ہوا کیونکر ہوا

حضرت جبریل کا جانا وہاں دشوار ہے
اوسکے کوچے میں گذر تیرا صبا کیونکر ہوا

نہین سنگ دلدار کے کہانیکو میری ہڈیان — تیرا حصہ ای غم رشک ہما کیونکر ہوا
آپ کہتی ہین جنازہ شاد ہے ہم وقف نہین — کہی راز عشق اپنا بر ملا کیونکر ہوا
دیکہکے تیرا جمال آنکہین ہوئی ہین شیفتہ — کچہ نہین معلوم یہہ دل مبتلا کیونکر ہوا
تجہسی جو دست اجل چالاکیان سیکہا نہین — ای جنون پہر جامۂ ہستی قبا کیونکر ہوا
میکدہ مین کل تو میری ساتہہ تہا شغل شراب — آج یہہ شیخ مزور پارسا کیونکر ہوا
کیا ہماری بخت جاگی یا بلا یار رنے — تیرا آنا آج ای پیک قضا کیونکر ہوا
آپکو پاس او تہا او سطرف تہی شرم و حیا — حضرت دل اونسے حاصل مدعا کیونکر ہوا
جلوۂ دیدار آنکہونسے کبہی دیکہا نہین — دل ہمارا کشتۂ ناز و ادا کیونکر ہوا
تمنی گلشن مین اگر پامال فرمایا نہین — پہر یہہ خون طائر رنگ حنا کیونکر ہوا
اوسنی گلشن مین اوڑایا گر نہین رنگ بہار — آج گلگون دامن باد صبا کیونکر ہوا

۹
اک زمانہ جوش نالان یار کی ہاتہون سے ہے
پہر تمہارا آشنا وہ بیوفا کیونکر ہوا
۲۱

قتلگہ مین جو وہ کہینچے ہوی تلوار آیا — مہربکف سامنے ہر ایک گنہگار آیا
چہہ متا ابر بہاری سوی گلزار آیا — رند ہر اک طرف خانۂ خمار آیا
نامۂ غیر طلب مین تری ای یار آیا — کیون چہپاتا ہے یہان پرچۂ اخبار آیا
گہر بلا خنجر تہا اوس رشک پری کی غم مین — دیو آنکہونکو نظر سایۂ دیوار آیا
دہجیان اوسکے اوڑا دونگا گریبانکی ط — ای جنون ہاتہہ اگر دامن کہسار آیا
نہ خریدی گی زلیخا سہ کنعانی کو — مہر یوسف جو کبہی جانب بازار آیا
تیغ گردن پہ لگانے گلے ملنے کے عوض — میری قاتل کو اگر مجہپہ کبہی پیار آیا

حسن ماہ جہانتاب کو پہونکا جا کر
مر گئے پر ترا شعلۂ رخسار آیا

راز الفت ابہی کہل جائیگا ہاتہ پہونچن پر
ایک آنسو اگر ہے دیدۂ خونبار آیا

ہمارا نیجا سے مہ مہر کو ربط ازلی
خوف شرمندگی کے لیئے جو سر بازار آیا

یاد خط و لکو ہے عشق دہن تنگ نہین
گلستان مین مرے غنچے کے عوض خار آیا

ہان جلادی صفت قلعۂ آتشبازی
آسمان شر پہ پہنچی آہ شرربار آیا

کہیلنے چلکے خشکار ربط سے دریا پر
میکشو ابر بہار رونے ڈہوندہا آیا

ننگ با قفل دہن ہے عجب جمال قاتل
حال دل اپنا اگر تا لب اظہار آیا

نقد جان و دل اسلام جو میری تہی لٹا
نشۂ عشق مین اک طفل سے مین ہار آیا

جلد آ دیکہہ لین تجکو نظری خوشگذری
ورنہ پیغام یہان موت کا ای یار آیا

پہر صید افگنی طائر جان عاشق
تیر کیطرح عقاب نظر یار آیا

گرد ابرو کی جو ہے کشت خال مشکین
کعبہ ڈہانیکے لیئے لشکر کفار آیا

ناوک غمزۂ معشوق جوان خوش رو
ہدف دل مین مرے تا لب سوفار آیا

عاشق خال و خط و زلف رہا تا دم مرگ
کوئی مجہسا نہ زمانی مین سیہ کار آیا

۱۰	جنس دل ایک نظر کسکو دکہاتی آتش کوئی بازار جہانمین نہ خریدار آیا	۱۵

کوچۂ یار مین مجہ زار کا مسکن نہ رہا
باغ مین بلبل نالان کا نشیمن نہ رہا

سبزۂ خط کا نمو ہے جو رخ گلگون پر
اب ترا ای چمن حسن وہ جوبن نہ رہا

ای صبا دیکہہ تو بیدردی چرخ گردان
خاک بہی نام و نشان گل مدفن نہ رہا

بلعجب تمکو جوانیکے ہین آئی پر یہ
زلف و رخسار کا وہ رنگ وہ روغن نہ رہا

ایک دل تہا اوسی بیچ نذر غمزہ حسن کیا
شکر صد شکر کہ مرے جان کا دشمن نہ رہا

بجھ گیا دل کا کنول صورت شمع سحری
جلوہ فگن جو خیال رخ روشن نہ رہا

دست اندازی قزاق خزان سے ہیہات
زر گل تنگ کہین اے بلبل گلشن نہ رہا

دوستی یار جفا جو سے عبث کے دل زار
پاس میرا تجہے او جانکے دشمن نہ رہا

خاک بر آئی امید نظر مشتاقان
کوئی اوس قبو نکے دیوار مین روزن نہ رہا

اوسنی ستی کو چہرا اگر جو جب یا لاکھہ
بنگیا لب گل احمر گل سوسن نہ رہا

دیر مین خاک ہمین نازہو نکے جاکر
سے ہمے وہ طرز وہ انداز برہمن نہ رہا

نگہ ناز نے تاراج کیئے صبر و قرار
اے فلک برق سے محفوظ یہ خرمن نہ رہا

کس بہی خار او چہین گے ہنگام سفر اے مجنون
دست وحشت کی بدولت کوئی دامن نہ رہا

ڈر ہے سودائی کے اے ضبط کبہی فرقت مین
یاد ہے مشغلہ نالہ و شیون نہ رہا +

۱۱

موت کیون مجہسے گلے آگئی نہ ملتی اے جوش
تیغ قاتل کو خیال رگ گردن نہ رہا

۲۵

کاشتن دل مین نہ آیا گل رعنا اپنا
کبہی پہولا نہ پہلا نخل تمنا اپنا

وقت یار مین رکتا نہین رونا اپنا
جوش کس زور سے بہتا ہی دریا اپنا

حسرتین مردہ دلونکے کبہی زندہ نہوئین
نام رکہا ہے عبث تمنی مسیحا اپنا

تونے اس مرتبہ نظرون سے گرایا قاتل
دوستدارونسی بہی اوٹہا نہ جنازا اپنا

دامن جیب و قبا مین تو اب ہے تار نہین
آگئی کیا رنگ دکہانے کو یہ سودا اپنا

وصف ان ماہ وشونکے جو کئے ہین موزون
مطلع مہر سے وہ چند ہے شہرا اپنا

دیکہین قسام ازل دونو مین دی کسکو نہ بات
حسن حصہ ہی ترا عشق ہے حصہ اپنا

پہلوی دل سے جو اوٹہا صنم راحت جان | ہاتہون سینے مین اوچہلتا ہے کلیجا اپنا
آپ ہی آئین نظر میر یطرح محو جمال | آئینہ لیکے جو دیکہین کبہی نقشا اپنا

ای شہ حسن یہہ ہے پاس عدالت سی بعید | ظلم شیوہ ہے ترا صبر طریقا اپنا
ہی کسے نشتر مژگان کا تصور دل مین | آج بیطرح تپکتا ہے یہہ پہوڑا اپنا
اوسنے آنیکو ہمارے گی جو کہا فرمایا | جائی جائے نبس لیجیے رستا اپنا
قبر پر آپ ہی گل پہول چڑہاتی آئین | خانۂ گور مین ہے آج اوتارا اپنا

لو قیامت ہوئی ورنہ ہمسے یہہ کہہ بیٹہے آج | حشر کو ہوگا وفا وعدۂ فردا اپنا
اسقدر زار ہین ایمہر تری فرقت مین | دہوپ مین بہی نظر آتا نہین سایا اپنا
دشت وحشت نی اوڑائی ہین قبا کی دہجی | پردہ دار انہ تو ہے دامن صحرا اپنا

یاد ابروے صنم آٹہہ پہر دل مین ہے | شکل تیغ دو زبان شق ہے کلیجا اپنا
عشق اوس خانہ نشین کا ہے نہان سینے مین | گریۂ چشم سے کہل جائیگا پردا اپنا
دعوی حسن جو ہے اوس یوسف ثانی سی عبث | منہ تو آئینہ مین تو دیکہہ زلیخا اپنا

دہن یار کے اوصاف کیے ہین موزون | شعر نایاب ہی مضمون ہے عنقا اپنا
جان پر جو کہ گذرتی ہے خدا واقف ہی | ای بتو تمسے کہون حال بہلا کیا اپنا
آہ فصل خزان ہے نہ موسم گل | آشیان پہونک دی ای بلبل شیدا اپنا
نامہ بر ترک ملاقات کو لکہا اوسنے | پیش آیا ہے یہہ تقدیر کا لکہا اپنا
ای اجل زیست کی امید نہ بر آئیگی | دم کے مانند رکا ہے وہ مس...

10　11　ادم حسن　12

برم دلدار مین ہم بیٹہے ہین خاموش ایسے
ورنہ سب حال بیان کرتے

بلبل نے شاخ گل پہ نشیمن بنا لیا
ہمنے بہی کوئے یار مین مسکن بنا لیا

دست جنون نے پہاڑکے وحشت مین اپنی
دامن کو جیب جیب کو دامن بنا لیا

مستی لگا کے اوس رعنا نے ہونٹہہ مین
غنچہ گلاب کا گل سوسن بنا لیا

اسلام عشق مین نہ ہابت پرست ہون
ڈوری بتون نے ڈالے برہمن بنا لیا

تقریر تیری سنکے ہوئی ہین حسین خموش
تونے سبہی کو ای بت پرفن بنا لیا

سچ کہتے ہین کہ نام محبت کا ہے برا
الفت جتا کے دوست کو دشمن بنا لیا

ہمسی لڑائین آنکہہ یہ منظور اب نہین
پلکونکو قصہ چشم کے چلمن بنا لیا

باتین جو ہو رہی ہین اشارونمین غیر سے
کیا ہم نہ سمجہے آپ نے کودن بنا لیا

ہردم بیان جو آپ کی ہین لن ترانیان
کیا گہر ہمارا وادی ایمن بنا لیا

۱۱

مد نظر ہین جوش سے جو لن ترانیان
اندہا کہہ اوسکو ای بت پرفن بنا لیا

۱۳

جو کچہ تہا ہجر یار مین عالم وہی رہا
شادی وصل آئے مگر غم وہی رہا

ہم صاف شکل آئنہ دلسی رہے مگر
برہم مثال گیسوی پرخم وہی رہا

آئی خزان بہار گلستان پہ بارہا
گلزار حسن یار کا عالم وہی رہا

افسوس ہے کہ غیر پر لطف و کرم رہی
ہمسی مزاج آپ کا برہم وہی رہا

تقدیر دیکہو غیر کے اوس بت کی سامنے
مین تو رقیب بنگیا ہمدم وہی رہا

جو قد یار سے جو صنوبر نے ہمسری
خوش قامتے مین بڑہ بہہ گیا کم وہی رہا

کیا کیا نہ انقلاب ہوگئے سیدہی شوخی وعدہ
قاتل کے تیغ ناز مین دم خم وہی رہا

خندہ گلون کا گریۂ شبنم وہی رہا

جتنے حسین تھے روبروی نور حسن یار
ذرے ہی بنے یہ نیر اعظم وہی رہا

آخر مین جسکی ذات نے پایا تہا ہان ظہور
شان خدا سے سب پہ مقدم تو ہی رہا

۱۴

جو دل کہ بچ گیا خلش خار رنج سے
ای جوش باغ دہر مین خرم وہی رہا

۹

دلسے بتون کا عشق الٰہی کہان گیا
کعبے کے رونقین رہین وہ سمان گیا

لائی شراب ساقی گلرو کہان گیا
پھر حکمران بہار رہے دور خزان گیا

حیران تہا کہ سینے سے یہ دل کہان گیا
آنکھین چپھرائین صاف او نہین پہ گمان گیا

توبہ بھی کے ہزار سنے وعظ بھی بہت
ویسے کسیطرح نہ خیال بتان گیا

شل ملک نہ قید ہو چاہ ذقن مین دل
یہ وہ کنوان ہے آہ کا جسمین ڈہون گیا

ہوش و خرد نے کوچ کیا ہجر یار مین
تنہا سفر مین رہگئے ہم کاروان گیا

ہمزاد میری حق مین ہے عشق پر سے جمال
ساقی کیطرح ساتہ رہا مین جہان گیا

بیوجہ زخم دلمین کھٹک راتے نہین
تیر مژہ لگاکے وہ ابرو کمان گیا

۱۵

ای جوش یار کا نہ کسے جا پتا ملا
تحت السرای و عرش برین لامکان گیا

۱۰

آج اوس رشک مسیحا کا جو آنا ٹھہرا
دم سفر کی سی لئے طیار ہوا تہا ٹھہرا

تو نے کھولے جو زبان بزم مین گویا ٹھہرا
مین جو خاموش ادب سے ہون تو گونگا ٹھہرا

دیکھکے وہ صف مژگان دل شیدا ٹھہرا
مرحبا ساقی نے فوجونکے یہ تنہا ٹھہرا

وحشت آمیز ہے مقتل مین جو گھنگروکی صدا
رقص بسمل مرے قاتل کو تماشا ٹھہرا

کل کا دن آچکے شب جلد کٹے یا اللہ
وصل کا یار سے وعدہ پس فردا ٹھہرا

وہ یہان آئینگے یا مجکو بلا بھیجین گے | قاصد اجلد بتا تجہسے وہان کیا ٹہرا
کون مجہ عاشق ناشاد کی فریاد سنے | اگ زبانہ تو ترا چاہنے والا ٹہرا
سبزۂ خط سے تسلے دل مضطر کو ہوئی | بوسے اسطرح لگے پائی تو یہہ پارا ٹہرا
راہ مین تہک کی رہے جاتی ہی اب باد بہار | اپنی گلگشت بن کو ذرا ای گل رعنا ٹہرا
بی سبب مجہسی خفا ہو کے یہہ گہر جاتی ہین | ہمنشین انکو خدا کی لیئے سمجہا ٹہرا
پاؤ رفتار مین وہ قوت و طاقت نہ رہی | دو قدم گر مین چلا راہ تو سو جا ٹہرا
یکقلم تہے دل مضطر کے حقیقت جو رقم | گر پڑا ہاتہہ مین قاصد کے نہ نامہ ٹہرا
نزع مین دیکہکے اس مرتبہ وسواس بڑہے | میری بالین پہ کوئی دم نہ مسیحا ٹہرا
مال وقفے ہی مسلمان کے مذہب مین حرام | دولت حسن رقیبون ہی کا حصا ٹہرا
عشق ہے اوس صف مژگان کا ہمین مد نظر | تودۂ دل انہین تیرونکا نشانا ٹہرا
کیون ڈراتی ہے سیاہی کو دکہا کر شب غم | اس سے ڈر جاؤنگا کیا خوب مین اچہا ٹہرا
خندہ ممکن ہے جو موقوف ہو رونا ای جوش | کسنی دیکہا ہے کہ بہتا ہوا دریا ٹہرا

۱۵ ولہ

رنگ آنی سے خزانکی ہے یہہ گلزارونکا | جسطرف دیکہیئے انبار ہے اک خارونکا
چمن داغ دل زار مین گلشن کی ہین رنگ | دیدۂ تر پہ گمان ہے مجہی فوارون کا
سیر بازار کی ای یوسف ثانی ٹہری | کسقدر جمع ہی انبوہ خریدارون کا
ہجر مین اوس گل عارض کے چمن گلخن ہے | سرخ پہولونپہ گمان ہی مجہے انگارون کا
خضر و الیاس نے کی کوہ و بیابانمین تلاش | نہ ملا نقش قدم مجہسے تری آوارون کا
کاٹ گردن کہ تمنائی سبکدوشی ہے | سر نہین بار ہے تن پر کئے پشتارون کا
سوزش آبلۂ پا سی مجہے راحت دی | وادی یاس مین ممنون ہوا خارون کا

سلسلۂ زلف کا شانے کو دیا قسمت نے
آئینہ دیکھنے والا ہوا رخسارون کا

ہم وہ سرباز ہین آئینگے ضرور ای قاتل
مینہہ بھی برسے تری کوچے مین جو تلوارونکا

گل اگر کھائی ہین سینے پہ تو رو ای دل زار
کیفیت باغ کی ہے چھوٹنا فوارون کا

یہہ حسد ہی جو کہے آگی ٹھہر جاتا ہون
بھاگتا پھرتا ہے سایا تری دیوارون کا

قرہ وابروئی سفاک کا زخمے دل ہے
تیر ناوک کا نہ خنجر کا نہ تلوارون کا

مطلع مہر درخشان سے بڑھا رتبہ شعر
نظم ہے وصف جو ان چاند سی رخسارونکا

سر کا کیا ذکر ہے ٹکڑے جگر و دل بھی ہوین
کاٹ دیکھے تو کوئی یار کے تلوارونکا

ہجر مین درد و غم و رنج و الم ساتھ رہے
کیون نہ ممنون ہون احسان ہی ان یارونکا

کیون نہ ہم دولت دیدار کو لوٹین ای شوخ
حصۂ غیر نہین مال ہے یہہ یارون کا

رہرو ملک عدم کی نہین آتے جو خبر
راستہ بند ہے کیا ڈاک کی ہرکارونکا

ای شہ حسن گئی ہجر مین جان قیصر
آج دفتر سے کٹا نام نمکخوارون کا

کیا محبت ہی پس مرگ غبار عاشق
بقعہ ای جوش بنا یار کی دیوارونکا

ولہ

ای ستم ترسا ابروئے خمدار دیکھنا
سر کو جدا کرینگے یہ تلوار دیکھنا

کیونکر دکھاؤن حال تن زار ای خدا
میری طرف تو آپ کو ہی عار دیکھنا

تیری ستم سے پیش خدا روز بازپرس
ای بت کہین گے جو لب اظہار دیکھنا

لیجانا ہان پہنچا کے مجھے قصد یار مین
ای شوق دل نہ تو در و دیوار دیکھنا

رہنی دو جنس دل اپنے پہلو مین عاشقو
دنیا او سے یہ جسکو خریدار دیکھنا

نور نصیب ہجر گم کہ قیامت نمود ہو
مجکو وہ آفتاب سا رخسار دیکھنا

دل لیکے یون کسی کا کوئی پھیرتا ہی آنکھ
میری طرف تو او بت عیار دیکھنا

ای مرغ دل رہا ہو جو تو دام زلف سی — پهر اوسطرف کبهی نه خبردار دیکهنا
پرہیز اگر نہین ہے حسینونکے عشق سے — جائیگے جان اسے دل بیمار دیکهنا
برسائی چشم نے جو دُر اشک ایجنون — بهر دونگا آج دامن کهسار دیکهنا
اوس رشک گل کا کوچه ہے باغ ارم مجهی — بلبل نصیب ہو تجهی گلزار دیکهنا

۱۸ — گهر سے کبهی تو نکلے گا وه ماه مصر جوش / روکین گے راه مین سر بازار دیکهنا — ۹

شباب مین بہی نه ایسا تها ولوله دلکا — عروج پر ہے جو پیری مین حوصله دلکا
برنگ غنچه مین پیتا ہون خون دل ہر شام — زبان تک کبهی لاتا نہین گله دلکا
تمہاری مانگ نی کہو دیا ہے ہوش و صبر و قرار — لٹا ہی شام کے سرحد مین قافله دلکا
مثال آئینه حیرت زده بنایا ہے — بتو سے مد نظر ہے مقابله دلکا
ازل سے جنکی نصیبون مین درد و ایذا ہے — فلک کو جاتے ہین ایک آبله دلکا
یقین ہو سنتے ہی گہل گہل کے پانی پانی ہو — اگر مین شمع سی کہدون معامله دلکا
جو ہم سے دور ہین ظاہر مین گو کیا غم ہی — ہماری اونکے نہین کچہ ہے فاصله دلکا
شب فراق مین کب تک اوٹہاؤن مین صدمے — الٰہی ہو کہین جلدی سے فیصله دلکا

۱۹ — لباس گل کفن جوش کو بنائی گا / اگر مزار مین پہونچے گا آبله دلکا — ۱۵

ہی وصف خاموشی سے جو اوس تنگ دہن کا — گویا نہین ٹہکانا ای شائقو سخن کا
دیکہین جو وحشت آگین میدان میری بن کا — مجنون کا یہ جگر ہے دل ہے نه کوہکن کا
غربت مین آگیا جو کچہ تذکره وطن کا — دل کو بندہا تصور یارونکے انجمن کا

ہوتا نہ چاک دامن ای غیرت زلیخا — تہا اس مین تار کوئی یوسف کی پیرہن کا

دل توڑ توڑ کے ہان کل شام سی سحر تک — لکہا ہو وصف ہمنی اوس زلف پر شکن کا

مال دنی سے کوئے کیا فیضیاب ہوگا — طالب نہین فلک سی مین خلعت کفن کا

مانند رشتہ جان اوسکو عزیز سمجہون — پاؤن جو تار اپنے یوسف کی پیرہن کا

نکلی نہ بات منہ سی لکنت ہوئی زبان کو — آیا جو ذکر لب تک اوس تنگئے دہن کا

مانند گل شگفتہ رہتا ہے غنچہ دل — عاشق بنا ہون جیسے اک غیرت چمن کا

طاؤس و کبک آئی لینے قدم چمن مین — ای خوش خرام سنکر شہرہ تری چلن کا

دوری مین اک صنم کے لاغر ہین اسقدر ہم — شک ہی رگو نپہ اپنے زنار برہمن کا

کہینچا جنون نے مجکو سمت دیار غربت — باقی ہوا یہہ ظالم بربادئے وطن کا

کیا نالشے بہی گا محشر کی دن خدا سے — کشتہ ہے دل ہمارا اک ترک کم سخن کا

چہپکا جو زیب سر ہے طرہ ہے زیور وہ — وہ چند نور چمکا بازو سے نور تن کا

۴	یہ پانچ وقت اپنے اللہ سے دعا ہی جوشش حزین کے دلکو دی عشق پنجتن کا	۹

زلف سان مجہسی جو برہم وہ پریرو ہوگا — جان دینے مین نہ کچہ فرق سرمو ہوگا

تیر دستی تراشیدہ کی طرح اوصیاد — میری اوڑنیکے لئے قوت بازو ہوگا

دیکہہ چشم بت خود بین کا نہ بن عاشق تو — شیر حق بین تری ایدل یہی آہو ہوگا

عشق وہ مشک نہین ہے جو چہپائے سے چہپی — ایدل اگر وہ عیان ہونے کو یہہ دہ گا

صبحدم باغ مین اوس چہرۂ رنگین کیخصوص — ہر گلی مین رسوا ... بو ہوگا

خوف تاریکی شب ہے — جو شرر آہ کا نکلے گا وہ جگنو ہوگا

ناز بیجا ہے بہار گل رخ پر ای یار
رنگ اس پہول کا اوڑ جائیگی بو ہوگا
یاد دندان جو رولائیگی مجہی وقت مین
غیرت گوہر غلطان مرا آنسو ہوگا

۲۱	ہجر مین دل مضطر کو سنبہالو ای جوش وصل اگر یار سے ہو گا تو نہ قابو ہو گا	۸

سچ بتا ای پیک خوش رفتار کیا تہا کیا ہوا
کیون نہ آیا ساتہہ تیری یار کیا تہا کیا ہوا
پہول کیسے باغ ہستی مین کوئی کانٹا نہ تہا
دیکہہ تو ای بلبل گلزار کیا تہا کیا ہوا
سر کو پہوڑا سنگ در سی غل مچایا جا بجا
کچہ نہ سمجہا وہ پس دیوار کیا تہا کیا ہوا
عیش وصل مہ جبینان ہجر مین آیا جو یاد
بول اوٹہا یہہ دل غمخوار کیا تہا کیا ہوا
خانہ آباد دل کیون دشت ویران بنگئی
دیکہتا ہون یا اولی الابصار کیا تہا کیا ہوا
آنکہہ جب غش سے کہلی یہہ کان مین آئی صدا
سچ بتا ای طالب دیدار کیا تہا کیا ہوا

۲۲	دیکہتی ہے حال زار جوش ہجر دوست مین یار کیسی کہتے ہین اغیار کیا تہا کیا ہوا	۹

اوس زلف سے جو سلسلہ پیدا نہین ہوتا
پابند ہمارا دل رسوا نہین ہوتا
ہلتی نہین کس روز زمین نالہ کے لیے
کب عالم بالا تہ و بالا نہین ہوتا
وہ طوطئے خط دیکہتے ہی اوڑ گئی اغیار
اب چاہنے والا کوئی پیدا نہین ہوتا
کسطرح چہنے زلف رسا مین مرا یار
پابند سلاسل کبہی عنقا نہین ہوتا
آزردگیان ہین جو یہہ [illegible] گلی سے
چاہت مین بتا دو مجہے کیا کیا نہین ہوتا
ای ابر [illegible] اس دیدۂ تر سے
قطرہ تو کبہی ہمسر دریا نہین ہوتا
بہتا ہی تری طوطئے خط [illegible]
آئینہ سبب کیا ہے جو گویا نہین ہوتا

وہ شوخ حنا پاؤن مین ملتا نہین کسدم | کسوقت یہان خون تمنا نہین ہوتا

۲۳	گلشن مین بہار آئی ہے چہائین ہین گہٹا ہین کیون غنچۂ دل جوش شگفتا نہین ہوتا	۱۲

یاد شمع رخ مین ہر داغ جگر مشعل بنا | سینہ سوزان ہمارا غیرت منقل بنا
کیا نزاکت ہے کہ دونا درد سر پیدا ہوا | اوس جبین صاف پر بار گران صندل بنا
رنگ ایسا تیرہ بختی نے جمایا ہے یہان | جو سفید اوڑہا دوشالہ وہ سیہ کمل بنا
اونکی دل کے سب کدورت خود بخود جاتی رہی | ہی تعجب صاف یہ آئینہ بے صیقل بنا
ایک بیزان مدرسے مین عشق کے جبسی پڑہی | صیغۂ فعل صحیح اوسکے لیے معتل بنا
جبسی میرے داستان عشق کا چرچا ہوا | قصۂ فرہاد و مجنون جملہ مہمل بنا
روز لاکہون حسرتون کا کشت و خون مین ہوا | جانتے تہے جسکو کعبہ ہم وہ اب مقتل بنا
وڑکی عاشق کا دل کیا جوڑنا آسان ہی یون | جیسی لڑکون کا گہروندا آج بگڑا کل بنا
ن نہ کہونی سبزۂ خط روئی رنگین کے بہار | گہانس اوگے جب باغ مین گر تسے وہ جنگل بنا
زکی جامہ دلیسے ننگسے ہین دلگی طرح | ای خدا اب دست وحشت کو ہماری شل بنا
ہ بختی کام آئی بعد مرون دیکہنا | ای صبا اپنا غبار اوس چشم کا کاجل بنا

۲۴	یارب ای جوش ہر پہلو تہی بیفائدہ دیکے دل نادان تو آخر بنا اول بنا	۹

وہ مہر دکہائی رخ روشن اگر اپنا | بنہ ابر خجالت مین چہپائی قمر اپنا
چہالا دل پر سوز کا ہے گنبد گردون | خورشید چہانتا ب ہی داغ جگر اپنا
مر کر تو اوٹہاؤنگا نہ پہر ہجر کے صدمی | کیون مجکو ڈراتی ہے قضا کام کر اپنا

منہ پہیر کے کہتا ہے یہہ قصہ ہے سنی کون
افسانۂ غم کہئے وزاہے اگر اپنا

آرام نہین گردش افلاک کی ہاتہون
چلنی سے تہکی پاؤن تو پہرتا ہے سر اپنا

نازان ہی عبث حسن پہ کہلجائینگے قلعی
آئینی مین منہ دیکہہ تو ای بجنبد اپنا

شام شب فرقت ہی مین جان آئی لبون پر
دہرکا ہے کہ کیا رنگ دکہائی سحر اپنا

ہندوانہین مین ہے نہان ڈہونڈہ لو تم آپ
پوچہین جو وہ مضمون دہان و کمر اپنا

۲۵

ای جوش اجل بنگئے جورونکی محبت
اس عالم ایجاد سے اب ہی سفر اپنا

۱۲

افشای راز عشق جو مد نظر نہ تہا
رونا مناسب آج کل ای چشم تر نہ تہا

عالم کے دل کو طائر بسمل بنا دیا
قہر خدا اتہا آپ کا تیر نظر نہ تہا

سرمہ لگایا آنکہہ مین دنبالہ دار کیون
جو قتل میرا آپ کو مد نظر نہ تہا

مثل زمانہ کیا ہے تلون ہے طبع مین
عالم جو اونکا شام کو تہا وہ سحر نہ تہا

پہونکا جو مجہ غریب کا تو نی مکان دل
ای سوز ہجر یار کوئی اور گہر نہ تہا

کیون بار بار آیا گل زخم کی طرف
اوس ترک کی جو تیر مین بلبل کا پر نہ تہا

پہنچی تہے اوڑ کے عاشق غربت زدہ کی خاک
اوس روی صاف پر یہ غبار سفر نہ تہا

دل مین چہپا کے رکہتے رگ جان کسطرح سی
ہمکو میہ آپ کا موی کمر نہ تہا

دامن کو میری چاک کیا کیون شب وصال
ای رشک آفتاب یہ جیب سحر نہ تہا

سودای زلف یار کا بنتا جو مشتری
ایدل مرے بلا کو بہی یہ دردسر نہ تہا

صبح شب وصال یہ تہا حشر کا گمان
پیدا صدائی شور تہے بجتا گجر نہ تہا

جوش خبر بن نباد نہ ہوتا کسی طرح
یہ خیر تہے کہ اونکی طبیعت مین شر نہ تہا

داغ دلنے گما کیا رخ جانانکے خال کا
اے دل یہہ دن ہین خط کی موسم ہو کا[۱۵]

خواہان ہی یار پردہ نشین سے وصال کا
طالب دل حزین ہے کس امر محال کا

نظارہ بار حسن ہون اوس خوش جمال کا
دہوکا ہو جسکی آنکہہ پہ چشم غزال کا

سن سنکی تذکرہ ترے حسن و جمال کا
لپکا پڑا ہے آنکہہ کو یہہ دیکہہ بہال کا

تاکی عروج مہر رخ بے مثال کا
سایہ پڑے گا اسپہ بہی اکدن زوال کا

گو نگے نہ بنیی یہہ خدا صورت بتان
دیجئی جواب کچہ تو ہماری سوال کا

انکہین ترس گئین ہین مری خواب کو تجہی
او نا سایہ اثر ہے تمہاری خیال کا

مرشد ہین دو نو کا ہون اسے جانتی ہے خلق
چیلا ہے کوہکن مرا مجنون ہے بالکا

صحن چمن مین کبک بہی ہے عندلیب بہی
سو قع یہی ہی یار ترے بول چال کا

شل جو اس خانہ تن سے فراق مین
رکہتی ہے قصد روح یہی اب انتقال کا

باغ جہان مین بسکہ شہادت پسند تہی
پہل تیغ کا ملا مجہے اور یہ زر ل ڈہال کا

بزم جہان مین جنکو قناعت سی کام ہے
کل مین ہے نصیب او نہین لطف شال کا

اپنی خوشی سے رکہیے غرض جیسے بولیے
کچہ غم نہ کہائیے مری رنج و ملال کا

بلبل اوڑا کے لی گئے وہ طرز گفتگو
کبک دری نے سیکہ لیا ڈہنگ چال کا

۲۷	اوس شوخ جو کو آنکہہ دکہائی اگر جوش او نکی ہے وہ نکال لے دیدہ غزال کا	۱۰

اب کہان جوش جسمین بہچاننا مرض کا
شل نبض مردہ گم ہے ہوش خود نباض کا

دل مرا مشتاق ہے اونکے ناز کا اغماض کا
تنگ صحت اب کہان ہے زور و نشو امراض کا

اوس دہان تنگ کی الفت مین از رشک مسیح
عالم اپنے جسم نے پیدا کیا اجسام کا

درد دل جاتا رہا تو درد سر پیدا ہوا
عشق نے پتلا بنایا ہے مجھی امراض کا

عین فصل گل میں کتری بلبل گلشن کے پر
خوب لوہا تیز ہے صیاد کے مقراض کا

سوز درد عشق جاناں نے جلایا اسقدر
جسم لاغر پر ہماری شبہ ہوا ارماض کا

دیکھتا ہے نبض جاناں رشک آتا ہی مجھے
ہاتھ چوب خشک ای خالق بنے نباض کا

ہجر جاناں میں گری آنسو جو ابر چشم سے
گلشن عالم میں سبکو شک ہے اعراض کا

نقد بوسہ دی زکات حسن ای بحر کرم
صاف دل کہتے ہیں ٹرا یار ہے فیاض کا

۲۰
جبکہ ہم ای جوش ہیں اوس بحر خوبی سے جدا
چشم اشک آلود ہیں عالم ہے استحواض کا
۱۳

جب تلک ای دل عاشق رخسا جاناں نہیں تھا
دوستی کا دم جو بھرتا اوس بت سے ڈر گیا
آدمیت کی رقیبوں سے جو تو نے بزم میں
باندھا کسطرح مضمون اوس ہاں کی
ای فلک کہہ تکا کیا کیوں باغیوں کی آنکھ میں
لن ترانی کیوں سنائی تو نے مجکو ای صنم
اور بیچاروں کو پوچھا مجکو دیکھا بھی نہیں
حسن کے دولت کا ناظر کیوں بنایا غیر کو
مجھ ضعیف و ناتوان پر اسقدر بار محن
کچھ دل گم گشتہ کا پوچھا جو اوسنے ماجرا
تیری کہنے کی فقط سے تھے دیرا جوش جنون

وله
آئینی کیطرح ہر محفل میں حیران میں نہ تھا
حضرت دل کچھ عدوئی جان و ایمان میں نہ تھا
ای پری رو کیا تری نزدیک انسان میں نہ تھا
شاعر و کچھ واقف اسرار پنہان میں نہ تھا
گلشن ایجاد میں خار مغیلان میں نہ تھا
عاشقوں میں تھا تری موسیٰ عمران میں نہ تھا
کیا مریض عشق ای عیسیٰ دوران میں نہ تھا
لائق اس خدمت کی کیا ای شاہ خوبان میں نہ تھا
ای سپہر سفلہ پرور اسکی شایان میں نہ تھا
ہنسکی بولی ظرف سے اوسکا نگہبان میں نہ تھا
ستم حیانی پہ کب سوئی بیابان میں نہ تھا

اونکی رنگ گندمی پر مفت ایدل جا تھی | پھر عبث کہتا ہے تو دانا تھا نادان نہین تھا

۲۹	دہجیان سینکی اوڑاتی خار صحرای جنون جوش گر کہتا آستین دامن گریبا نہین تھا	۱۰

ولہ

جواب ای نامہ بر تو کیون نہ لایا | نہین خط بھید کر تو کیون نہ لایا

یہان تشریف شبکو حسب وعدہ | گل ای رشک قمر تو کیون نہ لایا

یہہ ہے اوس ترک کا عاشق سے ایما | برائے نذر سر تو کیون نہ لایا

دوئی محفل مین سبکو جام صہبا | بتا ساقی اودھر تو کیون نہ لایا

ریاض دھر مین ای نخل الفت | گل و برگ و ثمر تو کیون نہ لایا

زخود رفتہ بتا مین کیا ساتھ لاتا | اونہین ای ہمسفر تو کیون نہ لایا

جو اوس گل کی خریدا ایدل تھی منظور | برنگ غنچہ زر تو کیون نہ لایا

عدم سے باندہ کے نایاب ای دل | مصفا مین کمر تو کیون نہ لایا

نہ جاتی گھر رقیبونکے وہ ای خضر | اونہین اس راہ پر تو کیون نہ لایا

۳۰	جو اونکے دانتونکی کچہ الفت تھی ای جوش تصدق کو گہر تو کیون نہ لایا	۱۱

نظر آئی اگر سایہ مری سرو خرامان کا | چھپی ہر سرو زیر شہپر قمری گلستان کا

نہین معلوم کون آئینہ رو گذرا رہین جہانکا | نظر آتا ہے نرگس مین جو نقشہ چشم حیران کا

نشان رہرو ملک عدم عنقا صفت پایا | نہین معلوم ہوتا حال کچہ شہر خموشان کا

پریشانی رہی بعد فنا بھی خاک عاشق کو | وبال جان ہوا سودا تمہاری زلف پیچان کا

اوڑا پھرتا ہے برگ خشک کی صورت تن لاغر | گمان باد صبا پر ہے مجھی تخت سلیمان کا

ازل سے ہین جو روشن دل بے ہین تنگ کلفت سے
نہین محتاج صیقل آئینہ ہر درخشان کا

نتھی برداشت اپنی دلکو اصلا بار ہستی کے
کفن ہے بعد مردن بوجھ ہی اس جسم بیجان کا

عبث جراح کو فکر ہین علاج زخم دلکی ہین
نہ صحت ہوگی مرہم سے نہ دیگا فائدہ ٹانکا

چھپا ہرگز نہ جوش الفت دیدار سینے مین
کیا افشائے راز آخر برا ہو چشم گریان کا

وہان تھا ایک یوسف سیکڑون ہین یہان یوسف
ملا یا مرتبہ چاہ ذقن نے چاہ کنعان کا

۳۱ — یقین ہے جوش اگر کوئی بت شاداب چمن نکلے
نہو پھر ہیچ خوان بلبل کوئی صحن گلستان کا — ۱۰

کیا سمجھتا تھا کہ تو میرا عدو ہو جائیگا
صلح کی باتون مین تیرا ای جنگجو ہو جائیگا

کیون اوٹھاتی ہو رخ پر نور سے دلکو نقاب
شرم سے خورشید خاور زرد رو ہو جائیگا

رفتہ رفتہ منزل مقصود تک پہنچین گے ہم
راہبر اپنا اگر ای شوق تو ہو جائیگا

فرض ہے پڑھ لینگے مرتی دم بھی ہم دوگانہ نماز
آب تیغ تیز قاتل سے وضو ہو جائیگا

دن زوال آفتاب حسن کے آجائین گے
سبزۂ خط کا جو عارض پر نمو ہو جائیگا

ہاتھ مین زاہد کے جو ساقی نہ پہنچا جام مے
خشک غم سے صورت دست سبو ہو جائیگا

ہی شب وصل دل ناشاد اگر مہندی ملی
مفت مین اے شوخ خون آرزو ہو جائیگا

بھٹنا اچھا نہین اس چشم دریا بار سے
دیکھنا ای ابر تو بے آبرو ہو جائیگا

وصل کی شب ہاتھا پائی مین تری ای شوخ وہ
پہاڑ کی دامن کو کہتا ہے رفو ہو جائیگا

۳۲ — عاشق خال و خط و گیسوئے روئے یار ہی
ذکر عشق جوش کا اب چار سو ہو جائیگا — ۱۰

ہی وہ زلف عرق آلودگی ای یار گھٹا
بار ہا مرتبہ ابر گھمنڈ بار گھٹا!

اوڑ گئے ہجر مین آہو نسے دھوئین کی مانند | پانی پانی ہے خجالت سے سیہ کار گھٹا
جانب میکدہ وہ برق جمال آتا ہے | تنگی اپنی لیے رشک حسد وار گھٹا
سیکڑون حضرت عیسیٰ نے دوائین پیدا لیکن | نہ کبھی عشق کے بیمار کا آزار گھٹا
ابر مژگان نے بہائی ہین ہزارون دریا | کب ہی دہقان کو مری ملک مین زنہار گھٹا
تنگی خار بیابان کیطرح سوکھہ گئی ہم | اسقدر ہجر مین اوس گل کے تن زار گھٹا
زخم دل کی نہ بہری سبزۂ خط دیکھہ چکی | جانجان کیا اثر مرہم زنگار گھٹا
دھر مین بادۂ گلرنگ کی میخانی مین | میکشو اوٹہی ہے مستانہ دھواندھار گھٹا
وصل کا روز بڑہا ایفلک تفرقہ ساز | تو کسی طرح یہ فرقت کی شب تار گھٹا

۳۳ | لہلہاتا ہے چمن زار مین سبزہ ای جوش
جھوم کی آئی ہے کیا جانب گلزار گھٹا | ۱۰

سچ اگر پوچھو تو سنبل ہے نہ جوڑا سانپ کا | جھونجھہ زلفون پر عبث طوفان جوڑا سانپ کا
نیش عقرب کی نہین قدر ابروؤنکی سامنی | پیش زلف مشکبو ہے زہر تھوڑا سانپ کا
جیتی دیکہا ہے نہین مارا ہوا اوس زلف کا | ہمنی دنیا مین کوئی منتر نہ چھوڑا سانپ کا
اوس پری پیکر کی زلفون کا نہ سودا چاہیے | حضرت دل دشمن جان ہی یہ جوڑا سانپ کا
موذی سرکش کو ہی ایذا نہ پہنچانی کبہی | مرکہان کا بہنے تو دل ہے نہ توڑا سانپ کا
زلف اوس کانوکے چہولی یہہ کیا مینی گناہ | اب مری تعزیر کو واجب ہی کوڑا سانپ کا

۳۴ | دونو گیسو یار کی رخسار سیمین پر نہین
مال پر بیٹھا ہے یہ ای جوش جوڑا سانپ کا | ۱۳

عزت کر ای دل رخ پرنور جانان دیکہنا | مفت مین جاتی ہے گی ایدن جان دیکہنا

خون دل سے اشک کی بھلی ہو دامان رنگین — کیسی رنگ لائی چشم گریان دیکھنا

جابجا تیری صفت او غیرت الفت ہے — اک مرقع بنگیا ہے اپنا دیوان دیکھنا

جانجان دل مین ہماری ہے درد وہ دا انکی ہا — شوخی الماس سے بہتر ہے نمکدان دیکھنا

ہمکو آئین چار چیزین سب سے مسکو نہین پسند — ابرو و مژگان و چشم و روی جانان دیکھنا

گل ہزارون کہائی ہین عشق [illegible] — تم بھی آ کی [illegible] سیر گلستان دیکھنا

روز و شب اک وضع پر کب ہی قیام [illegible] — ہی سراسر عارضی دنیا کا سامان دیکھنا

تیری آنکھین لے گئین دیسی مری صبر و قرار — کیا بنا ہے خانہ آباد و ویران دیکھنا

ایک گل نے بھی نہ روکا باغ مین [illegible] — جا رہی او الجھا ہے لیکن اپنا دامان دیکھنا

قوس ابروی تری مجکو بنایا ای ہدف — لیین مری قتل پر ہین تیغ مژگان دیکھنا

روز و شب محو تحیر مین تمہاری یاد مین — بنگئی آئینہ اپنے چشم حیران دیکھنا

خون دل سے ہر در و دیوار کو رنگین کیا — غیرت گلزار ہے ای یار زندان دیکھنا

نغ مین ای جوش کس انداز سے [illegible] — جا کی اب جنت مین حسن حور و غلمان دیکھنا

۳۵ مطلع فارسے

در منزل آن ماه چو باشد گذر ما — تا کنگره عرش رسد تاج سر ما

ولہ

۳۶ شب معراج مین گرو نبہ غل تھا آمد آمد کا — یہ رتبہ تھا محمد کا یہ رتبہ تھا محمد کا

نہ کیونکر عالم زیر و زبر کا پیشوا ہوتا — طریقہ تھا رسول اللہ مین حرف مشدد کا

ولہ

۳۷ بوسہ [illegible] جاتہ تم دعا دینا — چار باتین ہمین سنا دینا

شربت وصل [illegible] تم پلا دینا — میری دل کی لگی بجھا دینا ۱۴

اپنے کوچے کے بھولے ہر شکون کو — روز رستہ او نہین بتا دینا

آہ سوزاں نے دل جگر نہ پھنکا | آگ کا کام ہے جلا دینا

تیغ قاتل کو ای دل مجروح | دہن زخم سے دعا دینا

ہر سحر جا کر اونکے کوچے مین | خوش رہو مجکو یہہ صدا دینا

تشنۂ آب تیغ ہین او ترک | تھوڑا پانی ہمین پلا دینا

دعوتین دہوم سے بتونکی ہون | اسقدر مجکو ای خدا دینا

بیٹھنا تم نہ میرے تربت پر | فاتحہ کو تو ہاتہہ اوٹھا دینا

قد موزونکا اسیر ہو عاشق ہون | مجکو سولی پہ تم چڑہا دینا

ہی رکی بے تیری تیغ او ترک | عید کے دن گلے ملا دینا

بحث گریہ مین آج ہان ای چشم | ابر کے آبرو گہٹا دینا

تو کریم و رحیم ہی ای رب | حوصلے سی مرے سوا دینا

خضر گم کردہ راہ مین ای جوش | چاہیئے راستہ بتا دینا

اطلاع

برخاطر عاطر ناظرین اصحاب فن شعر و سخن ظاہر و باہر ہو کہ نسخہ چمنستان جوش من تصنیفات نواب احمد حسن خان جوش اول ۱۲۸۲ ہجری مطابق ۱۸۶۵ عیسوی کی بطور یادگار مطبع نامی و گرامی اودہ اخبار مین طبع ہوا تھا صاحب مطبع مذکور جناب منشی نولکشور صاحب بہادر نے ازراہ کمال قدردانی اب مکرر اوسکا چھاپنا چاہا چنانچہ حسب الارشاد منشی صاحب ممدوح الصدر جو غزلین اور قطعہ تاریخ وغیرہ کہ بعد چھپنے نسخہ اول چمنستان جوش کی موزون کی گئی تھے اونکو نواب صاحب موصوف سی طلب کر کی ہر ردیف کی اخیر مین درج کر دیا اور واسطے شناخت غزل نو گفتہ کے ہر غزل وغیرہ کے پیشانی پر لفظ جدید لکھ دیا

اگر مرنیکے بعد اوسکا خیال جستجو ہوتا — جدیم بگولا خاک کا میری پریشان کو بکو ہوتا
ہماری گہر اگر رونق فزا وہ ماہرو ہوتا — چمک پر غیرت خورشید نجم آرزو ہوتا
بتونکے مصحف عارض کا قاری شیخ جو ہوتا — اگر مجہ سی نمازیکے طرح سے باوضو ہوتا
نرہتا رخت تن مین ایک دہبہ توبۂ عصیاں کا — اگر آب ندامت سے یہہ جامہ شستشو ہوتا
نکرتا گوہر جان کو تصدق اونکے دانتونپر — جو تجہہ ای دل نادان خیال آبرو ہوتا
پسینے کا اگر قطرہ جبین یار سے گرتا — گہر مین آب ہو جاتا گلون مین رنگ و بو ہوتا
جو آتا صحبت رندان می آشام مین واعظ — بغل مین جام شیشہ ہاتہہ مین سر پر سبو ہوتا
کبہی ایسا ہی کرتا یہہ زمانہ انقلاب آیت — جو تو ہوتا وہ مین ہوتا جو مین ہوتا وہ تو ہوتا
جو اثبات دہن کا کوئی موقع ہاتہہ آجاتا — عدم ہونی مین تو اوسکے محل گفتگو ہوتا
جفائی چرخ کجرفتار کے صدمی نہ تو سہتا — جو تیرا ورد ای دل آیۂ لاتقنطو ہوتا
وحید عصر و یکتائی جہان ہے تو زمانی مین — وہ سب زیبا تہا تیری وصف مین جو کچہ غلو ہوتا
جو دم بہرتا محبت کا تری وہ ای پری خو بہی — فنا فی اللہ مانند حباب آب جو ہوتا
یہہ حسرت دل مین روز عید قربان ہوگئی قاتل — تری تلوار ہوتی اور میرا یہہ گلو ہوتا
مناسب تہا یہی قاتل کہ تیری دست رنگین مین — حنا کی بدلی ملنے کی لیے میرا لہو ہوتا
یقین ہے مرا منہ آتی جو اوس سفاک کی مجرم — بجائی حکم عفو جرم حکم اقتلو ہوتا
اگر عشق خط رخسار مین مین جان دیدیتا — یقین ہے خاک تربت سی مری سبزہ نمو ہوتا
نرہتا چاک اپنا دامن صبر و شکیبائی — تمہاری رشتۂ الفت سی گر اس مین رفو ہوتا
برنگ کعبہ اونکی ابرؤونکی سمت پہر جاتا — اگر قبلے کے جانب نزع کی دم اپنا رو ہوتا
اگر دیتی ہے صنوبر راستی قد پہ گل کیا کیا — مزا ہوتا جو ای سرو سہی گلشن مین تو ہوتا

برنگ سبزہ و گل تب مجھے برباد کرتا تھا	جو تجھسے ای فلک مین جوش ہنگام رنگ و بو ہوتا
دلِ ویران بساتی جوش عشقِ ہادی یا نفسی	اگر آباد مثلِ عہدِ سابق لکھنؤ ہوتا

۲۹	جدید	۱۶

کیون نہ شکوہ کیجئے افلاک کی بیداد کا	کوئی بھی ارمان نہ نکلا اس دلِ ناشاد کا
گھر بنانا کوچۂ قاتل مین ہے امرِ محال	توڑنا آسان ہے ای دل قلعۂ فولاد کا
قتل سے عشاق کے کیا فائدہ ای ترکِ چشم	خون کرنا آدمی کا کام ہے جلاد کا
آشیانے باغ مین کیونکر بنائین بلبلین	وحشتین ہین باغبانکے خوف ہی صیاد کا
صُور کے پھکنی کا ہوگا خلق کو بیشک گمان	شور اگر اوٹھا زمانی مین مری فریاد کا
یاد آجاتا ہے اوس گل کا قدِ موزون مجھی	دیکھتا ہون باغمین جب نخل مین شمشاد کا
جبسی رکہا ہے قدم زندان مین وحشی نے تری	خانۂ زنجیر مین غل ہے مبارک باد کا
قتل ہو عاشق تو کچھ پروا نہین معشوق کو	ہی حنائی دست شیرین خون سرِ فرہاد کا
طائرِ جان ہے طپان لیکن رہا ہوتا نہین	جال کیا رکہا ہے تن کا دام ہی صیاد
کہدو خنجر سے کہ خوش ہو کرلے میری گلی	عید نظارہ ہے مجکو چہرۂ جلاد کا
حرصِ دنیا نے مری دل مین جگہ کی بیٹھ کر	چُغد مالک ہو گیا اس خانۂ برباد کا
زندگی کہتے ہین جسکو ہے مری حق مین خلش	کام کرتی ہے رگِ جان نشترِ فصاد کا
جوشِ وحشت مین مجھی طوق و سلاسل کا ہے شوق	دوڑ کر جاؤن جو گھر معلوم ہو حداد کا
ہی طبیعت مین وہی افتادگی ہین رستے	مین بہی شاید اس چمن مین سایہ ہون شمشاد کا
بیت ابروی صنم کے اور کیا لکہون گفت	خوب ہی موزون یہہ مطلع ہی کسی استاد کا
دل نہ ٹھہرا یار خود گھبراکے آیا میری پاس	ہی اثر ای جوش ظاہر نالہ و فریاد کا

جدید

بوسہ لیتا ہے چشم قاتل کا
حوصلہ دیکھنا مرے دل کا

دیکھکر تیرا عارض روشن
اوڑ گیا رنگ ماہ کامل کا

قیدی زلف ہم ہین کیا ہمکو
خوف پابندی سلاسل کا

اک نظر مڑکے دیکھہ لی او ترک
دم ہے آنکھو نمین تیری بسمل کا

ایک بوسہ کا ہی سوال ای یار
دیدی مسرور دل ہو سائل کا

رنج عاشق کو دی نہ بہر خدا
ہی ستانا صنم برا دل کا

نظر آتا ہے رنگ اور سے اور
شمع و آج تیرے محفل کا

پہر نہ تربت پہ بعد قتل آیا
شا کے محشر مین ہون گا قائل کا

چار چیزون کا ہون مین دیوانہ
زلف کا رخ کا چشم کا تل کا

بات تک پوچہتا نہین کوئی
کہی کس سی معاملہ دل کا

کہینچ وہ آہ ای دل مجنون
پردہ اوڑ جائی روئی محمل کا

مجہسی کہتا ہی یار عشق اوٹھا
کام لیتا ہے یار مشکل کا

چہوڑ یہ باتین جا کہین ای جوش
معتقد ہو فقیر کامل کا

اسم جدید ۷

یار کو ہمنے بام پر دیکھا
یا سر آسمان قمر دیکھا

درد دندان یار کے غم مین
اک جہان کو بچشم تر دیکھا

تیری صورت دکھائی دی ہمکو
ہمنی ای ماہ رو جدہر دیکھا

خوب کہین اشکباریان ہمنے
کان کا تیری جب گہر دیکھا

نہین آتے اجل بہی فرقت مین
ہمنے خنجر گلے پہ دہر دیکھا

تیری الفت مین یار صبر و شکیب
ہمسے جو ہو سکا سو کر دیکہا

چشم تر خشک لب ہے چہرہ زرد
جوش یہہ عشق کا اثر دیکہا

۴۲	جدید	۱۸

آسان نظارہ نہین ای یار تمہارا
اللہ کا دیدار ہے دیدار تمہارا

اچہا ابہی ہو جائے یہہ بیمار تمہارا
ملجائی اگر شربت دیدار تمہارا

کیا حسن ہے کیا نور ہے ای یار تمہارا
تم گہر مین ہو جلوہ پس دیوار تمہارا

ہمکو تو میسر نہ ہو دیدار تمہارا ہا ہا
نظارہ کرے روزن دیوار تمہارا

جو قول ہے جہوٹا ہے وہ ای یار تمہارا
سچا کوئی دیکہا نہین اقرار تمہارا

حصی مین رقیبونکی تو ہو حسن کی دولت
محروم رہے طالب دیدار تمہارا

مہتاب کا کیا منہ ہے جو ہو تمسی مقابل
بیجرم ہی بی داغ ہے رخسار تمہارا

کس آنکہہ سے دیکہون شب وقتمین قمر کو
تلوا مجہے یاد آتا ہے ای یار تمہارا

خورشید کو اصلا نہ فلک سر پہ چڑہائی
دیکہے جو کبہی طرہٴ دستار تمہارا

درویش ہے ہون شاہ ہے ہوان اسکی تہا رکہی
تکیہ ہے مرا پشتہٴ دیوار تمہارا

باطن مین عداوت ہی جو ظاہر مین ہے اخلاص
جاؤ بہی اجی دیکہہ لیا پیار تمہارا

کیا تاب جو عشاق تہین آنکہونسی دیکہین
خورشید جہانتاب ہے رخسار تمہارا

ہوتا ہے قیامت کا گمان خلق خدا کو
کرتا ہے جو نالی یہہ دل افگار تمہارا

ای یوسف ثانی نہین کچہہ ایک فدا ہین
عالم ہے دل و جانسی خریدار تمہارا

ہین ساری حسینان جہان مشتری انکی
یوسف سی سوا گرم ہے بازار تمہارا

کیون غیر کی ملنے کی قسم کہاتی ہو ہمسے
دیکہین گی بہلا کیسا ہے انکار تمہارا

الفت سی مرے آپکی شہرت ہوئی جب عشق
زانونکو مرے دیکھکے بولا وہ گل بچوں
پہلی تو کوئی تہا نہ خریدار تمہارا
اب جسم ہوا صورت گلزار تمہارا

۴۳	جدید	۳۱

ربط تھی غیر کا ای سیمبر جاتا رہا
قبضہ قارون نے گنج سیم و زر جاتا رہا

خوش ہوا اوس زلف کا سودا اگر جاتا رہا
فارغ البالی ہوئی سب دردِ سر جاتا رہا

دور سی پڑنی لگی اب غیر پر بھی چشم لطف
پاس او نہین میرا جو تہا مد نظر جاتا رہا

سب حقیقت تیری کھلجائیگی وہ دو [illegible]
خط مرا تجہسے اگر ای نامہ بر جاتا رہا

جن پریزادون پہ ہم مرتی ہین وہ اپنی نہین
کیا بہلا ہونیا سی الفت کا اثر جاتا رہا

دیکھکر ساقی کی چشم مست ایسا غش ہوا
ہوش ادہر آیا تجہے ایدل اودہر جاتا رہا

جیسی مثل شمع رکھا بزم الفت مین قدم
ولسی اپنے سر قلم ہونے کا ڈر جاتا رہا

ہاتھہ کیا سینی پہ رکھا تمنے صحت ہو گئی
کم ہوئی دل کی تپش دردِ جگر جاتا رہا

اوسنی سرنامی پہ دیکھا میرا نام آیا غضب
خط کی پرزی اوڑ گئے قاصد کا سر جاتا رہا

وصل پر راضی تہا وہ گل غیر نے بہڑکا دیا
شجرۂ امید مین آ کر ثمر جاتا رہا

پڑگئی کس آفتاب حسن پر اپنی نگاہ
کور آنکہین ہو گئین نورِ نظر جاتا رہا

مانگ وہ ظالم دکھاکر لیگیا تاب و توان
لٹ گئی رستی مین ہم زادِ سفر جاتا رہا

جیسی ماتھی پہ ملی صندل کی جا وہ خاک پا
ہو گئی تخفیف تپ مین دردِ سر جاتا رہا

شاعرونکی دہیان مین آئی نہ یہ باریکیات
بالسی تشبیہ دی حسنِ قمر جاتا رہا

جسکی سر پر جن تری سودا ای گیسو چڑہا
آدمیت سی پریرو وہ بشر جاتا رہا

مجمع اغیار مین رونا ترا اچھا نہ تہا
پاس رسوائی یار ای چشم تر جاتا رہا

عہد پیری مین نہ اوٹہا ضعف سی دست دعا
ہائی حسرت رائیگان وقت سحر جاتا رہا

جبسی تیری وحشیون نی کوچ دنیا سی کیا
ہوگیا سُنسان عالم شور و شر جاتا رہا

شور تہی کتنی الٰہی باغ الفت کی زمین
ہمنی جو بویا تمنا کا شجر جاتا رہا

نقد بوسہ لیکی ہمنے بیچ ڈالا اپنا دل
اب وہ مالک ہین مری قبضی سی گہر جاتا رہا

کہکی شعرِ تازہ مضمون مین اگر بہولا کبہی
اسقدر صدمہ ہوا گویا پدر جاتا رہا

نقد دل دیکر اوسی راضی کیا جب وصل پر
نفع کیسی صورت نظر آئی ضرر جاتا رہا

طرح ناقص مین مین کیا لکہتا اب شعر [illegible]
تہی زمین شور تخم نیشکر جاتا رہا

بوسۂ لعل لب جان بخش سے ای عمر خضر
موت کا دلکو مری خوف و خطر جاتا رہا

دیکی خط قاصد کو یہ شوق اوسکی کوچی کا رہا
جسم لاغر اوڑکے خود مثل خبر جاتا رہا

ایک کونہ بہی نہ ٹوٹا گنبد افلاک کا
آہ کی تاثیر نالی کا اثر جاتا رہا

جبسی فرقت مین ہوئی ہمدرد اندوہ و الم
عشرتون کا میری محفل مین گذر جاتا رہا

نکلی پڑتی ہین جو طفل اشک قصر چشم سے
کیا سیاہی شب فرقت کا ڈر جاتا رہا

شب فروغ شعلۂ رخسار جانانکی حضور
مثل رنگ عاشقان نور قمر جاتا رہا

چاہ غبغب مین گرا یا دام کاکل مین پہنسا
دل نہین معلوم پہلو سے کدہر جاتا رہا

ذائقہ جبسی زبان پر مرگ کی تلخی کا ہی
جوش ذوق لذت قند و شکر جاتا رہا

۴۴	جدید	۱۸

مسکن اوس حور کی کوچے مین جو پایا ہوتا
عرش سی بے کہین اونچا مرا پایا ہوتا

مجکو اوس گل نی گلی سے جو لگایا ہوتا
پیرہن مین کبہی پہولا نہ سمایا ہوتا

حال دل کہولکے جی تمکو سنایا ہوتا
لطف ہوتا جو اکیلا کبہی پایا ہوتا

بیٹھکر سامنے محفل مین بصد ناز و غرور
رات بھر شمع کو اوس شوخ جلایا ہوتا

لب لعلین کو جو دعوای مسیحائی تھا
ہمسا مردہ کوئی ای یار جلایا ہوتا

کیون بنے اوس بت کافر سی بگڑتی دم مین
گر نہ لکھا مری قسمت مین خدایا ہوتا

دیدۂ تر کو جو تھے اپنی نمایش منظور
مرتبہ ابر کا رو رو کے گھٹایا ہوتا

جاگتے طالع خوابیدہ ہماری ای ہا
تونی اک رات اگر ساتھہ سلایا ہوتا

یہہ تمنا تھے مری قبر پہ بعد فنا
ای پریرو ترے دیوار کا سایا ہوتا

کچھ بھی تاثیر اگر جذبۂ دل مین ہوتی
میری گھر تک مجھی لینے وہ خود آیا ہوتا

ایدل اوس شوخ کو کیون خواب سے بیدار کیا
فتنۂ خفتہ کو نادان نہ جگایا ہوتا

گفتگو اور نکیرین کو کیا لازم ہے
حال اوسکا ہمین تربت مین سنایا ہوتا

گر اوٹھانا تھا نہ منظور مرا مخل سے
تمنی پہلو مین نہ غیرونکو بٹھایا ہوتا

کبک و طاؤس قدم پھر نہ زمین پر رکھتی
تیری رفتار کا انداز جو پایا ہوتا

ہمسی آوارونکی بنتے جو یہہ رہبر اے قیس
راستہ خضر کو بھی ہمنے بتایا ہوتا

دوستی یار جفاجو سے اگر دل کرتا
دشمن جان حزین اپنا پرایا ہوتا

جانتا آپ کو وہ عرش کے تارے سے سوا
چاندنی یہہ رخ پر نور جو پایا ہوتا

مرگیا عشق مین اک طفل مغنی کے مین جوش
بدلی تابوت مین کے ترانا کونے گایا ہوتا

۵۴	جدید	۱۷

روکے اظہار کیا مطلب پنہان میرا
عین غماز ہے یہہ دیدۂ گریان میرا

یار کا مصحف رخسار ہے قرآن میرا
کعبۂ ابروے خمدار ہی ایمان میرا

لیگیا آنکھونمین دل وہ بت نادان میرا
اب خداوند دو عالم ہے نگہبان میرا

پہر کئی دفعہ ہی اس دل مین جینیکا خیال — خوب آباد ہوا خانۂ ویران میرا

جنس ناقص ہون وہ بازار جہانمین ایدل — کہوٹی داموں بہی نہین ہے کوئی خواہان میرا

سرنگین چشم کی ہین وصف رقم شعرونمین — اپنی آنکہونپہ حسین رکہین گے دیوان میرا

چہٹ گیا ہاتہ سے گردامن سفاک ایوت — پہانسی بنجائیگا ہرتار گریبان میرا

پابرہنہ سرعریان وتن گرد آلود — وحشیو موسم گل مین ہے یہہ سامان میرا

اوسکی تلوار لگائی ہے ستمگر تونی — دہن زخم ہے اسوجہہ سی خندان میرا

اونکی زلفونکو رقیبون نی سنوارا شاید — خود بخود رات سے دل ہے جو پریشان میرا

وحشیونکی قدم اوٹہتی ہین جہان دشت سی — وہ جنون خیز ہے ای قیس بیابان میرا

کچہہ نہ باقی رہے پیری مین جوانیکی بہار — لٹگیا ظلم خزان سی یہہ گلستان میرا

ای زمین جور جفائی فلک ظالم سے — لاش کے ساتہہ گیا گور مین ارمان میرا

مشتعل جیسے ہی نار تپ فرقت دل مین — بڑہکی گلخن سے ہی یہہ سینۂ سوزان میرا

کین ہین ترآبلونسی وحشتنے بامین انکی — ہر سر خار بیابان پہ ہے احسان میرا

جال پر کبک دری رخ پہ تصدق گل ہو — جائی گر باغ مین وہ سرو خرامان میرا

ہوونگا حسرت مردہ پہ مین اونکی ایجوش — ہوگا جانا جو سوئی گور غریبان میرا

۴۶ **جدید** ۴

دم اوسکے سایۂ ابرو مین جو شخص اگر لینا — تو حاجب در جانانسے راہ کر لینا

شب وصال بت لالہ فام مین ایدل — گل مراد سے تو دامنون کو بہر لینا

نہین ہے پاس بھہ الفت سہی دو انشہ حسین — غریب دبیکس ومظلوم کی خبر لینا

شب وصال دل نامراد تہی ای گل — عروس نو کی روش آج تو نکہر لینا

جدید
چار سو گشتہ ہی عالم اوس بت بی پیر کا
ناز کا انداز کا تحریر کا تقریر کا

ای صنم رخسار رنگین اور خط عنبر فشان
یہ گلستان کا ورق وہ حاشیہ ہی میر کا

دل غنچے اپنا ہی گو ظاہر مین ہین مفلس کی شکل
مرتبہ ہم کیون نہ جانین مثل خاک اکسیر کا

سامنی وہ جائی ابروئی بت سفاک کی
وار جو سینہ پہ روکی بڑش شمشیر کا

جدید
گیسو نہین اوس ماہ کے رخ پر نظر آیا
دن شب سی ہین آج برابر نظر آیا

ہو خیر سر عاشق ابرو کے اٹھے
پھرا ہاتھ مین اوس ترک کی خنجر نظر آیا

گلگشت چمن کو جو گئے یاد قدہ مین
ہر برگ شجر صورت نشتر نظر آیا

ای جوش بنا خضر جو خود غول بیابان
اوس دشت مین کوئی نہ رہبر نظر آیا

جدید
تو ہی تھا نور مین ہان تو ہی نار مین بہی تھا
تو ہی تہا سنگ مین تو ہی شرار مین بہی تھا

جو روز وصل مین ہی رنج ہجر حضرت دل
یہی خیال شب انتظار مین بہی تھا

تمہاری چال نے عالم کیا تہ و بالا
جو آج زلزلہ میری مزار مین بہی تھا

خفا ہون کیون دل نالان کے شور تسو نسی یار
تمہین بتاؤ کہ وہ اختیار مین بہی تھا

جدید
دشمن جان ہے زبس جوش یہ گردون میرا
نشتر کیون نہ کری ہوش یہ گردون میرا

۵۰	ردیف الباء موحدہ	۱۳

تیر نظر لگاتا ہے وہ ترک اوہر کو اب
ای دل ہدف بناؤن تجھے یا جگر کو اب

حکم حیا و ننگ ہے گھر سے نہ جائی
کہتی ہے احتیاج کہ چلیئے سفر کو اب

اوس جنگ جو سے کیا کہین بگڑ بگڑ گئی
مرنے پہ کسکی باندھیئے ای دل کمر کو اب

روتی ہے پھوٹ پھوٹ کی وہ تراتین ہجر
اچھی بجری یہہ سوجھی ہے اس چشم تر کو اب

کیا انقلاب گردش لیل و نہار ہے
وہ کیا کہ آوے نہین آتا خبر کو اب

گرمی ہے تیز دھوپ ہے گرد و غبار ہے
ای مہروش یہان سے نہ جا دوپہر کو اب

دیوار و در مین شعلہ فشان سوز ہجر سے
آتا ہے جی مین آگ لگا دیجئے گھر کو اب

شام شب وصال مین یہہ ہی دعائے دل
رب فلق دکھائی نہ دے سحر کو اب

نالی سے تو نہ پایۂ عرش برین ہلا
ای آہ دیکھنا ہے تری بے اثر کو اب

ای جذب عشق یا مجھے پہنچا دے یار تک
ورنہ کشان کشان اوسی لا دے ادہر کو اب

وہ بدگمان یقین نہ لائیگا چاہ کا ملا
قدمون پہ بھی جو کاٹ کی رکھدون مین سر کو اب

ای رشک ماہ نصف شب آئی ہے سو رہو
زلف سیہ چھائی ہے موئی کمر کو اب

۱۵ پیغام وصل لایا ہے اوس گلعذار کا
انعام جوش دیجئے کچھ نامہ بر کو اب ۱۱

اوسنی سنواری گیسوئی پرخم تمام شب
آشفتہ مثل زلف رہے ہم تمام شب

اوس آفتاب رو کی جدائی مین ای فلک
گریان رہا مین صورت شبنم تمام شب

رسوائی اونکی دن کو تو مد نظر رہے
ای چشم تیری رونیکو ہے کم تمام شب

دن بھر رہا تصور روئے صبیح یار
آئی ہین یاد گیسوئی پرخم تمام شب

زانو کی آئینی نظر آئی نہ زلف یار
سکتہ ہے دونکو رہتے ہین برہم تمام شب

دیکھا جو ہمنے وصل مین آہوئی چشم یار
پھیرا رہا ہی صورت ضیغم تمام شب

پھر دنکو دیکھہ لینگے جو گذریگی ہجر مین
مشکل تو کاٹنے ہی مقدم تمام شب

بل اونکی گیسوؤنکا جو پیش نظر رہا
اوبھا برنگ زلف مرا دم تمام شب

زلفونکی چھیڑنیسے جو آزردہ وہ ہوئی
پھر کھل سکے نہ پیچ گرہ غم تمام شب

پایا جو میری ماہ کو گرم معانقہ
نکلا نہ ڈر سے نیر اعظم تمام شب

۵۲	لوٹی ہے نت خوب دولت دیدار جوش نے دیکھا ہے اونکے حسن کا عالم تمام شب	۱۱

دل کی مراد پائینگے چرخ بریں سے کب — ہوگا وصال دیکھیے اوس مہ جبین سے کب

نکلی گے آرزوے دل اندوہگین سے کب — آباد یہہ مکان ہو دیکھین مکین سے کب

صندل کا نام بھی ہے نزاکت سے درد سر — افشانکا بوجھہ اوٹھیگا اونکی جبین سے کب

دست جنونسے جیب کی ہوتین نہ دھجیان — لیکن ملا فراغ اسے آستین سے کب

اظہار ہون جو حال دل زار اے مسیح — مہلت ہی صدمۂ نفس واپسین سے کب

جب تک ندوگی تم اسے کاندھا یہہ جانلو — اوٹھیگا یار میرا جنازہ زمین سے کب

کس کس مجتبونسے لپٹی ہماری خاک — دامن فشاں نگئے وہ لحد کی قرین سے کب

الفت بتونکی دلمین کہ نقش الحجر ہوئے — مٹتی ہین انکے نام ہماری نگین سے کب

انکھونمین شرم ہجر کی دہڑکے سحر تو شب — باز آئین آپ دیکھیے اپنے نہین سے کب

جسنی کبھی اوٹھائی نہین عاشقونکی ناز — زیور کا بوجھہ اوٹھیگا اوس نازنین سے کب

۵۳	ذکر خدای پاک جو آئے زبان پر فرصت ہے جوش یاد بتان حسین سے کب	۷

دیکھہ لی جو اک نظر وہ روی پرنور آفتاب — پھر نہ اپنا منہ دکھائی تا بمقدور آفتاب

عکس رخ تابان ہے جو تیری آتشین رخسار کا — صاف بنجاتا ہے ساقی جام بلور آفتاب

شعلۂ حسن رخ پرنور جانانکے حضور — بنگیا ہے شرم سے اک قرص کافور آفتاب

رونق افروز جہان ہے روئی روشن یار کا — ناحق اپنے حسن پر رہتا ہے مغرور آفتاب

اپنی خونین آتش غم سے ہے ایسا احتراق — بنگیا ہر ایک زخم و داغ ناسور آفتاب

گم ہو ذریسی ہے نزدیک اوس رخ پر نور کے
کہینچتا ہے آپ کو پہر کس لیئے دور آفتاب

پیچ اگر پوچہو تو میری زخم دل کا ہی کہرنڈ
تام کو دنیا مین ہے ای جوش مشہور آفتاب

۵۴	جدید	۱۱

دہیان دل مین پہر گیے گل کا نہ لائی عندلیب
گر مری رشک چمن کو دیکہہ پائی عندلیب

پہنس گئی ہی دام مین شاید کسی صیاد کی
آج گلشن سے نہین آتی صدائی عندلیب

یاد مین اوس گل کی گر جا کر چمن مین رو دے
چہوڑ کر اپنا نشیمن بہاگ جائی عندلیب

چونک اوٹہی خواب راحت سی جو گل باغ مین
ای صبا کہہ دی نہ اتنا غل مچائی عندلیب

فصل گل مین تجہہ بن ای رشک گلستان کیا کہون
خار دیتی ہین نہایت نغمہ ہائی عندلیب

باغکو ایسا خزان نے آکی ویران کر دیا
چیند پہرتی ہین روش پر اب بجائی عندلیب

گر نہوتی گوشہائی گل اگر ای باغبان
ہم ضرور اکدن سناتی ماجرائی عندلیب

وصل گل تجہکو مبارک کہتی پہرتی ہے صبا
موسم گل کے قریب ایام آئی عندلیب

غیر ممکن ہے تجہے رہائی دام سے صیاد کی
گر نہو جاتی اجل مشکل کشائی عندلیب

بیٹہی ہے کیا بیخبر آپہونچے ایام خزان
آشیان اب باغسے اپنا اوٹہائی عندلیب

ہم سمجہتی ہین او نہین ای جوش نالی صوت کے
زمزمی اپنے یہہ اور ونکو سنائی عندلیب

۵۵	جدید	۱۰

پلا مین ہاتہہ سے اپنے اگر جناب شراب
دکہائی پہر تو مین کیفیت شباب شراب

مری نظر مین ہے سب خاک تجہہ بن ای ساقی
سبو و شیشہ و ساغر خم و کباب شراب

وہ رند طبع ہون گر محتسب اجازت دی
تمام عمر پیون مین بجائی آب شراب

چمک دکہائی مہ و مہر نجم گردون کے
بہری جو شیشہ مین وہ رشک آفتاب شراب

کمال بدمزگی ہے فراق ساقی مین ہا
لہو سے کیون نہ ہو بدتر مری حساب شراب

پس فنا بھی نہ جائیگا ذوق میخواری
اوٹھونگا حشر مین کہتا ہوا شراب شراب

جو یاد مین لب میگون کی روؤن ایسا تو
بہائی اشک کی جا دیدۂ پرآب شراب

شب وصال مین تھا اس سے شغل بیداری
نظر پڑے ہے اب نہین آتی میان خواب شراب

شب وصال مین نکلا نہ ایک منہ سے سخن
پلائی یار نے وہ مجکو لاجواب شراب

جو ہوگی ساقی کوثر کے مہربانی جوش
پئین گی خلد مین ہم جا کی بحساب شراب

۵۹	ردیف الباء فارسی	۱۳

یونہین آجا مری ویرانی مین یار آپسی آپ
جسطرح باغ مین آتی ہے بہار آپسی آپ

شعلۂ حسن کی یاد آئی ہے یار آپسی آپ
آہ کی ساتھہ نکلتی ہین شرار آپسی آپ

تیری تعظیم کو ای سرو سہی مقتل مین
سرو قد اوٹھتا ہے عاشق کا غبار آپسی آپ

میری جانب سی بہی تہی اونکو کدورت شاید
نہین آیا ہے یہان دلمین غبار آپسی آپ

کب تک ای برق وشو تجہ مین بہہ تپی گا
آہی جائیگا مری دلکو قرار آپسی آپ

گلشن حسن کی سیر مین ہی رہینگے منظور
دلمین وہ مجھسے کشیدہ ہون ہزار آپسی آپ

نشۂ حسن سے مغرور رہو یا پی ہے شراب
ورنہ آتا نہین آنکھون مین خمار آپسی آپ

تیری رفتار اوسیم بدن عالم مین یا
نقد جان کرتی ہین عشاق نثار آپسی آپ

شعلۂ رخسار و نکلے جیسے کہ لگی لو دلکو
گہل گیا شمع صفت جسم نزار آپسی آپ

خود بخود گھور رہے ہین وہ بری نظر دلنشی
چل رہے ہین مری گردن پہ کٹار آپسی آپ

اسمین ممنون ہے مجہ سوختہ جا نکا لاشہ
شرر افشان نہین یہہ سنگ مزار آپسی آپ

لوگ کہتی ہین مجھے اور او نہین دیکھ کی آئی
نہین ہوتی ہین جدا لیل و نہار آپسی آپ

شعلۂ آتش فرقت نی جلایا تن زار　　نہین آیا مجھے ای جوش بخار آپسی آپ

۵۷　ردیف التای مثناة فوقانی　۲

زاہدو تمکو مبارک رہی حور ای بہشت　　دی مجھے عشق صنم انجمن آرائی بہشت
شاید اوس حور کی زلفونکا نظارہ ہو نصیب　　سر مین اسواسطی ہم رکہتی ہین سودائی بہشت
قد بالا کو تری دیکہکے او غیرت سرو　　غرق دریائی عرق ہوگیا طوبائی بہشت
کوچۂ یار پریزاد مین مسکن جو بنے　　کشور دلسے نکلجائی تمنائی بہشت
بوسۂ لعل شکربار صنم کی آگی　　قند کچہ ذائقہ رکہتا ہے نہ خرمائی بہشت
گو گنہگار ہون رحمت سی یقین ہے اوسکی　　بعد مرنیکے مین دیکہونگا تماشائی بہشت

۵۸　ہم ہین ای جوش فقط عاشق روئی جانان
دل مین جنکے نہ حسرت ہی نہ پروائی بہشت　۱۰

گو ہی شراب ساقی و صحن چمن درست　　وہ گلبدن جو آئی تو ہو انجمن درست
بیجا کسی جگہہ نہین رکہتی نشے مین پاؤن　　کس درجہ چال کا ہے تمہاری چلن درست
بالین پہ آئی بہر عیادت جو وہ مسیح　　اوسی مریض ہجر ابہی ہوجائین تن درست
اوسکی رعب و شوکت و شان و جلال پاک　　نکلا نہ عرض حال مین ہمسے سخن درست
ممکن نہین کہ مانی و بہزاد کہینچ لین　　نقشی کو سو برس مین تری جانمن درست
اپنی بدن کی واسطی ہے جامۂ نیاز　　تن پر تمہاری ناز کا ہے پیرہن درست
کہینچین شبیہہ مانی و بہزاد آپ کی　　ایسی کہان ایسا بنے گا دہن درست
غربت مین رنج اوٹہا کی دعا مانگتی ہین ہم　　یارب رہی طبیعت اہل وطن درست
پہچان لین حقیقت اسلام کو اگر　　سمجہین نہ خاک رتبۂ بت برہمن درست

۵۹	تاثیر ہو جو نالۂ جانسوز جوشؔ مین رہنے نہ پائی خیمۂ چرخ کہن درست	۹

غیرتِ سنبل ہے رشکِ مشک ہی گیسوئی دوست — رشکِ سرو صنوبر ہے قدِ دلجوئی دوست
عمر بھر ای حضرتِ دل جانکی لالی پڑین — ایکدن آنکھین نظر بھر کی جو دیکھین سوئی دوست
کیون نہ پھولونکو بنائین ہم گلی کا اپنی ہار — اک ذرا ای باغبان آتی ہے انمین بوئی دوست
قتلگہ مین یہہ شہیدونکی دعا ہے راتدن — ہو ترقی پر ہمیشہ قوتِ بازوئی دوست
مہربانی سے دکہا اک روز یہہ بہی ای فلک — زیر سر تکیہ کی جا آئی نظر زانوئی دوست
سیکڑون کشتی وہان پر ہین ہزارون نیمجان — آجکل گنج شہیدان بنگیا ہی کوئی دوست
بدر غم سے اسلیئے گھٹ کی بنا شکل ہلال — ایکشب دیکھا تھا اونے جانب ابروئی دوست
نجم طالع آجکل گردش مین ہے ای آسمان — غیر ممکن ہا ہے میسر ہو مجھے پہلوئی دوست

۶۰	اسلیئے سارا زمانہ جوشؔ دشمن بنگیا اندنون مرغوب خاطر ہے نہایت خوئی دوست	۷

در لب از بسکہ نام احمدؐ و اسم علیست — مفلسم لیکن دلم ہر دم ازین دولت غنیست
مشکل و دشوار حل مطلب امر قویست — کس نمیداند کہ کنہہ قاضی الحاجات چیست
گر بود آن گوش کو نشنید ذکر عشق او — گنگ از وبہ ہر کہ بی یادش درین عالم زیست
کوہکن چہ قیس ہم در علم الفت پیش من — خود غلط نافہم جاہل طفل مکتب مبتدیست
حل معمائی دہان تنگ او را ہر کہ کرد — در گروہ شاعران او واقف سر خفیست
ہر کہ دارد در دلِ خود جائی عشق بو تراب — از فشار گور و رنج دہر او را مخلصیست
در فراق آن بت قتال عالم دمبدم — بدتر از تکلیف مرگ ای جوشؔ عیش زندگیست

موسم گل مین جو یاد آئی فضائی غربت
کی اوڑی شہر سے صحرا کو ہوائی غربت جدید

شہر مین ہے تری دیوانیکو ایر شک پری
روز آآ کی ستاتی ہے بلائی غربت

ہون وہ دیوانہ اگر گھر سے نہ باہر نکلون
خود قدم لینے کو سر سے چلی آئی غربت

چھالی تلوونمین پڑی خار چبھے پی در پی
وحشی زلف نی پائی یہہ سزائی غربت

گھر سے باہر تو نکالا ہے مجھی وحشت مین
اور کوئی گل تازہ نہ کھلائی غربت

ای بت عہد شکن کاکل پیچانکی طرح
سرکشی تیری طبیعت مین ہے جائی غربت

ہی جو پابند توکل تو خدا دیگا رزق
بیٹھہ گھر مین نہ اوٹھا جوش جفائی غربت

۲	جدید	۶۲

ای صنم ہے وہ رنگے تل پہ چوٹ
جس سے لگتی ہے میری دلپر چوٹ

افعی زلف وعقرب ابرو
روز کرتے ہین میری دلپر چوٹ

اونکی جانیسے ہوئی محفل اوچاٹ
کیون نہ ہو ای جوش میرا دل اوچاٹ جدید

پھیر دی گردنپہ ای قاتل چھرے
زندگی سے ہی دل بسمل اوچاٹ

غضب ہی خنجر تیز نگاہ یار مین کاٹ
نہین وہ جوش حزین تیغ آبدار مین کاٹ جدید

خزان جب آئیگی بلبل تو پھر سمجھہ لینا
خوشی سے زیست کی ایام اب بہار مین کاٹ

بلا سی جائین سوئی کعبہ جوش یہہ حاجی
تو اپنی عمر کے ایام کوئی یار مین کاٹ

۱۴	ردیف الثاء مثلثہ	۶۵

شاعر و تمکو ہے اسبات مین تقریر عبث
ہی تلاش کمر یار کے تدبیر عبث

خنجر ابروئی سفاک کا زخمی دل ہے
ملک الموت کو آنی مین ہی تاخیر عبث

آپ ہی مصحف عارض کا بنا یا شیدا
مجھہ پر الزام ہے ای کاتب تقدیر عبث

آپکی عارض تابانسے بھلا کیا نسبت
جلوۂ ماہ عبث مہر کی تنویر عبث

طالب جان حزین شام تپ فرقت ہی
صبح لاتی ہے بلا نیکو طباشیر عبث

نقش دیوار بنایا ہے مجھے حیرت نی
آپ چھپ بیٹھی ہین کیون صورت تصویر عبث

رشتۂ خام سمجھتا ہے اسے زور جنون
فصل گل مین مجھے پہنائی ہے زنجیر عبث

نوجوان گلشن ایجاد مین پھولی نہ پھلی
بغض لللہ ہے مجکو فلک پیر عبث

مژہ و ابروی خمدار مین لازم ملزوم
بی کمانکے یہہ مثل سچ ہی کہ ہین تیر عبث

خانۂ گور ہی کافی ہے فقط رہنے کو
چار دن کی لیے دنیا مین ہے تعمیر عبث

ایکدن شہر خموشانکیطرف جانا ہے
ہی قصیہ نجو یہان دعوۂ تقریر عبث

ایکدن روح ہے قالب سی جدا ہونی ہے
آجکل غیر سے ہین وہ شکر و شیر عبث

زلف کی لٹ مین جو اسی جوش پھنسی تو لگایا ہی
دل ناداں کو وہ دیتے ہین یہہ تعذیر عبث

۶۶	ردیف جیم عربی	۱۱

برسا رہی ہے خون مژہ اشکبار آج
گلگون ہنگئے رگ ابر بہار آج

الجھا ہے گیسوؤن مین دل بیقرار آج
مچھلی کا آپ کھیل رہے ہین شکار آج

آیا ہے جھوم جھوم کے ابر بہار آج
دریا پہ کھیلنے بطے کا شکار آج

عارض دکھاکے زلف مین دل پھانستے ہین وہ
ٹٹی لگاکے کھیل رہے ہین شکار آج

ای شیخ پین گے شراب دو آتشہ
ساقی سے ہم نکالینگے دل کا بخار آج

بدمست ہی تو نشۂ حسن و جمال سے
ای یار تیری بات کا کیا اعتبار آج

سیلاب اشک چرخ چہارم سی ملگئے
دیکھو تو گریۂ مژۂ اشکبار آج

مین تشنہ لب ہون شوق شہادت مین مبتلا
خنجر لگائین کھینچکے وہ آبدار آج

باد خزان نے رنگ گلونکے اوڑا دیے — ہی دل خراش باغ مین صورت ہزار آج
برسا ہی ابر دیدۂ تر اونکے سامنے — دہوئین گے اپنے دل سے وہ گرد و غبار آج
ای جوش خیر تو ہے یہہ کس کا ہی انتظار — اوٹھہ اوٹھہ کی ٹہلتے ہو جو تم بار بار آج

ردیف جیم فارسی

٦٧ ۵

بل کی لیتے ہین سراسر مری تقدیر کے پیچ — نہین کہلتے جو تری زلف گرہ گیر کے پیچ
وعدۂ وصل مین انکار کا پہلو ہے شریک — دیکہنا حضرت دل یار کی تقریر کے پیچ
دل بیتاب پریشان ہے بسان گیسو — جبسی ہین مد نظر زلف گرہ گیر کے پیچ
اول اشفاق و کرم بعد عتاب رنجش — آپنی روز نکالی ہین یہہ کشمیر کے پیچ
خم ہوا شکل ہلال اپنا تن زار ای جوش — یہہ جوانی مین اوٹہائی فلک پیر کے پیچ

ردیف حای حطی

٦٨ ١٥

چھپ گئی وہ صبحدم جو ماہ انور کیطرح — شہر تک ویران نظر آیا مری گہر کیطرح
انتظار ایسا رہا اک ماہ پیکر کا مجھی — صبح تک آنکھین نہ جھپکین چشم اختر کیطرح
اونکو لکہین ہم تن پر داغ کا جو ماجرا — نامہ بر طاؤس بنجائی کبوتر کیطرح
گو محیط عشق ہے دریای ناپیدا کنار — کہہ کی بسم اللہ پیرا ہی دل آشناور کیطرح
حضرت دل اونسے جو نسطو ہین سرگوشیان — آبرو پیدا کرو دنیا مین گوہر کیطرح
بار گیسو سے ترا موی کمر اے نازنین — سیکڑون کہاتا ہے بل زلف معنبر کیطرح
کٹتی ہین اک قدم پر روز لاکہون گلے — چال جو چلتے ہو تم تیغ دو پیکر کیطرح
کون خط بہیجی سلامت ہی ہوا ای وصل اگر — جسم لاغر اوڑکی اون تک جائیگا پر کیطرح
ای اجل اب زندگانی کی کوئی صورت نہین — وہ بہی برگشتہ ہین چرخ کینہ پرور کیطرح

ایک بہی آنکھونسے اسکی لخت دل ٹپکا نہین
ابر کیا برسے گا میری دیدۂ ترکیطرح

شوق آرائش وہ ہے اوس نونہال جسکو
روز بنتی ہے نئی بہو کو زیور کیطرح

ہجر مین شیرین لبونکے زندگانی تلخ ہی
کہا گیا زہر ہلاہل کو مین شکر کیطرح

خاک اوٹھاؤن کوچۂ دلدار کی نت جا قدم
ناتوانی ہے مری پاؤن کو لنگر کیطرح

یاد آتا ہے کسی کے ساتھہ کا سونا مجھے
چارپائی پر پڑا رہتا ہون بستر کیطرح

۴۹
منزل ہستی مین چلنا چاہیئے وہ چال خوش
سب تری قدمونکو رکھین سر پہ افسر کیطرح
۱۶

کب ہی سر سبز ہم نخل گلستان کیطرح
سوز غم سے خشک ہین خار بیابان کیطرح

گاہ وہ آتا ہے شبکو گاہ دنکو میری گہر
ماہ کا انداز ہے مہر درخشان کیطرح

رنج و محنت یاس و حسرت درد و داغ اندوہ غم
خانۂ دل مین ہماری ہین یہ مہمان کیطرح

دی اگر کالی گہٹا سے زلف شبگونکو مثال
خوب ہی برسے وہ مجہپر ابر بارانکیطرح

ای پریرو تیرے گرد نکا جو ڈورا ہاتہہ آئی
اوسکو لپٹا مین گلے سی ہم رگ جانکیطرح

طالب جان حزین ہے شوخئ و طرز ادا
چال ڈہال اوسکی غضب ہی قہر ہے بانکیطرح

یاد آتا ہے اگر وہ خندۂ دندان نما
آنکہہ سے گرتی ہین موتی ابر نیسانکیطرح

روتی روتی ہجر کے صد مونسی ای یوسف جمال
ہم ہیہ کہو بیٹھے بصارت پیر کنعانکیطرح

ای زلیخا میرے یوسف سی حسین تہا ماہ مصر
سورۂ یوسف تو رکہہ لی سر پہ قرآنکیطرح

دلمین غم ہر مین الم سر پر اجل ہونٹونپہ دم
بیطرح ہی اب تری بیمار ہجرانکیطرح

کیون قلم کی شکل سرگردان نہو ہین خوشنویس
سیکھہ لین اوس گل کی خط سی خط ریحانکیطرح

یہہ وحشت ہی اونکی سودائی کی شام ہجر مین
چاک ہی جیب سحر میرے گریبان کیطرح

تجہسی ہی ای کاتب تقدیر یہ شکوہ مجھے
پڑہی نامیکے اوڑا گئے اوسنے عنوانکیطرح

ناخدائے کشتی گردونسے کہدو ہوشیار
اشک چشم ترسے پہر آتی ہین طوفانکیطرح

تشنۂ دیدار کو سیراب فرماتے نہین
چشمۂ بی فیض ہو چاہ زنخدانکیطرح

زہر کہاکے اک پریکے سبزۂ رخسار پر
جوش نے جاندی احمد چشتی انکیطرح

اسم مصنف دیوان ۱۲

۷۰	ردیف خای معجمہ	۱۵

پوشاک جو پہنے ہی تو اے رشک چمن سرخ
ہی زرد عروسان گلستان کا بدن سرخ

کہدو جہ ہین یہ لعل لب ای غنچہ دہن سرخ
ہی عکس سے جو چار طرف صحن چمن سرخ

کیا اوسکے نزاکت کا بہلا ہمسے بیان ہو
بوسیکے تصور سے ہوا جسکا بدن سرخ

دل خون ہی اس غمسے عقیق یمنی کا
دیکہا جو لبو نکو ترے ای غنچہ دہن سرخ

لائی خبر شاہ ہی گل باد بہارے
ہی وجہ نہین چہرۂ مرغان چمن سرخ

مارا ہے نشیلی ترے آنکہون نے شب وصل
تربت پر مری پہول چڑہا گئی ہین سرخ

خوش رنگ مری خونسے ہے اوس شوخ کی تلوار
پہنی ہے نئی طرز کے پوشاک دلہن سرخ

ابرو ہین جو محراب تو آنکہین ہین نشیلی
کبہی ہین نظر آتی یہ دو ہمکو ہرن سرخ

جسکی لب گلرنگ کی مداح زبان ہی
جو پہول گری منہ سے مری وقت سخن سرخ

سو دیتے ہین جو اوس دست حنائیکی عوض جان
لائی ہین قبائین مری یاران وطن سرخ

مدفون ہوا ہے جو شہید لب رنگین
آتی ہین نظر چہرۂ ذردان کفن سرخ

دہوئی ہین کسی شوخ نے کیا پائی نگارین
سوتی سے زیادہ ہے جو چاندیکا لگن سرخ

تیرا ہی یہ سب فیض ہے ای باد بہاری
ہی چار طرف ڈہاک کی پہولنے تو جوبن سرخ

کس عاشق ناشاد کا توڑا جگر و دل
ناوک یہ لہو سی ہے جو ای تیر فگن سرخ

ای جوش ہم اوس دستِ حنائی ہین کشتے	یہہ دل مین تمنا ہے کہ ہو اپنا کفن سرخ

۱، **ردیف دال مہملہ** ،

خدا ہے مرتبہ دانِ محمدؐ	بشر کیا ہو ثنا خوانِ محمدؐ
دو عالم مین ہین ممتاز و سرافراز	محبِ آل و یارانِ محمدؐ
وسیلہ مغفرت کا ہاتھہ آئی	اگر پا جاؤن دامانِ محمدؐ
علیؑ و فاطمہ شبیر و شبر	سر و چشم و دل و جانِ محمدؐ
شبِ معراج مین پہنچا ہی کہجا	فدای رفعتِ شانِ محمدؐ
اگر ہو چشم حق بین تو بعینہ	خدا کی شان ہے شانِ محمدؐ

۲، اگر سو بار مین مر کر جیون گا
کہونگا جوش قربانِ محمدؐ ،

فرقت کی ساتھہ آئی اجل یک نشد دو شد	آنکھونسی دیکھہ لی یہ شکل یک نشد دو شد
مانع تہا ہمسے وصل کا اکثر غرورِ حسن	اوسپہ گئے وہ اور مچل یک نشد دو شد
قاصد کی ہاتھہ یار نے بھیجا پیام ہجر	آئی اوسیکی ساتھہ اجل یک نشد دو شد
اونسی گلے لپٹ کی جو بوسی طلب کیی	جہنجلا کی بولی گہر سے نکل یک نشد دو شد
تہا ایک تو مزاج مین خود اوسکی باکپن	زلفون نے اوسکی کہائی ہین بل یک نشد دو شد
ہاتھون سی عشق کے تو عناصر مین تہا فساد	فرقت سی اور آئی خلل یک نشد دو شد

۳، ای جوش اونکا وعدۂ فردا تہا حشر پر
پہر اوسپہ اور لیت و لعل یک نشد دو شد ،

از دلِ محزون چو آہ این نیم جان خواہد کشید	بر زمین نہ آسمان را یگمان خواہد کشید

شوق دید حسن بعد مرگ ماند ای دل اگر
اشتیاق حور عین سوی جنان خواهد کشید

حال شبهای دراز هجر را سازم چه عرض
ای بت حق ناشنو طول این بیان خواهد کشید

بوسهٔ رخسار اگر ای دل طلب خواهی نمود
از قفا آن قاتل عالم زبان خواهد کشید

فرض کردم از قلم تصویر او مانی کشید
ای بصر این بگو نازش چسان خواهد کشید

ترک عشق ابرو و مژگان او خواهم نمود
بی سبب بر من اگر تیر و کمان خواهد کشید

۴۴

ترک عشق قد بالایش نخواهد کرد اگر
جوش را گر دار هم آن نوجوان خواهد کشید

۱۷

ہمکو مژگان جگر دوز کے ہین تیر پسند
دل مجروح کو ابرو کی ہے شمشیر پسند

ہین شہنشاہ جبین ہے خط تقدیر پسند
ٹھوکرین کہائین نہ کیون راہ مین تدبیر پسند

جبسی ہے مد نظر عارض و زلف محبوب
ہی مجھے آہ سحر نالۂ شبگیر پسند

ہاتہ اودہر ہے کوئی شمشیر ادا کا اودہر
دل ناشاد کو ہے نعرۂ تکبیر پسند

بادشاہی ہے تری در کی گدائی ہمکو
اہل دولت کو رہے منصب و جاگیر پسند

ناز بیجا ہین جو تو نے شال معشوق
تیری غمزی یہ نہین ای فلک پیر پسند

کچہ حقیقت نہین کہلتے کہ یہ لکہا کیا ہی
خط تقدیر کے ہمکو نہین تحریر پسند

عشق کاکل نے بنایا ہے وہ لاغر ہمکو
واسطی رہنے کی ہے خانۂ زنجیر پسند

لکہ دیا ہجر نصیبون ہین بت نوخط کا
ایسی تحریر نہین کاتب تقدیر پسند

رنگ کافور ہے روغن مین ہین باریک دقیق
اس مرقع کی نہین ایک بہی تصویر پسند

خود بدولت کو ہوئی لکنت موسی مرغوب
ای بتو نکے ہمین اولجہی ہوئی تقریر پسند

کسطرح خلد کو ہم کوی صنم سی جائین
کب بہلا آئی گی اوجڑی ہوئی تعمیر پسند

چشم مجنون سے تو دیکھے کوئی شکل لیلے — کیون نہ ہو دلسے مجھی یار کی تصویر پسند
بوسہ مصحف رخ دیجئے وقفہ کیسا — خیر کے باتین ہرگز نہین تاخیر پسند
جلوہ طور تو دیکھین گے یہہ اہل اسلام — کافرونکو ہے خورشید کی تنویر پسند
کیون نہ لکھین خط شبرنگ کی اوصاف ہین شیخ — مصحف رخ ہے تمہارا مع تفسیر پسند
اوسکو شاعر نہ کہو جاہل مطلق سمجھو — جسکو ای جوش نہین شاعری میر پسند

۷۵ — جدید — ۱۱

قیس و فرہاد کا ہین ہون اوستاد — عشق کا فن مجھی سے ہے ایجاد
خال و خط کا بچھا کی دانہ و دام — کہاتین مرغ دل کے ہین صیاد
زیر شمشاد جا کی رویا ہین — باغ مین قد ترا جو آیا یاد
مجکو کہتے ہین لوگ جہر سرشت — نام اوس مہ کا ہی ستم ایجاد
حال و سوز کچہ اگر کہدون — موم بنجائی سنتی ہے فولاد
یاد تم کا نہین تار بستر کی — تیز ہین مثل نشتر فصاد
کچہ جو ارشاد آپ فرماتی — شاد ہوتا مرا دل ناشاد
یاد سے ان بتونکی اینخالق — کعبہ دل ہے آج کل آباد
چرخ یہہ نی ستایا ہے — مددای آہ و نالہ و فریاد
یہہ حسینان نازنین ایدل — ہین مری جانکے لئی جلاد
دلبر شوخ و شنگ کا نقشہ — جوش کیا نہ جو کہنچے بہزاد

۷۶ — جدید قطعہ — ۲

مالدارونکو ہے دولت پر گھمنڈ — خوش جمالونکو ہے صورت پر گھمنڈ

زاہدون کو ناز اپنے زہد پر ٹھاٹھ
جوش کو خالق کی رحمت پر گھمنڈ

۷۷ ردیف ذال معجمہ ۱۳

بنی جو زہرہ جبینونکے زیب سر تعویذ
مثال شمس و قمر ہے چمک مین ہر تعویذ

خط اونکی مصحف عارض کا سورۂ جن ہے
بنا ہی تیغ نظر کی لیے سپر تعویذ

پری و جن و ملک آئی فاتحہ پڑہنے
کہدا ہی حُب کا وہ سنگ مزار پر تعویذ

اوتر سکا نہ مری سر سے دیو شام فراق
پلائی گہول کے عامل نے تا سحر تعویذ

یقین ہوا کہ شفا پائے اب دل بیمار
نہ سمجھو خط اسے لایا ہے نامہ بر تعویذ

گلےمین تیرے حمایل ہے عاشقونکے دعا
نہ باندہ بازوؤنپر شوخ عشوہ گر تعویذ

جو اوس مسیح نفس نے ملے نہ خاک قدم
بہلا یہ کہوٹے گا کیا خاک درد سر تعویذ

کچہ اپنے ہاتہہ کا لکہا جو وہ پری بہیجے
بنائین وحشت دل کی لیئے بشر تعویذ

نگاہ ثابت و سیار ہے جہپکنے ہے ٹہاٹہ
چمک پر وہ تری سر کی ہین ای قمر تعویذ

نہ آیا ہاتہہ کسے شکل وہ وُر یکتا
بہائی اشک کی دریا مین بیشتر تعویذ

یہ چاند اور یہ سورج جو آسمان پر ہین
تمہاری سر کے ہین ای غیرت قمر تعویذ

ہماری خون سے ای عاملو اوسی لکہو
منگائین واسطے بازو کی وہ اگر تعویذ

بتونکے دلمین نہین نقش ٹکا ای جوش
عبث یہ لکہے تہے عامل نے رات بہر تعویذ

۷۸ جدید ۸

جیسی ہین یار کے لب شکر فشان لذیذ
قند و نبات جوش ہین ایسی کہان لذیذ

کیونکر نہ شکر خالق رزاق کیجیئے
ملتی ہین نعمتین ہمین ای آسمان لذیذ

لذت ہی جیسی سیب زنخدان یار مین
ایسا نہ ہوگا میوۂ باغ جنان لذیذ

کیونکر نہ کہائین شوق سے ہم منصفے شرط	شکر سے بہی زیادہ ہین وہ گالیان لذیذ
حصے مین میرے درد والم کی غذائین ہین	کہاتی ہین نعمتین جو یہ اہل جہان لذیذ
ہی ورد تذکرہ لب شیرین یار کا	اس وجہ سی ہے واعظو اپنا بیان لذیذ
کیونکر نہ کیجیے نذر غم و رنج دل جگر	دیتا ہے میہمان کو غذا میزبان لذیذ
کہائی ہمانے وہ جو سگ یار سی بچے	ای جوش اسقدر ہین مرے استخوان لذیذ

۷۹	ردیف رای مہملہ	۱۱

کہان جائیگا تو ای ماہرو مجہسی نہان ہوکر	پہرونگا مین بہی تیری جستجو مین آسمان ہوکر
نرہتا مین کبہے پابند الفت جو سمجہتا یہہ	پڑینگے پاؤن مین میری وہ زلفین بیڑیان ہوکر
دکہایا قمر تے میرے وحشت نی اثر اپنا	اوڑا دست اجل سے جامۂ تن دہجیان ہوکر
عبث ہی ناز حسن روی آتشناک پر تجکو	یہ شعلہ دیکہنا اوڑ جائیگا اکدن دہوان ہوکر
کیا بسمل نہ مژگانسے نہ ابروسے مری دلکو	یہ چوکی تم نشانہ صاحب تیر و کمان ہوکر
دم قتل آپ کی تلوار باہر ہو کی قبضے سے	رہی میری دہان زخم کے اندر زبان ہوکر
لڑکپن ہے ابہی اونکا مگر تیور یہ کہتی ہین	زیادہ ہونگے ظالم پیر گردونسی جوان ہوکر
دکہای رنگ کس کس طور سے گلزار عالم مین	برنگ بو ہی گل تنے نہان ہوکر عیان ہوکر
سفر مین بہی تری ہمراہ ای یوسف لقا ہردم	پہرونگا بہی پیچہے مین غبار کاروان ہوکر
کیا وصف حسینان جہان مین شغو جو دن	پسند خاطر عالم ہوا حسن بیان ہوکر

۸۰	کہین کیا جو مزے ہمنے شب وصلت مین پاہین بت شیرین دہن سی جوش باہم یک زبان ہوکر	۹

بل کہا رہی ہے زلف سیہ فام دوش پر		باندہا ہے فوج شام نی یالام دوشن پر

ہین حلقہ ہای زلف سیہ فام دوش پر
صیاد بہر صید ہے یا دام دوش پر

ای ضعف تو نے دست نگر غیر کا کیا
جاتا ہون چڑہکے تا لب بام دوش پر

پریون کے سائی کا ہمین ایجان خوف ہے
لٹکائی نہ زلف بہر شام دوش پر

صیاد کیا اسیر ہوئے بلبل کے فکر ہے
رہتا ہے اب جو آٹہ پہر دام دوش پر

خط دیکے مجھے یار کا کہتا ہے نامہ بر
اتنا دو دیکے جاؤنین انعام دوش پر

مجہ رند بادہ خوار نے یون عمر کی بسر
شیشہ بغل مین سر پہ سبو جام دوش پر

طفلی مین بہی یہ شوخ طبیعت تہی یار کے
تہا صبح کو جو گود مین تو شام دوش پر

۳۰	پہر ور دشانہ و دل پر جوش کیا رہی رکہی جو ہاتہ وہ بت خودکام دوش پر	۸۱

جاگا یہ دم ذبح مقدر تہ خنجر ٹلا
تہا پیش نظر عارض دلبر تہ خنجر

او ترک ترا خال نہین ہے تہ ابرو
کبہی مین نظر آتا ہے قنبر تہ خنجر

اس خوف سے تجہپر نہ پڑی چہینٹ لہو کی
تڑپا نہ ذرا بسمل مضطر تہ خنجر

عاشق تری زلفونکا جو ابرو سے ہوا تنگ
سودائی نے برپا کیا محشر تہ خنجر

کب آنکہہ نشیلی ہے تہ ابرو ساقی
ہمکو نظر آتا ہے یہ ساغر تہ خنجر

کیون ذبح نہ جانباز ہون دانتونکے چمک سے
کیا صاف نظر آتی ہین خنجر تہ خنجر

ابرو و مژہ دیکہکے دلمین یہ شک آئی
ہی تیغ تہ تیغ کہ خنجر تہ خنجر ہے

پلکونکے سدا سائی مین اس ترک کو دیکہا
ہی مردمک چشم کا لب تر تہ خنجر

ہنستا ہے دم ذبح مرا غیرت حورا
ہی پیش نظر چشمہ کوثر تہ خنجر

گردن نہ کٹی میرے تو جہنجلا کے وہ بولا
یہ جسم ہے یا ہے کوئی پتہر تہ خنجر

قاتل کے حقیقت کوئی نہ بوجھے پوچھے
ہم حسرت دیدار نہ لیجائین جہان سے
ابرو کی محبت نہین مژگانکا ہے عاشق
دیکھے گا جو آئینۂ رخسار کے جوہر
آئینہ زانو مین جو ابرو کا پڑا عکس
قاتل مجھے نظارۂ ابرو کی ہوس ہے
ہنس ہنس کے مجھے ذبح جو فرماتی ہو ہمدم
دیکھا جو دم ذبح رخ قاتل خونخوار
سوتی ہین جو اوس ترک کی دیکھو صفت مژگان
خال شہ ابرو نہ سمجھ اسے مہ تابان
پلکونسے رہے ہجر مین اشکونکے روانی
پہرا ابروئی قاتل کا ہوا جوش محبت
ڈہس ہے تری ابرو پہ گلا کاٹکے مرجاؤن
قاتل کا عجب عیب تہا کچھ منہ سے نہ بولی
کم ترشی ابرو نہین تیغ دوزبان سے
عشاق کے ہین تشنۂ خون ابرو و مژگان
مشتاق شہادت ہین جو ہم عاشق ابرو
کرتی ہے یہ ابرو کی صفت چشم سخن گو
دل کہتا ہے نظارۂ ابرو کی ہے خواہش

کہلتی ہین نزاکت کی تو جوہر ته خنجر
دم لینے دی اک لمحہ ستمگر ته خنجر
لو دلنے بنایا ہے نیا گھر ته خنجر
رکھدیگا گلا آکے سکندر ته خنجر
قاتل نظر آیا مجھے غنچہ ته خنجر
آنکھین نہ بہلا وا ہین کیونکر ته خنجر
ہیرونکا عطا ہوتا ہے زیور ته خنجر
حیرت نے بنایا مجھے ششدر ته خنجر
سمجھا دل بسمل کہ ہین خنجر ته خنجر
ہے گردش افلاک بھی ابتر ته خنجر
غلطان نظر آئی ہین گوہر ته خنجر
ہی جی مین کہ رکھدیجئے پہر سر ته خنجر
ہردم ہے گلوای پہ یہ پیکر ته خنجر
کانپا کیئے ہم خوف سے تھر تھر ته خنجر
جبریل کے کٹتی ہین یہان پر ته خنجر
او ترک نظر آتے ہین نشتر ته خنجر
کس شوق سے سر رکھتے ہین اکثر ته خنجر
ہون ترک ازل سے ہی مرا گھر ته خنجر
کہتی ہے قضا رکھدی گلا مر ته خنجر

۸۲	شاعر تو سمجھتا ہونمین اوس شخص کو اے جوش باندہے جو کوئی قافیہ خنجر تہ خنجر	۲۲

پیچ دیتی ہے ہمین زلف بت بی پیر پہر
حسن کی سرکار سے ملتی ہے یہ تعزیر پہر

کہہ رہا ہی یہ دہان زخم سے نخچیر پہر
کیا مزا ہے او کمانکش پہینک اک تیر پہر

سان پر رکہے گئے ہین خنجر و شمشیر پہر
اونکو ہے منظور میری قتل کی تدبیر پہر

پہر بہار آتی ہے پہر ہونگے جنونکے ولولی
وحشیونکی پاؤنمین پہنائینگے زنجیر پہر

عشق اوس شیرین شمائل کا بہت دشوار ہے
کاٹنی ہوگی تجہے فرہاد جوئی شیر پہر

وصل کی ٹہری ہے اوس مہر سپہر حسن سے
کیا چمک پر آجکل ہے کوکب تقدیر پہر

جوش پر آیا اگر سیل سرشک چشم تر
خاک ہوگی اس مکان جسم کی تعمیر پہر

خواب مین دیکہا ہے پہر اوس غیرت خورشید کو
اک حسین سے جاکی پوچہا چاہئی تعبیر پہر

ایک بوسہ مانگنی پر سیکڑون باتین کہین
چپ ہو صاحب نہ ہوگی ایسی اب تقصیر پہر

روئی سادہ پر نہ کیون اب سبزۂ خط ہو نمود
پہلی قرآن لکہہ گیا لکہے گئے تفسیر پہر

نامہ بر بنکے کبوتر نامہ لائے یار کا
اسطرف کو ای ہوائی آہ با تاثیر پہر

حکم ہے اوس شاہ خوبی کا دیار عشق مین
قیدی زلف مسلسل آج ہون تشہیر پہر

نقش حیرت رو برو جسکے بنا تہا شرم سی
آج مانی کہینچ لایا ہے وہ تصویر پہر

قتل گاہ عشق مین لاکہون گلے کٹتی ہین ون
باڑ پر ہے عشوہ و انداز کی شمشیر پہر

کہہ رہا ہے اشتیاق ہم کلامی بار بار
خط پہ خط نامی پہ نامی اونکو ہون تحریر پہر

آفتاب حشر مغرب سے ہوا ہے ہوگا طلوع
ای موذن گر کہے گا نعرۂ تکبیر پہر

پہر دل ناشاد انکو ہے اوس سیمتن کی جستجو
اس ہوس کو ہوئی ہے خواہش اکسیر پہر

خلد سے حورین جہنم سے نکالے نار عشق
ای صنم جاتی کہان یہ عاشق دلگیر پہر

پر نری پر نری بہر دل صد چاک تہی سنگل کیان
یاد آتی ہے ہمین وہ چاند سے تصویر پہر

گرچہ شرف لاف گرے پہر کہی گی یار سی
کاٹ ڈالی گا زبان شمع کو گلگیر پہر

لطف پر آئی ہین خال زیر ابروئی حبیب
رنگ لائی کیسی کیسے جوہر شمشیر پہر

۸۳

مدح حیدر مین نہ لکہے گا اگر مقطع کو جوش
کس سے پائیگا صلے مین خلد کی جاگیر پہر

۱۵

سانولا رنگ ہے اور اوسپہ وہ جوڑا سر پر
دیکہو کالی کو اوٹہائی ہے کنہیا سر پر

ایڑیان کیسی رگڑتا ہی شب فرقت مین
کہیلتی ہے اجل عاشق شیدا سر پر

اپنی ساقی کو نشے مین یہ دعا دیتا ہون
دامن پیر مغان رہے سایا سر پر

چو رہے کا نہ دُ سر نشہ مین ٹکرانی سے
رکہون پہائیکے عوض پنبۂ مینا سر پر

آسمان نے یہ جنون نہین ہمین سامان بخشا
زیر پا فرش زمین دامن صحرا سر پر

ایسہ حسن اوسے تاج سلیمان جانون
اوڑکے آئی جو ترے خاک کف پا سر پر

مردم چشم نہ کیون مردم آبی بنجائے
موجزن اشک مسلسل کا ہے دریا سر پر

ای پریرو تری دیوانے اوٹہا لیتی ہین
آمد فصل جنون خیز مین صحرا سر پر

کس کا منہ تیرے کف پا کی برابر ہے عزیز
ہاتہ رکہدیکے تو یوسف کی زلیخا سر پر

غافلو جمع ہے جو مال اوسی خیرات کرو
رکہ کے لیجاؤ گے کیا دولت دنیا سر پر

صدمۂ ہجر سے ہم آپ گلا کاٹین گے
تیز ہے خنجر قاتل کا تقاضا سر پر

بیگناہ ہو لگا اگر قتل ہے منظور نظر
تاج چنگیز رکہہ او ترک صف آرا سر پر

بلکی لیتے ہی ہمارے دل سودائی سے
تو نی جو زلف مسلسل کو چڑہایا سر پر

ظلم صیاد نے پہ تفرقہ پرواز کیے — عندلیبونکے کہین دل ہین کہین جا سر پر

۸۴

صورتِ نقش قدم راہ مین پامال ہین جوش
ایک سردار نے بہی ہاتہہ نہ رکہا سر پر

۱۱

ابرو و مژہ ای یار ہے خنجر نہ خنجر — پہر باندہنا بیکار ہے خنجر نہ خنجر

ای پردہ نشین پہر گلو بجہ مین تیری — ہان جیب کا ہر تار ہے خنجر نہ خنجر

کہتی ہین وہ ابرو و مژہ ہمسی چہپا کی — ای طالب دیدار ہے خنجر نہ خنجر

دیتا ہون پتا خانۂ خاک کا قاصد — ہر رخنۂ دیوار ہے خنجر نہ خنجر

ابرو پہ جو رکہین ہین وہ انگشت شہادت — کیا صاف نمودار ہے خنجر نہ خنجر

پلکین نہین اوس نرگس مخمور کے نزدیک — باندہی ہوئی بیمار ہے خنجر نہ خنجر

ہر لب ترا عاشق کے لیے ای بت کم گو — گویا دم گفتار ہے خنجر نہ خنجر

کیونکر نہ کہین سنکی غزل کو مری حاسد — ہر مصرعۂ اشعار ہے خنجر نہ خنجر

غصی ہین ترے چین جبین قتل کو میرے — ای قاتل خونخوار ہے خنجر نہ خنجر

گلگیر سر شمع جدا ساز بہ محفل — بلبل تری منقار ہے خنجر نہ خنجر

۸۵

شیدا نہ ہو اوس ترک کی ابرو و مژہ پر
ای جوش خبردار ہے خنجر نہ خنجر

۹

یہ تل نہین ہین آئنۂ روئے یار پر — قبضہ ہے زنگیون کا حلب کی دیار پر

سبزہ نمو ہے چہرۂ گلگون یار پر — فضل خدا سے اب یہ چمن ہے بہار پر

افسوس ساتہ یار کے دونو چلی گئے — کیا کیا گہمنڈ تہے مجہے صبر و قرار پر

ناجنس کی ہے دوستی ای دل ضرر رسان — پروانہ ہی ہوا مرے شمع مزار پر

کس کل بٹھائی چرخ جفا کار دیکھئے
کیا دسترس ہے اس شتر بے مہار پر

ای برق وش رقیب پہ کی جو نگاہ مہر
پھر یان چلین گی اپنے دل بیقرار پر

یہ دوستی نے شمع رخون کے کھلائی گل
روتے ہین اب عدو بھی مرے حال زار پر

اوس گلبدن کے بزم مین خود شمع اوڑ گئی
دی قتل عندلیب جو پروردگار پر

۸۶

ای جوش وہ زبان زد عالم ہے جابجا
تم نقد دل کو دیتے ہو کس اعتبار پر

۹

در سرم از نکہت زلف ہست سودائی دگر
در دل من نیست جز یاد رخت جائی دگر

بسکہ دل از دولت عشق تو مالامال ہست
ای شہ خوبی نمی دارم تمنائی دگر

در فراق جانش صبر و سکون از دست رفت
میزنم از بیقراری پائی بر پائی دگر

گر نیاید یار در پہلو نشانم شل دل
نیست بہتر بہر او ای ہمنفس جائی دگر

درمیان ما و ایشان ربط دلی ناممکن است
زاہدان رائی دگر دارند و من رائی دگر

غیر حسن روی زیبائی تو ای یوسف جمال
خوش نمی آید بچشم ما تماشائی دگر

وحشی لیلائی زلفش گر رود در دشت قیس
او از انجا رخ نماید سوی صحرائی دگر

آنقدر در کوچۂ دلدار عاشق جمع اند
نشنود یک کس در آن انبوہ غوغائی دگر

چون نباشد جبہہ فرسا از سر عجز و نیاز
جز در تو نیست بہر جوش ملجائی دگر

۸۷ **جدید** ۳

گھر کو گلشن سے سوار آئی اگر تو ہو کر
ہمرکابے مین ترے گل بھے چلین ہو ہو کر

عشق چاہِ ذقن یار مین جا بیٹھے ہین گو مین
پیچ پر پیچ سے عاشق گیسو ہو کر یکہ

زیر شمشاد لحد اپنی کہدی ای ہمدم
مر گئے شیفتۂ قامت دلجو ہو کر یکہ

جدید

گیا صحرای رسوائی سے مین لوہ ملا ہے
جنون فتنہ زا پہر مین آئی تیری وحشت پر

چلن مین چال کر انداز محشر پائی جاتی ہین
قیامت کا گمان ہوتا ہی مجکو اونکی قامت پر

ولہ

حکم وحشت ہی کہ اول تو کوئی تاڑ پہاڑ
بعد ازان پلکونکی جاروبسی تو جہاڑ پہاڑ

دیدۂ شوق بناوے ابہی رخنے صد ہا
در میانہ نہین ہو مرے اوسکی اگر آڑ پہاڑ

یہ تقاضای جنون ہے کہ اب آئی ہی بہار
چلیئی اوس دشت مین جس سمت کو ہون جہاڑ پہاڑ

ای پری وہ ترے وحشی کا ہے مسکن جسپر
کوہ فرہاد سے اونچا ہے کئی تاڑ پہاڑ

ناتوانی مین بہی ہمت ہی وہ عالی میری
ای جنون باندہ کی دیکہون مین کبہی پاڑ پہاڑ

دامن فرش زمین زور ہوا سے اوڑتا
تیغ کی طرح نہ دیتا جو جہنڈا گاڑ پہاڑ

گرم آہین جو مین دلسوختہ کہینچون دو چار
تیکی بہجاے ابہی جوش جنہین بہاڑ پہاڑ

۹	ردیف زای معجمہ	۹۰

بنگئی صور کے آواز گجر کے آواز
ہے جو چہری وصل کے شب مرغ سحر کی آواز

آنکہہ کی واسطے وہ چہرۂ نورانی ہے
کان کو چاہیئے اوس رشک قمر کی آواز

شوق ہے تیغ نظر کا وہ بنائین جو رنگ
کبہی نکلی نہ گئے مجہ سینہ سپر کی آواز

منزل راہ عدم دیکہیئے طے کیونکر ہو
ساتہہ کوئی نہ کہین کوس سفر کی آواز

تو دہ دلکو نشانہ نہ بنائین جانباز
کانمین آئے اگر تیر نظر کے آواز

جلسے وہ سرے کی تحریر ہے منظور نظر
لب تک آتی نہین مجہ خستہ جگر کے آواز

ظلم پر باد خزان نی وہ کمر باندہی ہے
لب فریاد بنے برگ شجر کے آواز

یاد آتی ہین جو اوس گلگلے نکلے پلکین
دل کو برماتے ہے مرغان سحر کی آواز

جوش ہم سمجہے کہ اب نامۂ جانان آیا
کانمین آئے کبوتر کے جو پر کی آواز

بی رخ گلگون آن قاتل بچشم من ہنوز
ولہ
غنچہ پیکان شاخ گل ہست در گلشن ہنوز

از دم تیغ فراق او نگردیدم ہلاک
ہست شاید در چراغ زندگی روغن ہنوز

بیخبر و شم ہمچو رعد و بیطپم مانند برق
از شرارت میگریزد یار ما از من ہنوز

آنکہ عاشق را ز شمشیر تغافل قتل کرد
گاہ سہواً ہم نمی آید سر مدفن ہنوز

شاید افتاد است چشمش بر گل رخسار یار
میکند در باغ بلبل نالہ و شیون ہنوز

زخم دل بی مرہم وصلش نخواہد شد بہم
چارہ گر بہر چہ جوئی رشتہ و سوزن ہنوز

جوش ہر دم مے شود وارفتہ ابروی دوست
شل دل ہرش کسے پیدا نہ شد دشمن ہنوز

۹۲	ردیف سین مہملہ	۹

ملی پہر قفس ملے پہر قفس ملے پہر قفس
نہیں ہی ہوس مجھے ہی ہوس مجھے ہی ہوس

کری جان تن سے اگر سفر تو سرا نیا ہو تری پاؤں تک
نہیں دسترس نہیں دسترس نہیں دسترس نہیں دسترس

تپ غم سی تہا جو مین نیمجان گئی چہوٹ ہی نبض
مری ہمنفس مری ہمنفس مری ہمنفس مری ہمنفس

جو وصال کے ہین عدو مخل تو خدا ہی ہے بیکسی کا
مرا داد رس مرا داد رس مرا داد رس مرا داد رس

بت بیوفا تو خدا سی ڈر سر حشر کہ مری قتل پر
نہ مگر کو کس نہ مگر کو کس نہ مگر کو کس نہ مگر کو کس

تری ہجر مین بت بیوفا چمن زمانہ ہے با فزا
مجہی ہے قفس مجہی ہے قفس مجہی ہے قفس مجہی ہے قفس

کہو ابر سے کہ خدا سی ڈر کبھی بیکسون کی ہے کشت پر
تو ذرا برس تو ذرا برس تو ذرا برس تو ذرا برس

رہی کیون نہ مشق ستمگری کہ دیا ہی حسن مین ایزدی
نہ ہا عس نہ ہا عس نہ ہا عس نہ ہا عس

۹۳	تری ملنے کی بت جنگجو ہے جوش کیا جو ہی آرزو مجہی ہر نفس مجہی ہر نفس مجہی ہر نفس مجہی ہر نفس	۱۱

آنکھوں کو ہے جمال خداداد کی ہوس
رکھتے ہیں کان آپ کی ارشاد کی ہوس

اللہ رے اشتیاق اسیرِ بہار مین
ہی بلبلونکو خانۂ صیاد کے ہوس

سودا ہے دلکو الفت مژگان یار کا
ڈوبے لہو مین نشترِ فصاد کے ہوس

حاضر ہین عاشقونکے دلِ پائمالِ غم
ظالم کچھ اور ہے تجھے بیداد کے ہوس

لایا ہے جذب صحبت یاران ہموطن
تھی ورنہ کسکو عالم ایجاد کے ہوس

معشوق غیر سے ہو عبث خواہش وفا
شیرین نے کیا نکالی ہے فرہاد کے ہوس

دنیا سے لے چلے کمر یار کے تلاش
ہستی مین دلکو ہے عدم آباد کے ہوس

ممکن نہین کہ جائی عدو کوئی یار مین
پوری ہوئی تھے کب دل شداد کی ہوس

تم چاہو تو بر آئے دل زار کے امید
مین کیا ہون کیا ہی بندۂ ناشاد کے ہوس

جبسی ہے اونکی تیغ تغافل کھنچی ہوئی
خواہش ہے مجکو موت کی جلاد کے ہوس

ای جوش شعر کہنے سے کسطرح دل پھرے
وہ کون ہے جسے نہین اولاد کے ہوس

۹۴	ردیف شین معجمہ	۱۷

اوس ماہ کے ہے ابروئی خمدار کی تلاش
ہی دلکو ایک منوبلے تلوار کے تلاش

اللہ رے اونکے خنجرِ خونخوار کے تلاش
ہی مقتلونمین اپنے گنہگار کے تلاش

یوسف کیطرح چاہ ذقن مین گرا دیا
تھی خضر راہ تشنۂ دیدار کے تلاش

دل مانگتے ہی الفت گیسوئی رشک دام
صیاد کو ہے بلبل گلزار کے تلاش

ہنگامہ کون حشر کا آنکھونسے دیکھتا
مدنظر نہ ہوتے اگر یار کے تلاش

باغ جہان مین سبزۂ بیگانہ کی روش
خواہش نہ گل کے ہی نہ مجھے خار کی تلاش

مشتاق اپنے کان مین آواز یار کے
رکھتے ہی آنکھ روزنِ دیوار کے تلاش

موسی کیطرح شوق مین آیا ہے طور پر
دیکھین تو آپ طالب دیدار کے تلاش

پہلو مین دلکو کاٹ کی ڈہونڈہا جگر کو بہی
اللہ ری تیغ ابروئی خمدار کی تلاش

دلال بنگئے ہین جو انکے دلو لے مال
یوسف کیطرح اونکو ہے بازار کی تلاش

مضمون کمر کا ہاتہہ نہ آیا کسی طرح
ملک سخن مین فکر نے بیکار کے تلاش

بندہ ہون ایک بت کا کہونگا خدا سے مین
ہوگی جو روز حشر گنہگار کے تلاش

بجرم چلکے قتل کئے مجہ ہونکے طرح
تہی خوب ملک عشق مین سرکار کی تلاش

مضمون بندہی مین مصحف رخسار یار کے
حافظ کو کیون نہ ہو مری اشعار کی تلاش

پایا دہن نہ نقطۂ موہوم کے طرح
اس دائرے مین صورت پرکار کے تلاش

موسی سے ہمکلام ہو ہمسے خموشیان
رہتے ہے رات دن اسے اسرار کے تلاش

آئی یہان عدم سے چلے پہر عدم کو جوش
اللہ ری تنگئے دہن یار کے تلاش

۹۵	ردیف صاد مہملہ	۹

ایکساعت مین ہزارون مرتبہ بدلا خواص
کیا مزاج یار تہا اس چرخ گردانکا خواص

وہ مسیحا اوسپر عاشق ہوا اب موہیے
راستی اختر تقدیر کا اولٹا خواص

اسکا عاشق ہو بنا وحشت نی چومی اوسکی پانو
ای پری زلف مسلسل کا عجب دیکہا خواص

ایفلک آہو نہین ہے خاصیت نار جحیم
ہی ہماری اشک کی قطری مین دریا کا خواص

جبسی اب باندہی ہے ظلم وجور پر تونی کمر
اگلے بہی او بانے بیداد ایسا تہا خواص

ڈہونڈتا پہرتا ہے جو اوس نوجوانکو رات دن
پیر گردون نی بہی سیکہا آج کل میرا خواص

تابش خورشید عارض دیکہتے ہی اوڑ گئے
تہا شب وصل بت مہرو مین پاریکا خواص

غم نہین ایدل ترقی ہے تنزل ہے اگر
دیکہنی ہونگے زمانے کی ابہی کیا کیا خواص

نوجوانی مین جو فرمائی ہے عزلت اختیار
جوش تم ہے خوب سمجہے زال دنیا کا خواص

۹۶	ردیف ضاد معجمہ	۱۱

منظور ہے جو قاتل خود کام سے غرض
پھر دلکو عیش و راحت و آرام سے غرض

کچھ دود شمع طور سے مطلب نہین اونہین
جنکو ہے اونکی زلف سیہ فام سے غرض

مانند زلف عشق مین جشانہ بدوش ہون
سامان کی آرزو نہ سرانجام سی غرض

محو جمال عارض و گیسوئے یار ہین
کیا کام صبح سے ہمین کیا شام سی غرض

میری لبونسی وہ لب جان بخش و ہین
خمیشی سے مدعا ہے نہ کچھ جام سے غرض

اوس آنکھ کے ہین دیکھنے والو نہین ایفلاک
کسکو یہان ہی گردش ایام سی غرض

محو جمال حسن ہین دیوانگان عشق
مطلب ابتدا سے نہ انجام سی غرض

سنکی پیام وصل خفا ہین تو خوش رہین
غصے سے کیا ہے اپنے ہمین کام سی غرض

دل چاہتا ہی اونسے زبانی ہو گفتگو
قاصد کسی ہے نامہ و پیغام سے غرض

ظاہر نگین کے طرح رہین سینہ کاویان
ایدل جہان مین ہے اگر نام سے غرض

ای جوش دلکے شوق سے کہتی ہین شعر ہم
مطلب نہ خاص سے نہ ہمین عام سے غرض

۹۵	ردیف طای مہملہ	۱۲

پیدا ہو خاک نرگس جادو سی ارتباط
دشوار آدمی کو ہے آہو سے ارتباط

ایدل برا ہے گیسو و ابرو سے ارتباط
ہمکو ہے بوے سنبل گیسو سے ارتباط

بونا ہماری قبر پہ شاخ نہال سرو
تھا زندگی مین اک قد دلجو سے ارتباط

خواب و خیال تکیۂ زانوئی یار ہے
اب چاہیئے ہے گور کی پہلو سے ارتباط

پلہ بندہی وہ غیر کے میزان کہان ٹہی
ای سر بڑہا دی سنگ ترازو سی ارتباط

بار غم فراق سے ایسا جھکا ہے سر
ہی اب جبین کو تکیۂ زانو سے ارتباط

دولت سرائی یار مین جب باریاب ہون
پہلی بڑہائین اوسکے سگ کو سے ارتباط

کیا خاک نید آئیگی پہلوی قبر مین
تہا سر کو اونکے تکیۂ زانو سے ارتباط

ہمکو صدائی قلقل مینا پسند ہے
ہو صوفیونکو نعرۂ یاہو سے ارتباط

کیونکر نہ پیچ و تاب ہو دلکو برنگ لف
شانہ بڑہائی یار کے گیسو سے ارتباط

مدنظر ہین جوش سے جو بی نیاز یان
جاتا رہا ہے یار کے قابو سے ارتباط

۹۸	ردیف ظای معجمہ	۱۱

جمال گل سے جو بلبل ہے باغبان محظوظ
وصال یار سے ہون مین بہی ہر زمان محظوظ

عجب طرحکے زن فاحشہ ہی یہ دنیا
نہ اس سے پیر نہ لڑکا نہ نوجوان محظوظ

وہ انقلاب سی اہل زمین نے پائی رنج
نہین ہے خاک کوئی زیر آسمان محظوظ

گلو نپہ اوس پڑی عندلیب نالان ہی
چمن مین پہرتے ہین صیاد و باغبان محظوظ

مین وہ شکار زبون ہون کہ میری صید کی
نہین ہے تیر فگن صاحب کمان محظوظ

دفور غم ہی وہ ہر اک کی چار عنصر مین
مغل نہ شیخ نہ سید نہ کوئی خان محظوظ

زمین سکوت مین ہے آسمان گردش مین
تو یکو رنج ہے رہتے ہین ناتوان محظوظ

تمام دہر یہ طرفہ طلسم حسرت ہے
کسی کو رنج و الم ہے کوئی یہان محظوظ

جمال پاک جو دیکہے وہ آنکہ روشن ہے
جو وصف یار مین تر ہو وہ ہی زبان محظوظ

تلاش و فکر ہو کیا خاک شعر گوئی کے
دفور غم مین ہنسے دل ہوا جان محظوظ

دعا خدا سے یہ ہے جوش حسنین والد کے
رہین جنانین محمد مقیم خان محظوظ
یعنی بہشت

۹۹	ردیف عین مہملہ	۱۰

دیکہین تو ذرا آکے پتنگے جگر شمع
اف بہی نہین کرتی ہے جو کٹتا ہی سر شمع

اوٹھ جاتا ہے محفل سے ترا پاسفر شمع — آتا ہے ترا بزم مین یا ہے گذر شمع
پر بھی تو اونہیں کے لیے جی کھوتی ہے جلکے — کیونکر نہ پتنگے رہیں قربان سر شمع
اچھا نہیں اے رشک قمر شب کو نکھرنا — دیکھو کیے دیتے ہین بلا ہے نظر شمع
پروانونکے ساتھ اوڑینگے تری بزم مین آکے — بلبل کیطرح ہوتی اگر بال و پر شمع
کب آگ مین گرنے سے ڈرے عاشق جانباز — پروانیکو اصلا نہیں خوف و خطر شمع
پیرہمین نکل جائے نہ کیون جان بدن سے — محفل مین نہیں صبح کو رہتا اثر شمع
پروانہ بھی سرشار ہے محفل مین تمہاری — کچھ شمع خبر اوس سے نہ اوسکو خبر شمع
ہے باعث رسوائی گل چاک گریبان — ہے دود دل و شہک روان پردہ در شمع
یاد رخ روشن مین جو یہ روتی ہے اے جوش — باقی نہ رہا نام کو نور نظر شمع

١٠ جدید ١٣

ہے مہ عارض کی تیری طالب دیدار شمع — شام سے آتی ہے جو ہر بزم مین بیدار شمع
عشق پروانہ مین سر کٹواتی ہے اے یار شمع — ہے صف عشاق مین منصور ساں سردار شمع
آتش رخکا تمہاری عشق پنہان ہے اسے — اس سبب کہتی ہے تن محزون و جسم زار شمع
مہر تابان روئے روشن نجم گردون خال رخ — ہے ید بیضا ہتیلی ساق پائے یار شمع
سامنا ہوگا جو اونکے عارض پر نور سے — سرد ہو جائیگی تیری گرمیٔ بازار شمع
ہست و بود عاشقان بھی ہے جو نہیں اک شعلہ رو — جسطرح دنیا مین آتی ہے مسافروار شمع
پردۂ فانوس مین رہتی ہے پنہان اسلیئے — سہہ نہیں سکتی تمہاری گرمیٔ رخسار شمع
دیکھکر آئینۂ رخ ایسی حیران ہو گئی — ہل نہیں سکتی جگہ سے بنگئی دیوار شمع
جلوۂ رخسار تیرا دیکھنے آتی ضرور — اپنی عذر لنگ سے ای یار ہے ناچار شمع

ہمسری کی تہی تمہارے آتشین رخسار سے — اسلیے لٹکائی جاتی ہے سر بازار شمع
خاک ہی میرے نظر مین تجہہ بن ایرشک حسن — بزم عشرت جام شیشہ بادہ گلنار شمع
جہانکتا ہے اپنے مشتاقونکو وہ رشک قمر — یا یہہ روشن ہے قریب روزن دیوار شمع
شعلہ حسن صنم کی مدح خوان ہوتی ضرور — گر زبان حال رکہتی لائق گفتار شمع
بزم عالم مین اسے کس ماہ کا ہی انتظار — چشم اختر کیطرح رہتی ہے جو بیدار شمع
ہی یونہین ہستی مین بہی بیفائدہ حرص شباب — جسطرح جسے صبحکو ہو جاتی ہے بیکار شمع
رہتی ہے جو اشک ریزان شعلہ افشان رات بہر — سوگ مین کس کے ہے شل جوش ماتمدار شمع

١٠٠١	ردیف غین معجمہ	١٢

وہ مہ جو بام پر اپنے کبہی جلائے چراغ — مثال نیر اعظم چمک دکہائے چراغ
مزار عاشق بیکس پہ چاہیے کیا شمع — کہ دل ہی سینہ مین جلتا ہے خود بجائے چراغ
نہان ہو دامن فانوس مین ندامت سی — جو روبرو رخ روشن کی شیکو آئی چراغ
شب فراق مین شمع سحر سے بدتر ہے — برنگ نجم فلک گو چمک دکہائی چراغ
ہوا بندہی ہے وہ شمع عذار جانان کی — مقابلہ ہو تو خجلت سے جہلملائے چراغ
دکہائی کچہ نہین دیتا خلل دماغ مین ہے — ہوائی عشق نے سب عقل کے بجہائی چراغ
وہ مہ جبین جو شرارت سی پہونکدی شب وصل — برنگ مشعل خاور فروغ پائی چراغ
مزار کشتۂ شمع گل عذار پہ وہ شوخ — نہ آئی پہول چڑہانے کبہی نہ لائی چراغ
دہوئین سے مشک ختن کے جو آئین خوشبو مین — تمہاری زلف کا روغن کہانسی لائی چراغ
بنا ہی نور سے یہہ وہ ہے آتش سوزان — کہان صباحت عارض کہان ضیائی چراغ
وہ شمع رو جو سدہارا ہے سمت کلکتہ — ہوائی لکہنؤ نے حسن کے بجہائے چراغ

نثار شمع رخ ہمیشال جوش بہی ہے
ہزار دسے جو پروانی مین فدائی چراغ

۱۰۲	ردیف فا	۱۲

چشم پرنم جانہ ایدل کوئے قاتل کیطرف
جین بارش مین کوئی جاتا ہی منزل کیطرف

طالب امداد ہون ای بادشاہ ملک حسن
آمد فوج الم ہے کشور دل کیطرف

حال عاشق کا نہین سنتی سوائی ذکر غیر
حق سی نفرت ہی او نہین راغب ہین باطل کیطرف

اس محبت کا برا ہو دوست دشمن ہوگیا
دل لئیے جاتا ہے مجکو کوئے قاتل کیطرف

کشمکش مین جان ہے دو نوبت لجب پہ ہین
زلف مشکین دیکھیے یا دیکھیے تل کیطرف

نور ساق یار پروانو نکو جو آئے نظر
آنکھ اوٹھا کی بہی نہ دیکھین شمع محفل کیطرف

قیدی چاہ ذقن بنتا ہے دل شل ملک
جا نکلتا ہون جو اوس رخ ہرہ شمائل کیطرف

حسرت دیدار مین نکلی یہ کہکے تن سی روح
پہر کی بہی دیکھا نہ ای سفاک بسمل کیطرف

کفر سے باز آؤ نکلو دیر سے تم ای بتو
لاؤ اب تشریف میری کعبۂ دل کیطرف

یاد آتی ہے شمیم سنبل گیسوئی یار
جب صبا لاتی ہے بوئی گل عنادل کیطرف

لیگئی قسمت جو مت سرزمین کان پور
جائین گے بیشک زیر عرش منزل کیطرف

ہوتی ہے عدو روتی مین حال جوش پر
سر بکف جاتا ہی جسدم کوئی قاتل کیطرف

۱۰۳	جدید	۱۱

قصر و باغ جان مین ہی جبسے ہوائی زلف
ہر شب ہی میرے گہر مین نزول بلائی زلف

چہوٹا نہ ای پری جو ہوا ابتلائی زلف
دام بلا سے کم نہین کچہ حلقہائے زلف

لیجی بیاض صبح پہ تحریر وصف رخ
اوراق شب پہ لکہیی مفصل ثنائی زلف

ہو نکر نہ کہائی پیچ بگڑ کر دل حزین
شانی سے جب وہ قاتل عالم بنائی زلف

سو طرح کے ہین پیچ خموشی ہی خوب ہے
کہنا نہ ای زبان کبھی قصہ ہائی زلف

گہیرے ہین دو بلائین مجھے کیا ہو زندگی
خط پر نثار جان تو دل ہے فدائی زلف

دیتی ہے پیچ وہ یہ لگاتا ہے گولیان لٹ
کیا حال خالِ رخ کہون کیا ماجرائی زلف

آجائیگی کمر ہین لچک ڈر یہ ہے مجھے
کہدو نہ اسقدر وہ پری و بڑہائی زلف

گویا زبان شانہ اگر ہو تو دی صدا
آؤ مسافرو کہ ہے خالی سرائی زلف

بوسہ جو لون ہین عارض پر نور یار کا
غیرت سی شل یار سیہ پیچ کہائی زلف

گو شانہ اپنا پنجۂ شل ہو ہزار بار
ممکن نہین کہ جوش کبھی ہاتھ آئی زلف

۱۰۴ ردیف قاف ۱۱

سیکڑون آئی ہزارون ہی سدہاری مشتاق
ہم مگر آج تک ایجان ہین تمہاری مشتاق

عوض نفع اوٹہائینگی خساری مشتاق
لین نہ اقلیم محبت کو اجاری مشتاق

شاید آجائی نہانی کو وہ بحر خوبی
اسلئے جمع ہین دریا کے کناری مشتاق

دید کا شکی وہ پیغام یہہ فرماتی ہین
اک وہی تو ہین زمانے مین ہماری مشتاق

تمنی عذر فسے دکھایا نہ رخ نورانی
مر گئے حسرت دیدار مین ساری مشتاق

زلف برہم ہی پریشان نہایت اوترک
دل صد چاک کی شانی سے سنواری مشتاق

دیکھنی عرصۂ محشر ہین گئی سوئی حبیب
مر مٹے جاندی ہمت کو نہ ہاری مشتاق

چشم بد دو عجب حسن ہے سبحان اللہ
سیکڑون صورت سو سے ہین تمہاری مشتاق

تیغ سی کاٹ کی سر پاؤن پر رکہدین اوترک
ابروئی چشم کی دیکہین جو اشاری مشتاق

اندہری دشتی وہ دیوانہ سڑی سودائی
اب تو ان نامو نسے جاتی ہین پکاری مشتاق

دو نو جانب سی برابر ہے محبت ای جوش
اونکی مشتاق ہین ہم وہ ہین ہماری مشتاق

١٠٥	جدید	١٢

اے طبیبو جسکو ہو آزارِ عشق ہے
پائی صحت خاک وہ بیمارِ عشق ہے

الفت زلف بتان کیا ترک ہو یہ
مین ہون اے رب بندۂ سرکارِ عشق

ناخن تدبیر وصل گلرخان ہے
کھینچ لیگا دلسے میرے خارِ عشق ہے

اوسکے حامل حضرتِ انسان ہوئے
آسمانسے جو نہ اوٹھا بارِ عشق ہے

چشم تر ہے خشک لب ہے زرد رنگ
کیا چھپاؤن ہین عیان آثارِ عشق ہے

خاک ہئی جلکے پروانی کی طرح
شمع سان یون کیجئے اظہارِ عشق ہے

سینہ پر داغ کی لازم ہے سپر
دید کے قابل ہے یہ گلزارِ عشق

اہل عالم کی نظر مین ہون سبک
سر پہ جبسے اوٹھایا بارِ عشق

ہے دل سوزان مین اوس رخکی ضیا
نور سی کچھ کم نہین ہے نارِ عشق ہے

جنگ عاشق ابروئے خمدار کا ہے
دل نے کھایا خنجر خونخوارِ عشق ہے

ایک کو ہے رنج راحت ایک کو
عاشقو اونکی یہ ہین کردارِ عشق ہے

گر تلاش اوس یوسف ثانی کی ہے
جوش چلئے جانب بازارِ عشق ہے

١٠٦	جدید	١٠

ابتدا مین ہو اگر معلوم کچھ انجام عشق
پھر نہ لی بھولسے بھی انسان ہرگز نام عشق

پاس ایمان ہے اگر الفت بتونکی ترک کر
کفر کہتے ہین جسے اے دل وہ ہے اسلام عشق

جان دیدی اوس لب شیرین پہ مثل کوہکن
یہ تقاضائے محبت ہی ہے پیغام عشق

جس مصیبت سی بسر ہوتی ہے شب بیمار کی
اوس سے کچھ بڑھکر گذرتے ہین دلا ایام عشق

پسلی ذرہ نہین اوسکے کرتے جوشن مین
دیکھ لی تو ہے بلند اسدرجہ اہل بام عشق

منہ کو موڑین الفت گیسو و رخ سی کسطرح
عاشقونکی واسطی ہے ایک صبح و شام عشق

ہی نشان حسن اگر اونکے سبب سی ہر ہین
دفتر عالم مین میری ذات سی ہے نام عشق

اوسپہ ظاہر ہو گئی کیفیت اسرار غیب
شوق سی جسنے پیا جام مئے گلفام عشق

خال و گیسو کی محبت ترک کر ای مرغ دل
زہر ہے یہ دانۂ الفت بلا یہ دام عشق

وہ ہماری خانۂ دلکے طرح ویران ہو
جس مکانمین جوش ہم ہون کو بہی آئی نہ نام عشق

ردیف کاف تازی

۱۰۷ ۱۵

گذرا نہ اسطرف سی وہ شہسوار اتبک
برباد راہ مین ہے اپنا غبار اتبک

اعضا مین سرد اپنے گرمی سوز غم کی
ہی ہڈیونکے اندر لیکن بخار اتبک

سینی مین دم ہے آنکھین در کی طرح کھلی ہین
آنیکا ہے کسیکی یہ انتظار اتبک

ای نخلبند گلشن افسوس کر مین سڑی ہون
کیون باغ مین نہ آئی فصل بہار اتبک

سوز تب درون نی سب قصر تن جلایا
یاد مژہ مین آنکھین ہین اشکبار اتبک

دور فلک نی ہمکو گو خاک مین ملایا
ہی قدر دانکے آگی وہ ہی وقار اتبک

کل تونے وصل کے شب وہ می پلائی ساقی
دن ہی مگر نہین ہون مین ہوشیار اتبک

ہم خاک مین ملے بہی نقش قدم کیصورت
نکلا نہ اونکے دلسے ہرگز غبار اتبک

مدفون ہے جیسی لاشہ مجہ سوختہ جگر کا
کیسا شرر فشان ہے سنگ مزار اتبک

اوس شعلہ رو کی جبسے یاد آگئی شرارت
سیماب کی طرح ہی دل بیقرار اتبک

وہ صبح گم ہمارہی آئی شب جدائی
نکلی نہ قصر تن سی کیون جان زار اتبک

فرما رہی ہین جیسے جور و ستم وہ ایدل
حاضر ہے بندگی مین یہ جان نثار اتبک

باغ جنانکے جانب ہی قصد بلبل جان
آیا نہ دیکھنے کو وہ گلعذار اتبک

اک وہ خفا ہین جیسے یہہ بہی طبیعت ہین انکی جو ہوش و حواس عقل و صبر و قرار ہے تنگ
جوش جنون جو مجکو ای جوش حکم دیتا جیب قبا مین رہتا کیا کوئی تار باجنگ

۱۰۸	ردیف کاف فارسی	۹

سر پہ ہے جن کیطرح عشق پریزاد الگ افعئی زلف سیہ در پئے بیداد الگ
آشیان باغ مین کسطرح بنائی بلبل خوف گلچین ہے جدا دہشت صیاد الگ
عشق بازی مین کسی کا بہی نہین ایک طریق مذہب قیس الگ بات فرہاد الگ
چشم ترسے ہی جدا چار طرف رسوائی صدمے دیتی ہین مجھے یہہ لب فریاد الگ
یاد موئی کمر یار مین عنقا کی طرح اک زمانے سے ہی یہہ عاشق ناشاد الگ
اصل اور نقل مین دیکھو نہ کبھی یکرنگی باغ فردوس الگ گلشن شداد الگ
مدد ای خالق جان رحم کی جا ہی مجہ پر سامنے موت الگ فرق پہ جلاد الگ
سالک منزل الفت ہو نہین ایسر و روان راہ مجذوب الگ کوچۂ آزاد الگ
راتدن سولی پہ اوقات بسر ہوتی ہے جبسے ای جوش ہے وہ غیرت شمشاد الگ

۱۰۹	ردیف لام	۲۵

کم سنونکو نا مناسب ہی پہنا ہار پھول تو کبھی سونگھا نکر او غیرت گلزار پھول
افسر شاہی یہان بہی سر پہ ہے داغ جنون ہین وہان اوس شوخ کے جو طرۂ دستار پھول
کل جو نکلا باغ سے وہ رشک گل دامن کشان پیرہن پر زیب اوڑانیکو ہوئے طیار پھول
مین شہید ناز چشم یار ہون ای باغبان نرگس شہلا کی تربت پہ چڑھا دو چار پھول
جس روش پر پاؤن رکھا شل ابر نو بہار فیض کفش پاسی اوسکے بنگیا ہر خار پھول
لیچل ابتو ای ہوائی شوق بزم یار مین ناتوانی سے بنا ہی اپنا جسم زار پھول

تیرا جاتا ہو جو اوس محفل مین کہنا ای صبا
آج تیری عاشق شیدا کی ہین ای یار پہول

ہجر مین اوس غیرت گلزار کی ای مہجور
چاہیے کسکو گلابی ہے کسے درکار پہول

نخلبند گلشن عالم نے اے رشک چمن
اپنے ہاتہو نسی بنایا ہے ترا رخسار پہول

باغ مین بی یار جاتا ہون تو آتی ہی خزان
خشک کر دیتی ہے میری آہ آتشبار پہول

بہر آرایش وہ گل رکھتا ہے پاس آئینہ ہون
آئینہ شانہ مسی پان عطر سرمہ ہار پہول

ایک ہی کین نہ باغ حسن مین گلچینیان
لیگئی بہر بہر کے دامن حاسد و اغیار پہول

فیض ابر نو بہار انسے یہ ہے نشو و نما
بیگئی گلزار مین خار سر دیوار پہول

عارض گلگون نہین ہی وجہ زیر چشم یار
سونگہتی ہین واسطے تفریح کی بیمار پہول

حد سے باہر جو ہوا رسوا ہوا وہ دہر مین
باغ سے نکلے تو آئی جانب بازار پہول

اوسکے رخکے ہم نہین لکہتے ہین مضمون آبدار
یہہ اوگاتا ہے ہمارا کلک گوہر بار پہول

چشم میگون بت گلفام کا ہون شیفتہ
پہول کی ساغر مین دے ساقی مجہی گلنار پہول

بوستان دہر مین گلدستۂ خوبی ہے یار
زلف سنبل چشم نرگس غنچہ لب رخسار پہول

فصل گل ہے بہٹیان آباد ہین خوش ہین کلال
کیفیت دیکہی پیے جی بہر کے ہر میخوار پہول

غنچۂ دل کیون نہ پژمردہ ہو ہنسکر رقیبین
رات بہکے صبح کو ہو جاتے ہین بیکار پہول

اونکی الطاف و عنایت مین بہی کاوش ہے شریک
میری تربت پر چڑہائے بعد مردن خار پہول

فصل گل کا کوچ ہی گلشن سے آتی ہے خزان
بلبلین آگاہ ہو جائین ہین ہوشیار پہول

کیا بنا گر ہار جوڑی پر لپیٹے آپنے یہ
دیکہین جو صاف بوئی نافہ تاتار پہول

مین وہ نخل خشک ہون اس بوستان دہر مین
نام لینے کو نہین ہین جس مین برگ و بار پہول

بزم مین اے جوش گل آیا جو وہ رشک بہار
دست و پا اپنی خوشی سے لگئے یکبار پہول

ستم اوٹھائیگا او گل ہزار میرا دل
نہ تجھسے پھیر لگا منہ ایکبار میرا دل

ولہ

یہ بت ہین دشمن ایمان و جان و صبر و قرار
نہ عاشق انکا ہو پروردگار میرا دل

رکھا ئیو نہ فسے جو یہ جبر پھیرسا دیتے ہو
تمہارے پاس تہا کیا مستعار میرا دل

کہ جسکے گیسو و عارض کا اسکو سودا ہے
نہین ہے آپ مین لیل و نہار میرا دل

مثال آئنہ یکسان ہے دوست دشمن سے
صفا ہے کچہ نہین رکہتا غبار میرا دل

نہ کیونکر اوس شہ خوبی پہ جان دی اپنی
دیار عشق مین ہے باوقار میرا دل

بتونکی خال سیہ فام و زلف شکین پر
فدا ہے جان مری اور نثار میرا دل

سمند ناز کی ہر دم جو شوخیان ہین یہی
لبھائیگا وہ بت شہسوار میرا دل

تڑپ رہا ہے جو سینے مین [illegible]
یہ کسکی واسطے ہے بیقرار میرا دل

بنائیون گل بازیکی طرح تو پامال
پلا ہے ناز و نکا ای گلعذار میرا دل

اسیر زلف پری بنکے کیون بلا مین پہنسے
جو جبر کچہ بھی کرے اختیار میرا دل

ہزارون داغ دیئے تجکو ایک ظالم نے
کریگا روز جزا یہ پکار میرا دل

حسین سمجھتے ہین پہولونکا اسکو گلدستہ
بنا ہے داغون سے وہ داغدار میرا دل

سوا بتونکے سلیمانکی بہی نہین سنتا
ہوا کے گہوڑے پہ اب ہے سوار میرا دل

کبھی نہ جائیگی یہ الفت گل رخسار
اگر اوٹھائیگا صدمے ہزار میرا دل

۱۱۱	نہین کہا و تعجب کی جہوٹی جوش تمہارا مجکو نہین اعتبار میرا دل	۱

باغیون نے لیکی بہیجے ہین تمہارے پاس سے پہول
قتل فرما نہ مجھے رہنے دو بسمل قاتل

مطلع
کیون نظر آئین نہ آنکھونکو مری ڈہیلے سے ہول

ولہ
لذت زخم اوٹہاتا ہے مرا دل قاتل

جانی والی ہین عدم کو ترے بسمل قاتل
وقت رخصت کا ہے لے اپنو گلے مل قاتل

حلقۂ زلف سے نکلے گی نہ گردن تا زیست
تنگئی طوق گلو اب یہہ سلاسل قاتل

شاخ گل تیغ ہے ای یار چمن مین تجھ بن
ہے مرے جان کو آوازۂ عنادل قاتل

یہہ وصیت ہی پس مرگ بنانا تو وہ
کہ پہنچ جائے ٹھکانے پر مری گل قاتل

جاکی ویرانۂ دشت عدم آباد کری
لیلئی روح کو مل جائے یہ محمل قاتل

غم یہ ہے منہ تری تلوار کا مڑ جائیگا
سخت جانی سی ہین سب عضو بدن سل قاتل

برش تیغ نے کی قطع رہ کوچۂ زیست
آج پہنچے یہ قدم بر سر منزل قاتل

تیغ ابرو ہے نگہہ تیر ہے باتین چھریان
چشم سفاک ستمگار مژہ تل قاتل

توڑ دیکھے تو کوئی تیر نگہہ کا تیرے
دل جگر دو نون ہے طائر بسمل قاتل

تجھسا سفاک زمانی مین نہ دیکھا نہ سنا
سر بکف ہم بھی پھری سیکڑون منزل قاتل

کیون جبین پر ہے شکن سخت مجھی حیرت ہے
دیکھا آئینے مین کیا اپنا مقابل قاتل

قید ہستی سے رہائی ہے تری تیغ کے ہاتھ
تو اگر چاہے تو آسان ہو یہہ مشکل قاتل

تیرے مشتاق شہادت کی یہان فوج ہے لاشر
کہہ رہا ہے دہن گور رجو قاتل قاتل

جوش کو پار اوتاریگا تری تیغ کا گھاٹ
بحر الفت کا یہی ایک ہی ساحل قاتل

۱۱۳	جدید	۱۲

ضعف ہی طاقت اگر دی مجکو یزدان آجکل
دست وحشت سی کرون پرزی گریبان آجکل

پھر ہوا ہی مجکو عشق تیر مژگان آجکل
دل مین پھر چبھنے لگا کچھ مثل پیکان آجکل

رو رہے ہین کیونکر نہ منہ پر رکھکے دامان آجکل
بی سبب روپوش ہی مجھسے وہ جانان آجکل

آہوئی چشم صنم کی اسقدر شہرت اوڑی
چھوڑ کی بھاگی ہرن کوہ و بیابان آجکل

گیسو و آئینۂ رخسار جاناں نے ہی عشق — اسلیئے رہتا ہون حیران و پریشان آجکل
توجو آیا میری گھر آرام کی صورت ہوئی — بعد مدت کی پڑی ہے مجکو جانان آجکل
مجکو دربانی ملے اوس حور کی دروازیکی — شکر خالق بنگیا ہین رشک رضوان آجکل
اوس رخ پر نور پر ایدل ہی کب خال سیہ — ربط باہم رکھتی ہین ہندو مسلمان آجکل
باغ مین فصل بہار آئی ہے کیا ای ہمصفیر — مثل گل رہتے ہین میری زخم خندان آجکل
راتدن وصلت نہین ملتی ہے رونیسے مجھے — تر رہا کرتے ہین دامان و گریبان آجکل
گرم کر پہلو مرا او شعلہ رو بہر خدا — مفت جاتی ہین سیہ ایام زمستان آجکل
ہین پریرویان عالم تابع فرمان مرے — جوش ہون مشہور ہین رشک سلیمان آجکل

۱۱۴ — جدید — ۴

وہ پری پیکر خفا ہے آج کل — جان جاناں ہاں روا ہے آج کل
گریہ و زاری نہ ہو کیون راتدن — یاد چشم فتنہ زا ہے آج کل
ہجر جاناں بنکے آیا ہے اجل — زندگی کا لطف کیا ہے آج کل
پھر چلے ای جوش صحرا کی طرف — پھر جنون ہمکو ہوا ہے آج کل

۱۱۵ — ردیف میم — ۹

اوس جنگ جو کی سامنی ہاں خوف جانسے ہم — جو دل مین ہے وہ کہہ نہین سکتی زبانسے ہم
سب دوستون کو چھوڑ کے اوٹھے جہانسے ہم — یوسف کی طرح چھوٹ گئی کاروانسے ہم
ایجان راتدن کے جو ظلم و ستم سہے — دل اسطرح کا ڈھونڈہ کی لائین کہانسے ہم
کھینچے وہ چلے الفت تیر نگاہ مین — ہو کر خمیدہ بنگئے آخر کمانسے ہم
ایدل ہوئی جو ہمت عالی شریک حال — جائینگے بام یار تک اس نردبانسے ہم

ایجان اچھی طرح نہ دو جی بھر کے گالیان
تمکو برا کہین گے نہ اپنی زبانسے ہم

کی ترک دل سے الفت شمع عذار یار
مدت ہوئی نکل گئے اس دودمانسے ہم

گریان یہ نالہ کش ہین وہ الفت مین آنکھ
کہاتین نہ رشک کو دکن پیرو جوانسے ہم

۱۱۶
کہتے ہین وہ کہ دولت وصلت نہ پائی
ای جوش ہاتھ کھینچ لین جو دیانسے ہم
۹

ہونگے نہ اونکے دید سے اب کامیاب ہم
روئین گے جان کو دل خانہ خراب ہم

چپ ہو رہو گے تم جو سوال وصال پر
لے لینگے بوسہ دہن لاجواب ہم

عیش شب وصال حسینان دہر کو
ہر صبح اپنے دلمین سمجھتے ہین خواب ہم

کیا کیا ذلیل و خوار ہوئے ملک عشق مین
ہاتھون سے تیرے ایدل خانہ خراب ہم

غیرون سے ہم پیالہ ہے ساقی وہ بادہ نوش
کیا ہون شریک جلسۂ دور شراب ہم

ہے مانع نظارۂ رخسار رشک مہر
رونے سے تیرے تنگ ہین چشم پر آب ہم

دی جان ایک طفل تغافل شعار پر
کیا مفت کھو کے بیٹھے ہین عہد شباب ہم

تا زندگی تو نے رہے سائل وصال
دینگے خدا کو حشر کے دن کیا جواب ہم

پایا اگر نصیب سے ای جوش دسترس
لوٹین گے اونکی دولت حسن شباب ہم

۱۱۷
ردیف نون
۱۰

زاہد و شیخ و صنم گبر و مسلمان پانچون
عشق رکھتے ہین ترے حسن کا یکسان پانچون

عیسیٰ و خضر و سلیمان و کلیم و یعقوب
تیرے مشتاق ہین یہ ای مہ کنعان پانچون

یوسف و لیلیٰ و عذرا او دمن آئینہ
روبرو عارض جانانکے ہین حیران پانچون

ناز و انداز و ادا شوخی و طرز رفتار
ای پری رو ہین مری جانکے خواہان پانچون

صوفی و برہمن و مومن و گبر و ملحد ہمہ
لائین ہین مصحف رخ دیکھکی ایمان پانچون

سنبل و تار نظر موج و نسیم رگ جان
دیکھکے زلف کو رہتے ہین پریشان پانچون

یاس و اندوہ و الم کاوش غم حسرت وصل
خانۂ دل مین ہمارے ہین یہ مہمان پانچون

ماہ و خورشید و گل و شمع ضیائے سر طور
ہین تمہارے رخ روشن سے پشیمان پانچون

قمری و سرو و چمن باد صبا بلبل و گل ہمہ
عشقمین تیرے ہوئے بے سر و سامان پانچون

۱۱۸
حافظ و سعدی و خاقانی و عرفی و کلیم
جوش قائل ہین ہماری یہ سخندان پانچون
۸

مجہ جان بلب کی پاس سے جاتی ہو گہر کہان
پہر تم کہان یہ عاشق خستہ جگر کہان

مدہوش ہین وہ نشۂ حسن شباب سے
اپنی خبر نہین انہین میری خبر کہان

چہرا ودا اس بال پریشان زرد رنگ
ای رشک مہر جاکے رہے رات بہر کہان

دریا رواں ہین اشک مسلسل کے رات دن
لیجائیگی بہاکے مجہے چشم تر کہان

کہتی ہین کیا حضور کہ آئینگے وقت صبح
اس شب کو خاتمہ ہے ہمارا سحر کہان

آنیکا روز شب کی طریقہ تہا میرے گہر
تم آج دن کو اے مہ تابان ادہر کہان

کس سے کہین گے دل پہ جو آئینگی آفتین
پہلو سے اوٹہ کے جاتی ہو ای سیمبر کہان

۱۱۹
ہم جان بلب ہین کون سنے گا جواب خط
دیکہو تو جوش بیٹہہ رہا نامہ بر کہان
۱۵

جنونکے ہاتہہ سے پہٹکر گریبان آستین دامن
بنا الفت کی پردہ در گریبان آستین دامن

مہ پیارا میشوخ عشق کو گریبان آستین دامن
ہوا ہون تنگ سے سیکر گریبان آستین دامن

تری دوری مین پہٹ پہٹکر گریبان آستین دامن
بنے بہ رو بال چشم تر گریبان آستین دامن

جنون اسپند خال یار کرکے پھینک ہی دینا
سپند آتش مجمر گریبان آستین دامن

جنون تیرے بدولت ہاتھہ یہ ہمسی اوٹہا بیٹھے
محلہ شہر بستی گھر گریبان آستین دامن

بنی ہین ہنکڑی طوق و سلاسل تیرے دور مین
ہماری اے پری پیکر گریبان آستین دامن

جنون تیرے بدولت تار پیراہن نہین باقی
کہا فسو لاؤنین پر زر گریبان آستین دامن

جو پوچھین حال وحشت وہ تو خط دیکر دکھا دینا
لئے جا ساتھہ نامہ بر گریبان آستین دامن

جلا دینے پہ آمادہ ہے شوخی سے وہ شعلہ رو
بھگو دی اشک چشم تر گریبان آستین دامن

بہیگین مے سے اے می نوش اگر ہے پاس حسرت کا
برائے ساقی کوثر گریبان آستین دامن

براہ ضعف کا دست جنون قوت نہین پاتا
بہلا پرزی کری کیونکر گریبان آستین دامن

صفائی دست ترک جنگجو مین آئیگا دہبہ
نہ تر ہون خون سی ای خنجر گریبان آستین دامن

ہمین ہے شرم عریانی یہ بوسیدہ ہین ہے لڑکو
سمین گے کیا بہلا تیہر گریبان آستین دامن

پہکی ہی دوڑ دہوپ اوس ہرق وشکے شوق وصلت مین
پسینے سے ہین بالکل تر گریبان آستین دامن

۱۲ بہار آئی تو قبر وامق و فرہاد مجنون پر
چڑہا دون جوش خود جا کر گریبان آستین دامن ۱۲

دیکھین جو بلبلین مری نازک بدنکے پاؤن
پوچھین نہ زینہار عروس چمن کے پاؤن

ہم ہین وہ کم نصیب فراغت کہین نہین
پہلائے خاک سوئین گے اندر کفن کے پاؤن

پامال تیری چال سے شمشاد و سرو ہین
رکھہ اسطرح نہ باغ مین مغرور تنکے پاؤن

اوس پاہر وسا ایک نہ آیا اسے نظر
پھرتی ہی پھرتے تہک گئی چرخ کہن کے پاؤن

بہولا ہی چوکڑی تری آنکہونکے روبرو
حیرت سی گڑ گئے ہین زمین مین ہرن کے پاؤن

گر دو قدم چلی گامرے گلبدن کی چال
گہی سے ٹوٹ جائین گے سرو چمن کے پاؤن

دزد حنائی یار نگین لگے چوریان
کوئی بھی کاٹتا نہین اس راہزن کے پاؤن

کعبے سے اوس طرف بھی جو تقدیر لیگئے
یہ جانین گے دیر مین بت ہیان شکن کے پاؤن

پہنچا دیا ہی دشت مین وحشت کی جوش نے
زخمی ہوئی ہین گو مری کانٹو نسے ہین کے پاؤن

اوس بت کی پاس دیر مین پہنچا دی گر مجھی
آنکھو نسے مین لگاؤن ابھی برہمن کے پاؤن

۱۲۱
تکتا نہین غلام کبھی ہاتہ غیر کا
ای جوش اپنی آنکھین ہین اور پنجتن کے پاؤن
۱۴

جہانمین حشر کا سب اشتباہ کرتے ہین
جو آہ و نالہ تری دادخواہ کرتے ہین

کسی کو دیتے ہین پھانسی کسی کو زہر کا جام
غضب وہ گیسو و خط سیاہ کرتے ہین

ہزارونکو جانسے مرتے ہین لاکھون جیتے ہین
جدہر وہ آنکھ اوٹھا کر نگاہ کرتے ہین

ہمین خدا نے بنایا ہے بت پرستی کو
بتا تو شیخ ترا کیا گناہ کرتے ہین

تمہاری دولت دیدار کے ہین ہم سائل
نہ سیم و زر نہ طلب عز و جاہ کرتے ہین

کسی طرح نہین آتا قرار فرقت مین
جو ضبط کرتے ہین نالہ تو آہ کرتے ہین

ابھی ہے یوسف ثانی مرا بہت کمسن
وہ جانتا نہین کسطرح چاہ کرتے ہین

ہزارون جور اوٹھاتی ہین بیٹھتی اوٹھتے
برا ہو چاہ کا اونسے نباہ کرتے ہین

ہماری طرح جو گردش ہی راتدن پہ چرخ
کسی تلاش یہ خورشید و ماہ کرتے ہین

زکات حسن ملے بوسۂ لب شیرین
دعائے خیر ترے خیرخواہ کرتے ہین

نہ زلف پریشان نہ او صنم للہ
ہزارون دیکھکے حالت تباہ کرتے ہین

ٹھہر ٹھہر کی جو آتی ہین ہچکیان ای دل
وہ مجکو یاد مگر گاہ گاہ کرتے ہین

شب فراق مین جھپکی نہین ہماری آنکھ
ستارہ ہائے فلک کو گواہ کرتے ہین

۱۳۲
ہماری گہر مین جو آتی ہین وہ قدم اپکو جوش
تو اپنی آنکھونکو ہم فرش راہ کرتی ہین

صدسی باہر جسے ہم ایک قدم دیکھتے ہین
قدر اوسکی گل افتادہ سے کم دیکھتے ہین

کیا پیمبر کی طرح رتبۂ معراج ملا
آج کل عرش پہ حضرت کی قدم دیکھتے ہین

دل تو کیا ہے بخدا جان بہی دینگی اکدن
چند روز اور ابہی تجکو صنم دیکھتے ہین

ای فلک تجسے مین کیا دولت دنیا مانگون
دست دونا کہین ارباب ہمم دیکھتے ہین

گبر و نخوت کی ہوا جنمین بہری تہی کل تک
آج ہیہات وہ سر زیر قدم دیکھتے ہین

دست اندازی قزاق اجل ہے بیکار
ہاتہہ رکہکر مرے سینی پہ دودم دیکھتے ہین

جوش کس ماہ کی الفت ہی تمہین افزون
چرخ مین صورت افلاک جو ہم دیکھتے ہین

ولہ

۱۳۳
جستجو بیکار ہے اس عالم ایجاد مین
ڈہونڈہ مضمون کمر ایدل عدم آباد مین

یاد اون زلفونکی ہے قصر دل ناشاد مین
یہ بلائین رہتی ہین اس خانۂ برباد مین

نالۂ سوزان مرغان قفس سے ہمصفیر
اگ لگ جائیگی اکدن خانۂ صیاد مین

تیری قد سے ہمسری ناحق ہے او سرو سہی
کب یہ شاخ راستی ہے قامت شمشاد مین

بیگنہ جاتا جو مجہ تفتیدہ دل کا خون گرم
پڑ گئے چہالی زبان خنجر جلاد مین

واعظو خوف خدا سے مین نہ پیتا می کبہی
اوس بت پیمان شکن کی سحر تہا ارشاد مین

وای محرومی نہ آئی وہ شب وعدہ یہان
رہگئی دیدار کی حسرت دل ناشاد مین

فصل گل ہے کاٹ دی جو مجہ سے بیڑیان
طوق پہناؤن طلائی گردن حداد مین

جان شیرین کہو دی شیرین نے جو سر کو پہوڑ کی
نقص تہا ای قیس عقل و دانش فرہاد مین

آشیانی کی نکل ہے وقت نہین ای باغبان
پرورش پائی ہے ینی خانۂ صیاد مین

۱۲۴	دل مین ہے عشق بتان سے ہاتہ اونکے تماشا جوش زندگی کیجیے بسر ہردم خدا کی یاد مین	۹

نہ بحث ان واعظون سے ایدل ہزار ون سر پہ پہرا چکے ہین
زیادہ بک بک سی کیا ہے حاصل کہین ہم قصے بہلا چکے ہین
لگائین کیا دل کو اب کسی سے برہاپا آیا ہے سر پہ اپنے
جو لطف تہی عیش زندگی کے شباب مین ہم اوٹھا چکے ہین
قضا ٹہر جا مکان کے باہر نہ قصد آنے کا تو یہان کر
شفا ہے جنکی زبان کے اندر قریب در اب وہ آ چکے ہین
گرین جو چاہ ذقن مین جا کر تو جا نو بالکل ہین کور اور کر
ہم اپنی آنکہونکو دل کو اکثر سمجہا چکے ہین سنا چکے ہین
نہین ہے فرق اس مین کچہ سر مو بلو نہ ہین جنکے زلف گیسو
کہنچی جو رکتے ہین تیغ ابرو ہم اونسے آنکہین لڑا چکے ہین
دلا نہ مایوس اسقدر ہو تڑپ تڑپ کر نہ جان تو کہو
ضرور آئینگے آج شب کو قسم خدا کی وہ کہا چکے ہین
بچے گی کسطرح تجہسے ایدل غضب ہین لبہا و چشم قاتل
کسی کو باتین سنا چکے ہین کسی کو آنکہین دکہا چکے ہین
یہ ترک چشم بت پریرو ہے جو حق مین مرے بلا کو
نہین ہے ڈر جان کا مرسو وہ لب بہی مردے جلا چکے ہین
نہ مانگ تو بوسہ ہائے گاکل خفا ہین وہ جوش تجہسی بالکل

۱۲۵	اولجھ رہے ہین برنگ سنبل ابھی تو باتین سنا چکے ہین	۱۳

دل اب اونکو مرا کچھ خیال ہے کہ نہین
جو پوچھتے ہین طبیعت بحال ہے کہ نہین

اکڑ رہے ہین بہت سرو عرعر و شمشاد
صبا چمن مین مرا نونہال ہے کہ نہین

منجمونسی یہ اپنا کلام ہے اے ماہ
ستارۂ فلک حسن خال ہے کہ نہین

جو تو پلائے تو پیلون شراب اے ساقی
حرام ہے کہ نہین یا حلال ہے کہ نہین

بڑہا کی زلف اولجھتی ہو ہم نہ کہتے تھے
تمہین کہو یہ بلائے بال ہے کہ نہین

کل آئی آئے مرے گھر گئے رقیب کی پاس
حضور آپ ہی کہدین یہ چال ہے کہ نہین

عبث ہی ناز تمہین حسن چند روزہ پر
اس آفتاب کو آخر زوال ہے کہ نہین

جو سنتے کوئی ملتا تو پوچھتے یہ بات
دہان یار مین کچھ قیل و قال ہے کہ نہین

کسی سے بات تمہین اے بتو نکرنے دی
کہو برائے خدا یہ کمال ہے کہ نہین

کمر کے باندہے ہین مضمون کمال حیرت ایدل
ہماری فکر بھی نازک خیال ہے کہ نہین

خراب دونو جہان مین ہے مبتلا اسکا
خدا کا قہر تو تمہارا جمال ہے کہ نہین

رقیب لین لب لعلین یار کے بوسے
یہ بات قابل رنج و ملال ہے کہ نہین

۱۲۶	جو خوش خرام حسین گالیان سناتے تھے اب اونسی جوش سخن مین بول چال ہی کہ نہین	۹

یہ ترکان حسین دیکھو تو کیا انصاف کرتے ہین
کہ شمشیر نگہ کا ہاتھ ہم پر صاف کرتے ہین

تمہارے حسن و ناز ونکا شہرہ ای پری پیکر
یہ دیوانی ہے جا کی قاف سے تا قاف کرتے ہین

گمان ہوتا ہی سبکو چاند بدلیسے نکل آیا
جو وا زلفونسے وہ اپنا رخ شفاف کرتے ہین

ہمین ورد زبان آٹھون پہر ہے کلمۂ طیب
اسی صیقل سے دلکی آئنہ کو صاف کرتے ہین

بتان سیم تن کو نقد جان دیتے ہین جو عاشق
خدا آگاہ ہی نادان ہین بیجا صرف کرتے ہین

اونہین آب گہر سے ہی مناسب کلیان کرنا
تمہاری گوہر دندانکی جو اوصاف کرتے ہین

دل عاشق پہنسا ذقن کے بیچ گنبد ہوا کی چونگو
وہ سوسو پیچ سے آرایش موباف کرتے ہین

کمر الکو نما پر کہہ کے لیتی ہین نقد دل عاشق
یہ سیم اندام کار زرگر و صراف کرتے ہین

۱۲۷	وہ ہی گرداب بحر غم مین شل جوش ڈوبین گے جو دل اپنا جان اپنا نثار ناف کرتے ہین	۲۶

حرام اس سمگل مین جو میخواری سمجہتے ہین
تو ہمسے رند مے آشام اونہین ناری سمجہتے ہین

بتونکے حسن کو گر حسن بازاری سمجہتے ہین
خدا کو جانتے ہین جوش دینداری سمجہتے ہین

ادا ہون وصف چشمان بت شیرین ادا کیونکر
ہم ان چشمونکو اے دل کیا کیمیاگری سمجہتے ہین

جو وعدہ وصل کا وہ بہولتے ہین اے دل مضطر
ہم اس غفلت کو انکی عین ہشیاری سمجہتے ہین

یہ ترکان حسین الفت محبت مہر کیا جانین
جفاکاری ستمگاری دل آزاری سمجہتے ہین

مسیحا سی بہلا ہوگا علاج عاشق غمگین
مرض ہی جانتے ہین وہ یہ بیماری سمجہتے ہین

بتونکے عشق سے کیونکر نہ اے دل دست کش ہوین
ہم اس سنگ گرانکو سخت بہاری سمجہتے ہین

نہین ہی اور کچہ باعث بتونسے دل لگانیکا
خداوندا فقط ہم شغل بیکاری سمجہتے ہین

بہلا کیا جانین خال و خط و زلف پر بردبر
بری باتین ہین ہم انکو سیہ کاری سمجہتے ہین

تمہاری مصحف رخسار کی شکل تلاوت ہی
نہ یہ حافظ سمجہتے ہین نہ یہ قاری سمجہتے ہین

بتونکو کیون برا کہتا ہے واعظ ہم تو حق یہ ہے
اونہین نوری سمجہتے ہین تجہی ناری سمجہتے ہین

نہین ہے رونق افزا جس مین تو اے انجمن آرا
ہم اوس محفل کو ہان ماتم عزاداری سمجہتے ہین

بس مرن زمین دو گز نہ دیگا بہر تربت تو
یہ دولمین خوب ہم اے چرخ زنگاری سمجہتے ہین

جمال یار اونہین کے دیکھنے مین روز آتا ہی
جو شب کو جاگتے ہین لطف بیداری سمجھتے ہین

اونہین کو دولت دنیا و دین اللہ نے دی ہے
جو فرض عین اوس بت کی خریداری سمجھتے ہین

بتا دین گیسو و عارض کو تیری جانتے کیا ہین
اسے ہم چاندنی تو اوسکو اندھیاری سمجھتے ہین

طلب کرتے ہین پہر کیون نقد جان و دولت ایمان
جو یہ بت عاشق مفلس کے ناداری سمجھتے ہین

بہت سے اسمین ای قاتل نظر آتے ہین دندانے
تری دانتونکی مسی کو ہم آری سمجھتے ہین

لگاتی دو لگاتی ہین جو وہ مہتی حنا سر سے
کہان جائین گی اونکی ہم بینائی سمجھتے ہین

معمائی دہن کا کہولنا مشکل ہے گو ای بت
سمجھنے مین نہین ہین اسکی ہم عاری سمجھتے ہین

کبہو باد خزانے اور وہ دن باغ مین پہر لے
ہوا اب موسم گل کا قلم جاری سمجھتے ہین

اگر مین بہیس بہی بدلونگا فوراً تاڑ جائینگے
بڑی عیار ہین وہ خوب عیاری سمجھتے ہین

ہوای واعظو مشغول تم ذکر الٰہی مین
عبادت ہم بتونکی ناز برداری سمجھتے ہین

جا ہر جاتی ہین عشق دام گیسو ساتہ جاتا ہے
ہم ای دل اپنی آزادی گرفتاری سمجھتے ہین

لگاتی ہو جو بیہم گولیان تم خال عارض کی
سپاہی منچلی عشاق بہر ماری سمجھتے ہین

١٢٠

کبہی بارش ہین گر وہ بت یہان ای جوش آتا ہے
ہم اوسکو فضل خالق رحمت باری سمجھتے ہین

٩

غربت مین جاندی ہے کوئی ہموطن نہین
نایاب گور کن ہے میسر کفن نہین

او جامہ زیب تیری نفاست کی ہین شہید
مردی کو اپنے حاجت غسل و کفن نہین

شیرین لبونکے ہجر مین ای اشتیاق وصل
مر جاؤن سر کو پہوڑکے مین کوہکن نہین

سیراب آجتک نہ ہوا کوئی تشنہ لب
اندہا کنواں ہے آپ کا چاہ ذقن نہین

مسانی ہے عاشقونکے ہین کیون اسکو وحشتین
آہوئی چشم یار تو جنگلی ہرن نہین

خاموشیان یہان ہین وہان بدزبانیان
گویا بتون کی طرح ہمارا دہن نہین

سیکھی ہے دست شوق نہ گستاخیونکے ڈھنگ
اچھی نہین وصال مین بیجا سخن نہین

جنت مین یار آئیگی بزم صنم مجھے
وہ آدمی نہین جسے حب وطن نہین

۱۲۹	ٹھنڈی ہوا ہے باغ ہے وقت سحر ہے جوش یادش بخیر پاس وہ رشک چمن نہین	۹

زیب باغ جہان مین گریہ شبنم نہین
کون ہے وہ جسکو مرنیکا ہمارے غم نہین

وصل کی شب صبح تک ہان ہی تب ابرو کمان
تیر غم دل پر لگاتی ہے ترے پیہم نہین

غیر دامن بھرکے لیجاتے ہین گلہائے مراد
دل شگفتہ باغ حسن یار سے اک دم نہین

حکم جوڑا باندہ دینے کا سر محفل دیا
کیا الٹ گیا ہے مزاج یار اب برہم نہین

دفتر عالم ہے اوراق پریشانکی طرح
سامنے آنکھونکی جو وہ گیسوئے پرخم نہین

خنجر ناز و ادا جسکا کہ وقت یاد آتے ہین وہ
کام مین آتے نہین ہر شخص تیغ قضا سے کم نہین

اے مسیحا سوزن مژگان سے ٹانکا چاہیے
زخم شمشیر نگہ کو حاجت مرہم نہین

سر چڑھایا ہے بہت اغیار کو ای بے حجاب
دیکھ لینا ایکدن یا وہ نہین یا ہم نہین

۱۲۷	شدت درد جگر سے مضطرب ہے جان زار جوش پہلو مین جو اپنے وہ مسیحا دم نہین	۳۱

حمد

سنو جو خالق ارض و سما کی مدح خوان برسون
لدھے زاہد کیے صحبت خشک سے ہین دو زبان برسون

نعت

رہا جب نام پاک مصطفیٰ ورد زبان برسون
گلاب و مشک سے ہان کی ہین پیچھے کلیان برسون

منقبت

رہین ان کی عزا سے خستہ پیر و جوان برسون
نہ کہین جو ولائے پنجتن دل مین نہان برسون

ہمین یہ تو دکھاتی تھی نہین ایسا نشان برسون
بتا دو وجہ کیا ہے جا کے رہتے ہو کہان برسون

جرس کی طرح صحرا مین رہا صرف فغان برسون
نظر آئی نہ ہمکو شکل گرد کاروان برسون

کئی گلزار مین اوس روے گلگون کے بیان سون
رہی عناب لب کو وصف مین رطب اللسان برسون

اسے کہتے ہین شوق وصل تھی طاقت نہ جنبش کی
پھرا پر جستجو مین یار کی مین ناتوان برسون

گنوا کے نقد دل ای سیمتن بازار الفت مین
نہ پایا فائدہ اکدن اوٹھایا ہی زیان برسون

رہا جو ضبط دل مین سوز غم کا رعب قاتل سے
جلے ہین شمع کی مانند میرے استخوان برسون

غنیمت آئی مرے گھر ایک شب کو ماہ کیسا دیکھتے
وہین جاؤ جہان رہتے ہو دیکھو مہربان برسون

مرے دیوان کے ہر شعر کا مضمون رنگین ہے
نہ آئیگی چمن زار معانی مین خزان برسون

کبھی تیوری ہوا اور تری بھی بل نکلا نہ ابرو کا
چڑھی رکھتا ہی تیر انداز کوئی بھی کمان برسون

تصور تھا جو ایسا تیری صراحی دار گردن کا
برنگ شیشہ می آئین ہمکو ہچکیان برسون

کسی صندل جبین کے زلف کی سودے اے مجنون
زیادہ درد سر مجکو رہ رگین پریشان برسون

سبب کیا ہی جواب اپنا پرایا چار دنسے ہے
رہا میرے ترے دلمین حساب دوستان برسون

خیال یار تصور دل مین ہم تسے نہین آتا نہ
وہ گھر ویران ہو جسمین نہ آئے میہمان برسون

رہی ہر خانۂ زنجیر مین شمع جنون روشن
چلین گویا اپنی آہونکی ہوا مین آندھیان برسون

رہا پیش نظر جو آفتاب حسن جانان کا
دکھائی دین نہ شام ہجر کی تاریکیان برسون

کسی گلگون قبا کی عشق مین ای گریبانکی
اوڑائین دامن صحرا مین ہمنے دھجیان برسون

نہ پہنچا منزل مقصود تک مین وائے محرومی
رہ الفت مین جنبشین تلی پنجون خیتیان برسون

سگ جانان اسی سے محترم ہے دیکھو خوبی قسمت
بجا کہائی مرے مردے پہ آ کے ہڈیان برسون

ملینگے بعد مرنے ہم حور و غلمان گلشن جنت
رہی ہے حمد و نعت و منقبت ورد زبان برسون

اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل مارا
غلامی مین ہونگا تیرے پیمین اے آسمان برسون

بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را
کنار آب رکن آباد و گلگشت مصلا را
چنان بردند صبر از دل کہ ترکان خوان یغما را
کہ عشق از پردۂ عصمت برون آرد زلیخا را
جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خا را
کہ کس نگشود و نگشاید بحکمت این معما را
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

نظر آتا نہین وہ لعبت ہندوستان برسون
پلا ساقی مرے پیمانہ ای پیر مغان برسون
کہون کس سے بتون کی ظلم کی داستان برسون
پھری یوسف تجسس مین تری ای جان جان برسون
سنی ہین اسلیئے ہمنے تمہاری گالیان برسون
نہ آئیگا نہ آئیگا نظر تیرا دہان برسون
نصیحت جانکی سنتے ہین ای جان جہان برسون

۱۳۱

کہ بر نظم تو افشاند فلک عقد ثریا را
رہے تیرے غزل کا جوش حافظ مدح خوان برسون

۱۳۲

زین محتسب کرو رہن مفرد ہنرار مین
پہنچا ہے اب یہ حال مرا ہجر یار مین
کیونکر نہ روشنی ہو ہماری مزار مین
وہ نخل موم ہون چمن روزگار مین
اوسگل کے عشق مین یہ غزل خوانیان نہین
صیاد نے اوجاڑ کے گلشن سے آشیان
عشق بتان نے جان لی بیوجہ ای اجل
واعظ تو چلکے دیدۂ حق بین سے دیکھ تو
آتش رخون کے قرب سے رہتا ہے دور دور
حاضر ہے میرا رشتۂ جان ای پری رخو

قادر زبان ہے صفت چار یار مین
پہلو مین دور سے یہ اجل غم کنار مین
نکلی ہے جان فرقت شمع عذار مین
عالم ہے میرا ایک خزان و بہار مین
نغمہ سرا ہے مرغ خوش الحان بہار مین
کانٹے ہمارے واسطے بوئے بہار مین
گذرا یہ کیا شتیت پرو گاہ مین
جنت سے ہے زیادہ فضا کوئے یار مین
پارے کے ہین خواص دل بیقرار مین
پہنوگے مین تم اسے گندھوا کے ہار مین

کیونکر نہ جاؤن کوچۂ قاتل مین سر کے بل
گئے مین ہاتھہ پاؤن نہ دل اختیار مین

دیکھا یہہ شوق دید تھا آنکھین کھلی رہین
گو بار دو تن سے نکلے ترے انتظار مین

۱۳۲

ہم ہین شبیہہ طائر البسمل کی طرح جوش
مشغول ہے وہانیہ و دم سیر گلزار مین

۱۵

بیکار رشک و عود ہین خوشبو اگر نہین
انسانیت سے ہے جو بری وہ بشر نہین

تنہا عدم کو جاتے ہین یاد وطن مین ہم
ہمدم نہین ہے ساتھہ کوئی ہمسفر نہین

ہر ایک اشک لاکھہ سمندر سے ہے فزون
طوفان نوح ہی یہہ مری چشم تر نہین

جو ہر طرف ہی اور نہین ہے کسی طرف
پھر کیا بتائی وہ کدہر ہے کدہر نہین

صیاد قید مرغ چمن سے خجل ہوا
دیکھا تو کچھہ قفس مین بجز مشت پر نہین

پھر کیا یقین آئے کہ ہے دل سے دل کو راہ
مرتے ہین جب پہ ہم اوسے اب تک خبر نہین

جاتی ہین سر کو بیچکے ہم بزم یار مین
مانند شمع جان کا خوف و خطر نہین

جو جانتے ہین قصۂ موسا و کوہ طور
دیدار آپ کا او نہین مد نظر نہین

موئے سفید موت کا لائی ہین اب پیام
شکل حیات صورت شمع سحر نہین

اہل جنون جو عاشق لیلا و زلف یار
قیس حزین کی طرح مجہو درد سر نہین

اوس رشک مہر و عیسے مرہم سے کہدیا
تیرے مریض غم کو امید سحر نہین

اذ ترک خنجر تیغ ستم کے جو سنہ چڑہی
یہہ دل نہین یہہ جان نہین یہہ جگر نہین

دو چار روز بھٹتی ہین دامن نئی نئی
دست جنون کے ہاتھہ سے مجکو مفر نہین

دیوانگی سی کہاؤن طبیعت کی تیز پانہ
افسوس اس زمانہ مین قدر ہنر نہین

دنیا کو خوبرو اوس گل خندہ خنجر کے
غنچہ نکے منہ مین کیا جوش زر نہین

پیچ دیتی ہے ہمین پھر زلف پیچان سیکڑون
پھر جھکاتا ہے کنوئین چاہ زنخدان سیکڑون

شاید آجائی تماشے کو یئے وہ شمع رو
اسلیئے عاشق نے پھر و چراغان سیکڑون

یاد آئے شبکو جو وہ گوہر دندان مجھی
صبح تک آنسو رہے رخ پر نمایان سیکڑون

کیا ہی ہاے موسم فصل بہاری وحشیو
خود بخود پھٹتے ہین جاہی گریبان سیکڑون

ای فلک شکوہ کی جا اب کچھ نہین باقی رہی
کیا ستم ہے ایکدل پر داغ حرمان سیکڑون

دولت وصل صنم پائی نہ راہ حق ملی ہا
کیون نہ اب مجھپر ہنسین گبر و مسلمان سیکڑون

ایدل اوس لیلی منش کا کچھ پتا ملتا نہین
پھرا ماری صورت مجنون بیابان سیکڑون

دیکھ کر آئینہ رخسار یار بیمثال اللہ اللہ
صورت تصویر جب لاکھون ہین حیران سیکڑون

کوچہ اوس سفاک کا ہی قتل گاہ عاشقان
ہین وہان بسمل ہزارون اور بیجان سیکڑون

ای بت خود سر خبر لے عاشقان زلف کی
پھرتے ہین کوچون مین باحال پریشان سیکڑون

۱۳۴

ایک تم یکتائی دوران شاعری کے فن مین جوش
یون تو ہین ای جوش کہنے کو سخندان سیکڑون

۱۳

نہ مرنے سے ڈرے ہم عشق کامل اسکو کہتے ہین
تصدق تم پہ کردی جان ہمت دل اسکو کہتے ہین

تپ فرقت جو ہی ای بت ترے بیمار الفت کو
بت دق اسکو کہتے ہین تپ سل اسکو کہتے ہین

جزاک اللہ قاتل تو نے وہ تیغین لگائی ہین
بدن سب چور ہے زخمون گھائل اسکو کہتے ہین

نہ کیونکر کھینچ لاتا جذب الفت اوس پریرو کو
یہی وہ نقش ہے تاثیر عامل اسکو کہتے ہین

تمہارے عارض انور کے ہین جو دیکھنے والی
مہ گردون کو ناقص ماہ کامل اسکو کہتے ہین

یہ مینا سے روشن پہ قہقہہ میر سر مہرو کی
شعاع شمس ہے بے نور انامل اسکو کہتے ہین

عبث یکتائی پہ نازان ہو تم کیلئے گئی تھی
ذرا آئینہ تو دیکھو مقابل اسکو کہتے ہین

لحد مین سر پہ کیا کیا شور محشر ہو چکا برپا
نہ چونکا نیند سے ہر گز مین غافل اسکو کہتے ہین

شب وصلت ہماری ہاتہ دونو تا سحر اپنا
رہی اور سب بت کی گردن مین حمائل اسکو کہتے ہین

گرے عشق مین ہم مالک ہستی سے عدم پہنچے
سفر کہتی ہین اسکو اور منزل اسکو کہتے ہین

وہ دزدیدہ نگاہوں سے چرا کے لیگئے دلکو
غضب دیکھو نہ دیکھا مینے غافل اسکو کہتے ہین

اوکھاڑا ایک ہی حملے مین باب قلعہ خیبر
زہے شان علے زور انا مل اسکو کہتے ہین

۱۳۵	خدا کی فضل سے اک شان لیلی کی ہے جا بجا ہین نہ کیونکر جوش کعبہ دل کو محمل اسکو کہتے ہین ؎	۱۲	

چند اشعار بطور قصیدہ و منقبت حسنین سرور کونین رضی اللہ تعالے عنہما

مہ و خورشید سے مشہور سواد دونو ہین
شمع عرفان کے ضیا نور خدا دونو ہین

قلب شفاف مین وہ نور دیا خالق نے
آئنہ اور ہین یہ اوسکے جلا دونو ہین

کیون نہ گہر باب اجابت ہو خلایق کو ملے
جو کہ مقبول دعا ہو وہ دعا دونو ہین

اونکے چہرونسے عیان نور خدا ہی ایدل
قابل صل علا صل علا دونو ہین

بتدا خیر نکو ہے یہ خبر ہین اوسکے
شرط ہے لطف و کرم اوسکی جزا دونو ہین

دوست دشمن سبی نہین دلمین کدورت اصلا
صورت آئنہ صدق و صفا دونو ہین

جان و دل سے نہ تصدق رہی کیون خلق خدا
جگر صاحب لولاک لما دونو ہین

دین و دنیا تو انہین کے لئے مخلوق ہوئی
سب پہ روشن ہے شہ ہر دو سرا دونو ہین

کیون نہ مداح رہون غیب سے آتی ہے صدا
قابل وصف سزاوار ثنا دونو ہین

مین سخی ابن سخی ابن سخی ہٰ
اوسپہ طرہ ہے کہ مقبول خدا دونو ہین

حق تعالے نے بنائی ہے وہ شان حسنین
تابع حکم بقا اور فنا دونو ہین

۱۳۶

صدمۂ نفرت سے ای جوش پریشان کیون ہے
تیرے اعدا کو یہ عقدہ کشا ہونے ہین

۷

لالۂ و گل کا ہے کیا نشو و نما گلشن مین
حکم وحشت ہو چلا ہو بے سروپا گلشن مین

مضطرب کیون ہے نسیم سحری اور بلبل
کیا شگوفہ کوئی پھولا ہے نیا گلشن مین

ہمسری کی جو قد یار سے پایا یہ ثمر
سرو باغی کبھی پھولا نہ پھلا گلشن مین

مثل سنبل جو پریشان دل غمگین ہے
کسکی یاد آئی مجھے زلف دوتا گلشن مین

خون ہو جائیگا اے رشک چمن ہندی کا
سرخ بدلی ہے جو پوشاک نہ جا گلشن مین

حال سنبل جو پریشان نظر آتا ہے تجھے
لیگئی نکہت زلف اوسکی صبا گلشن مین

ہمسر طرفہ دستار جو اوس گل کی ہو
جوش ایسا نہ کوئی پھول کھلا گلشن مین

۱۳۷ جدید ۱۸

اگر وہ باغ کو ہمراہ دشمن جانیوالی ہین
اجل کے ساتھ ہم بھی سوئے مدفن جانیوالے ہین

یہ گا وہ بھی سب کیا سوئے گلشن جانیوالی ہین
جلا دینگے مجھے دل کا نشیمن جانیوالی ہین

نہ آئے دو قدم ہمراہ جو میرے جنازے کے
وہ پھر فاتحہ کب سوئے مدفن جانیوالی ہین

ہوئی ہے مسی مالید لب کی جو اوس بت کے
چمن سے زرد رو گلہائے سوسن جانیوالی ہین

نہ پھول اس باغ عالم مین بہار حسن عارض کا
مثال رنگ و بو اے گل نہ یہ تن جانیوالی ہین

چمک پر جنکا نجم بخت مثل ماہ تابان ہے
جہان سے وہ بھی مثل شمع روشن جانیوالی ہین

جنہین جنت خدا نے دی ہے گو نیکی سے اپنی
جہان کے میکدے سے پاکدامن جانیوالی ہین

اجازت دی اگر دیوار قصر یار تو اور گر
مری مٹی کے ذرے تا بہ روزن جانیوالی ہین

یہی گستاخیان دست جنون کی گر رہین باقی
تو پھر چاک گریبان تا بہ دامن جانیوالی ہین

خبر لی اپنی بیہوشی کی ہنستا ہے عبث امیر
بھلا ہم رند اے واعظ کوئی ہنجانیوالی ہین

جو بالائی زمین آئی ہین تیری ظلم سے اکدن
مقرر اے فلک وہ زیر مدفن جانیوالی ہین

کبھی وہ شہسوار حسن آنکلے تو اس جانب
صبا کیطرح ہم ہمراہ توسن جانیوالی ہین

بتونے شان خالق بہی نظر زاہد کو آئی
مگر یہہ کب سوئے دیر برہمن جانیوالی ہین

کشیدہ وہ کئے آتی ہین تیغ ابروئی پر خم
بہت سے آج سر ہمراہ گردن جانیوالی ہین

گروں قدمونپہ بہی اونکی چلو نہین کہیں پر
اگر یہہ جانتا ہی تو کہ وہ منہجانیوالی ہین

کہلی غنچی ہزاروں فصل گل کیدن قریب آئی
مبارک بلبلو ایام بہمن جانیوالی ہین

نہو تا ناز اپنی حسن پر ان خوشجمالونکو
اگر یہہ جانتے اے دل کہ جوبن جانیوالی ہین

جو کہتا ہی کوئی کیا جوش کی گہر کا ارادہ ہے
تو فرماتے ہین ہنس کی میری دشمن جانیوالی ہین

۱۳۸	جدید	۲۵

آئے ہین میرے گہر کے جولیت ولعل نہین
پہرتے ہے زبان یار پہ کیون آجکل نہین

پہلو مین جو وہ جان جہان آجکل نہین
مضطر جگر ہے دل کو کسے طرح کل نہین

آئیگی پہر بہار گلستان مین عندلیب
مانند برگ گل تو کئے افسوس ہل نہین

کیون سر مرا پہرا تاہے بک بک کی ہر گہڑی
واعظ اگر دماغ مین تیرے خلل نہین

سچ بات ہے کہ اوس لب شیرین کے روبرو
اصل نبات و شکر و قند و عسل نہین

مجہ تک شب فراق مین آتی نہین ہے کیون
اے زندگی قضا کی اگر پاؤن شل نہین

بیٹہا ہے سانپ مال پہ گویا کہ حلقہ زن
روئے صبیح یار پہ گیسو کا بل نہین

دنیا مین ہے وہ سب کی نظر سے گرا ہوا
جسپر نگاہ عاطفت لم یزل نہین

بیکار شل منعم بی فیض ہے وہ نخل
جسمین کہ شاخ و برگ نہین پہول پہل نہین

پستی مین دل ہزار دن جوانان بانکے
مستانہ چال یون روشو نپر تو چل نہین

ہی دلکو اپنے مشرب پیر مغان پسند
واعظ کے قول و فعل پہ مطلق عمل نہین

اب نام عشق دہر مین ہے میری ذات سے
فرہاد و قیس و وامق و محمود نل نہین

اپنی طرف ضرور شب ہجر کھینچتا
مجبور ہون کہ ہاتھ مین زلف اجل نہین

عشاق عشق خال رخ یار مین ہین خوش
منحوس انکے واسطے دور زحل نہین

تعظیم کیا مین پیر خرابات کی کرون
کہتی ہے بیخودی کہ ابے توسل نہین

عاشق مزاج لوگ نہین کیونکہ شوق سے
معشوق لاجواب ہی اپنی غزل نہین

کیا اوس پریکو شیشۂ دل مین اوتارئے
حسرت ہی عاملو کوئی ایسا عمل نہین

عشاق تیغ ناز کی جرات کو دیکھنا
دلمین ہزار زخم ہین تیوری پہ بل نہین

ای تیغ ناز جانکو بھی لیلے اپنے ساتھ
یون تیز ہونسے گردن بسمل پہ چل نہین

ہی روز حشر سے بھی زیادہ جو طول عمر
دیو شب فراق کی کیا جوش اجل نہین

۱۳۹	جدید	۹

گنہگار و نہین ہین ہم اسیلئے ذرات روتے ہین
کہ یہہ اشک ندامت نامۂ اعمال دہوتے ہین

تری الفت مین جو ای سیم تن جان اپنی کہوتے ہین
نظیر سکۂ زر نامور عالم مین ہوتے ہین

کیا دیوانہ ایسا الفت زلف مسلسل نے
جو ہنستی ہین تو ہنستی ہین جو رونے ہین تو روتے ہین

بہی جاتے ہین جو آنسو برابر یاد دندا نہین
ہماری دیدۂ بیدار کیا دریا کی سوتے ہین

نہین لکھتی ہین شعر و نہین یہہ وصف ہر دندان گو
در خوش آب سلک نظم مین شاعر پروتی ہین

رہی ہین ساتھ مہرو یونکی شب بیدار جو برسون
وہ تنہا آج کنج قبر مین بیہوش سوتے ہین

قدم رکھتے ہین جو عشاق دریائی محبت مین
وہ ای دل گوہر خوش آب جانسے ہاتھ دہوتے ہین

خط روئی بتان ہے باغ عالم مین جو مرتے ہین
غضب کرتی ہین کاٹی ڈالتے حق مین آپ چپتے ہین

بھلا موڑینگے کیا منہ جوش ہم عشق حسینان سے
محبت ہی سرشت اپنی محبت خانگی ہوتے ہین

۱۴۰ جدید ۲۶

گل گلشن مین ایسی ہے نہ ایسی جو جنت مین
لطافت ہی جو اے گل و تری چہرے کی نکہت مین

پیو گا مے جو ایسا قی نہ اگر میری صحبت مین
کہو دیتا ہون فرق آجائیگا زاہد کی حرمت مین

خدا یاد آگیا ایدل ہجوم یاس و حسرت مین
نظر آیا ہمین وحدت کا جلوہ عین کثرت مین

سنا جب سے ذکر اونکا نہ دیکھا اونکی صورت کو
کمی ایدل زیادہ ہے سماعت مین بصارت مین

کہونگا حال سارا تیری ظلم و جور بیحد کا
خدا سے سامنا ہوگا اگر اے بت قیامت مین

کیا سر ہمنے نذر تیغ ابروئے بت قاتل
گلا کٹوا دیا لیکن نہ آیا فرق ہمت مین

خدائی مین نہین ہے تیرا ثانی اے بت کافر
وہ مشرک ہو جسے کچھ بھی شک آئے تیری وحدت مین

ملا بوسہ لب شیرین کا جب سو گالیا کہا مین
دیا اوس ترک بد خو نے ملا کر زہر شربت مین

اوڑاتا ہو ہجیا نہین وہ اس کوہ و بیابان کی
جو ہوتا کچھ بھی زور اے ناتوانی دست وحشت مین

دکھاتی ہے ہمین کیفیت جام مے گلگون
عجب تاثیر ہے ساقی تری چشم عنایت مین

یہ آہو ہوئی جاتی ہین ایدل لال زنجیرین
غضب کی دھوپ پڑتی ہے ہماری دشت وحشت مین

زبس تہا زندگی مین شوق دید حسن مہرویان
حسین بن بنکے آتی ہین فرشتے میری تربت مین

اذان صبح سے دی صلوت کی شب نہ نیند سے چونکے
موذن کا برا ہو فرق ڈالا میری عشرت مین

وہ میرے نقد دل کو تو نگر کہتے ہین مفلس انکی
نہ دینگے ہم یہ دولت ہاتھ آئی ہے غنیمت مین

وفادار و ناز برداری مین لاثانی ہین ہم ایدل
اگر یکتا ہین وہ جور و جفا و ظلم و بدعت مین

صفائی کی کوئی صورت نظر آتی نہین ہمکو
اٹا ہی اونکے دل کا آئینہ گرد کدورت مین

بنا ہر قطرۂ اشک چشم تر کا گوہر غلطان
خیال آیا جو اون دانتونکا میدِ عجز ثروت مین

تہکا ماندہ ہون دم چڑہتا ہے درد و غمکی تہمت سہے
کہونگا حال دل لبہان جا مین تمسے فرصت مین

بناوٹ کا برا ہو ہم رہین محروم نظارہ
طلب ہو رونمائی کے لئے آئینہ خلوت مین

تمیز نیک و بد اوس سیمتن کے عشق مین کیا ہو
نہین کچہ سوجہتا انسانکو دولت کی کثرت مین

کمر ہے بالسی اوسپر وبال جان ہے بار اوسکا
نظر اپنا نہین رکہتا وہ رشک گل نزاکت مین

خدا کی شان ہے جو دست حاجت کو بڑہاتے
وہ رو گردانیان کرتے ہین اب صاحب سلامت مین

اوسی قتال عالم کا بہرا کرتا ہون دم ایدل
حیات و مرگ کا رشتہ ہے جسکی دست قدرت مین

بوقت نزع دیکہو آنکہہ پہر جاتی ہے انسانکی
شریک حال اپنے بہی نہین ہوتے مصیبت مین

کیا صد چاک ناخواندہ جو نامہ یار تک پہنچا
خداوندا یہہ کیا لکہا تہا تونے میری قسمت مین

رخ شفاف کو اے جوش کیون آئینہ بتلاتے
بسر ہوتی ہے اپنی زندگی اس فکر و حیرت مین

۱۴۱	جدید	۷

دکہایا جو گیسو دوبارا ہمین
ستمگر نے بہوت مارا ہمین

کسی یار خوش چشم پر جان دو
سمجہاتا ہے یہہ دل ہمارا ہمین

نہ خواب آشنا چشم اکدم ہوئی
خیال آگیا جب تمہارا ہمین

سر بزم غیرونسے ہو گفتگو
یہہ باتین نہین ہین گوارا ہمین

نہایت جدائی ہے شاق اے صنم
دکہادی جمال اب خدارا ہمین

رقیبونسے چہپ چہپ کے ملتے ہو تم
یہہ حال اب ہوا آشکارا ہمین

چلین اونکے گہر جوش بیخوف ہم
اگر راہ دیوے استخارا ہمین

۱۴۲	جدید	۲۲

لگا لگا کے حنا ہاتھہ لال کرتے ہین وہ عجیب ہی ہمین ایدل حلال کرتے ہین
قلم بناتے ہین شاخ نہال سنبل کا رقم جو گیسوئی مشکین کا حال کرتے ہین
وہ نوک نشتر مژگان سے چھیڑ دیتے ہین جو میرے زخم جگر اندمال کرتے ہین
زمین سے جا کی جلاتے ہین خیمۂ افلاک ہمارے نالۂ سوزان کمال کرتے ہین
یہ گر خان جہان چلکے نازکی چالین برنگ سبزہ ہمین پائمال کرتے ہین
دکھا کے صورت بے مثل و لاجواب اپنی وہ آئنہ کو عدیم المثال کرتے ہین
ضرور خواب مین ہم شکلو دیکھہ لیتے ہین جو اونکے شکل کا ونکو خیال کرتے ہین
لیا دہن کا جو بوسہ خفا ہوئے وہ بہت ذرا سی بات پہ ہمسے ملال کرتے ہین
مدام پیتے شراب کہن حریفون مین بڑا غضب یہ بت خوردسال کرتے ہین
جو دل مین اوسکو سمجھتے ہین بڑہکی عقرب سے وہ وصف خال سیہ خال خال کرتے ہین
جنہین کمر نے سکھائے چلن زمانے کے خدا کی شان وہ بت ہمسی چال کرتے ہین
جواب یہ ہے گہٹاتے ہین آبرو اپنے دراز لوگ جو دست سوال کرتے ہین
بنا بنا کے یہ بت اپنی زلف کا عاشق گناہگار مرا بال بال کرتے ہین
بڑہائین اونسے محبت گھٹے ہوئی کیونکہہ ہم ابتدا مین خیال مآل کرتے ہین
یہ زار ہون درد ہندان لب کی الفت مین حسین جانکے تنکا خلال کرتے ہین
برنگ لالہ و گلزار سرخرو ہین وہ جو نوشجان تمہارا او گال کرتے ہین
خدا کی راہ پہ دے نقد بوسہ ایشہ حسن سخی سمجھہ کے تجھے ہم سوال کرتے ہین
فدا خرام پہ طاؤس و کبک ہوتے ہین نثار آنکھہ پہ آنکھین غزال کرتے ہین
عدم جو کہتے ہین اونکے دہن کو ہم ایدل عجیب بات ہے وہ قیل و قال کرتے ہین

دکھاکے ہمکو وہ شمشاد قامت موزون
شب وصال مین کیا کیا نہال کرتے ہین

چمک گئی ہے مرے خون کرسے وہ تیغ
کہ جیسے آگ مین لوہیکو لال کرتے ہین

اونہین کو دولت کونین جوش حاصل ہے
خدا کی راہ مین جو صرف مال کرتے ہین

۱۴۳ جدید ۷

ہوتا ہون وصل کا جو طلبگار رات دن
رہتی ہے میرے یار کی تکرار رات دن

ہی جب سے یاد گیسو و رخسار رات دن
یکسان مری نظر مین ہے ای یار رات دن

ماہ مبین جبین ہے جو اے رشک آفتاب
ہی روئی صاف و گیسوی خمدار رات دن

عاشق امید دید پہ اوس در کے روبرو
ہین ایستادہ صورت دیوار رات دن

خورشید و مہ کی طرح سے اے دل تلاش مین
پھرتے ہین اونکے طالب دیدار رات دن

اوس آفتاب رو کی جدائی مین شمع سان
روتی ہے میری چشم گہربار رات دن

جبسے پیا ہے جام مئے عشق چشم یار
رہتے ہین جوش نشہ مین سرشار رات دن

۱۴۴ جدید فارسی ۲

واجب و فرض است سجدہ گر کنم ایجان من
کعبۂ ابروی پرخم قبلۂ ایمان من

گر بیاید ہر ساعت آن گل نوخیز چمن
بہتر از گلزار گردد خانۂ ویران من

۱۴۵ ردیف واو ۱۱

زلف کھولو عاشقو نپر نازل آفت ہو تو ہو
ناز کی چالین چلو برپا قیامت ہو تو ہو

بیکسی دیکھی برستے تو کہا اوس ترک نی
کشتۂ تیغ تغافل کی یہ تربت ہو تو ہو

معجزی وہ بہی دکھائینگے لب جانبخش سے
حضرت عیسی کے باتون مین کرامت ہو تو ہو

سبز کشت حسرت عشاق پامال ستم
ایخدا گر بارش باران رحمت ہو تو ہو

اور کوئی شے ہمین باغ نظر آتی نہین — اونکو آنے مین یہان عذر نزاکت ہو تو ہو
یاد تیری کعبۂ دل مین ہماری ایخدا — گر بتونکے عشق سے اک لحظہ مہلت ہو تو ہو
چاک چاک اے وحشت دل دامن جیب و قبا — مجھ نحیف و زار کے ہاتھون مین طاقت ہو تو ہو
داغ سینے کے تو روشن ہین چراغونکی طرح — آندھیون سے گل جو شب کو شمع تربت ہو تو ہو
دیکھکر آنسو کا دھبہ اوسنے عنوان پر کہا — سند ہے اس خط مین دیکھے حقیقت ہو تو ہو
کثرت محشر مین ہم بھی دیکھہ لین گی ایکدن — جلوہ فرما طور پر وہ نور وحدت ہو تو ہو

١٤٦	سامنے وہ عاشقونکے آئینگے سنتے ہین جوش حشر کے دن دیکھنے کے اونکی صورت ہو تو ہو	٧

دل اپنا ہمکو دیدو یا ہمارا دل صنم لیلو — قسم دینے کی تم کیا ہو نہین ہمسی قسم لیلو
دل و دنیا و دین تو دی چکے اک جان باقی ہے — خدا کیواسطے ہان ہی بتو راضی ہین ہم لیلو
نہ اوس سا کہین دیکھوگے تم ایسا جو ہرگز — جو جی چاہے تو ڈھونڈو ہاتھہ مین شمع حرم لیلو
سفر آخر جو واجب ہے سرائے دار فانی سے — تو کچھ ہمراہ اپنے توشۂ راہ عدم لیلو
صدا آتی ہے یہہ بازار الفت کی دکانون سے — خوشی اب نام کو بکتی نہین ہان درد و غم لیلو
نہ جاتے ہو کیون میرا جنازہ ہو چکا جلدی — لگی یہہ یار کی آئی ہے ٹھہرو اس مین دم لیلو

١٤٧	یہہ مجنون نے کہا فرہاد سے وحشت کے عالم مین چلو پھر سوئے صحرا جوش کی لیے قدم لیلو	٩

سمجھوگے مری بات کو حق یار کبھی تو — ٹوٹے گا تمہارا بت پندار کبھی تو
پائینگے مراد اپنے خریدار کبھی تو — نکلیگا وہ یوسف سر بازار کبھی تو
دیکھو نہین آتے شب وصل بت کمسن ! — یہہ طالع خوابیدہ ہون بیدار کبھی تو

دن وصل کے آئینگے نہ گہبراو دلِ مضطر
ہوگی سحر آخر یہ شبِ تار کبہی تو

مشتاق مرے کان ہین او مستِ منی ناز
سنلین ترے پازیب کی جہنکار کبہی تو

آنکہون کو بچہاؤنگا رہِ ناز و ادا مین
آئینگے مرے گہر قدمِ یار کبہی تو

کام آئین ہوائے نفسِ دردکی جو نکلے
اوڑ جائی نقابِ رخِ دلدار کبہی تو

ہر روز کا جہگڑا نہین اچہا نہین اچہا
موقوف رہے وصل مین تکرار کبہی تو

148 — ہان سینۂ افلاک جلی مثلِ دلِ جوش
تاثیر دکہا آہ شرربار کبہی تو — 9

بہلایا ہے آنکہونسے جو دیکہا بزمِ جانانکو
ریاضِ خلد کو فردوس کو گلزارِ رضوان کو

دکہا کر خالِ عارض کا جلایا راتدن تونی
عطارد کو ضیائی ماہ کو مہرِ درخشان کو

خدا ہے حافظِ جان دلکو سونپا رنج و فرقت نی
اری بیرحم تنہائی کو بیتابی کو ہجران کو

خدا دلکو بچائی بطرح پرخاش ہی اوس سے
نگاہِ یار کو ابروئی خم گشتہ کو مژگان کو

ڈبویا ایک ہی ساعت مین ابرِ چشمِ گریان نے
فضائی دشت کو گاؤ زمین کو چرخِ گردان کو

تمہاری حسنِ روز افزون کے آگی کچہ نہین رتبا
پریکے ناز کو غلمان کو اندازِ انسان کو

رخ و زلف و قدِ موزون نی تیری خوب شرمایا
عروسِ باغ کو سنبل کو سرو صحنِ بستان کو

خدایا بخش دینا حشر مین صدقہ خدائی کا
محبت کو مقیمِ نزار کو احمد حسنخان کو

149 — بتونکی عشق مین ای جوش ناحق ہم گنوا بیٹہی
دلِ ناشاد کو جانِ حزین کو پاسِ ایمان کو — 19

شامِ وصل آج عطا کی جو خدانی ہمکو
صبحِ ہجر آئی شبِ گور دکہانے ہمکو

دی نیازیکے سب اندازِ بتون کو بخشے
ناز او نہانی کو بنایا ہے خدانے ہمکو

خفقان ہے دل ناشاد کو دم گھٹتا ہی
اوہمنشین ٹہین وہ شب لف دو تانے ہمکو

سبز خط نے لب جانانکی جو لی جان حزین
عیسی و خضر چلے آئی اوٹہانے ہمکو

تجکو اوس سلسلۂ زلف مسلسل کی قسم
ای شب ہجر نہ آرزو ستانے ہمکو

شفق صبح بنارس کی دکہائین سیرین
گوری گوری تری ہاتہونکے حنانے ہمکو

چارون عیش سے رہنے نہ دیا دنیا مین
خاک نے آب نے آتش نے ہوانے ہمکو

دست وحشت نے گریبانکے اوڑائی پرزے
دامن دشت دیا گردش پانے ہمکو

چار دیوار عناصر سے رہا فرمایا
عشوہ و شوخی و انداز و ادانے ہمکو

وحشت دل کا تقاضا ہے کہ چلیے صحرا
ناتوانی ادہر آئی ہے بہٹہانے ہمکو

آپ کیا مصحف عارض کا سمجہکے بیمار
آئی یاسین دم مرگ سنانے ہمکو

واہ کیا پستی طالع کی برائی دیکہی
بعد مرنیکے نہ آئے وہ اوٹہانے ہمکو

دولت وصل سے ای سیم بدن نسبت کیا
خاک کی ڈہیر دین قارونکے خزانے ہمکو

نیچی نظرین ہین شب وصل مین خاموشی ہے
حد سے بڑہنے ندیا شرم و حیانے ہمکو

زلف برہم جو سنواری تو بگڑ کر بولے
آپ آتی ہین یہان روز بنانے ہمکو

پاتی بیٹہین جنازیکے اوٹہانی والی
موت ہر دم نظر آتی ہے سرہانے ہمکو

ای اجل بعد مسیحا تو یہانسے پہر جا
نازمین خنجر قاتل کے اوٹہانے ہمکو

ہم وہ گمراہ ہین خود اونکو بہلا دین رستہ
خضر ہے آئین اگر راہ بتانے ہمکو

۱۵۰	گریہ و آہ نے لی جان شب فرقت مین **جوش** مارا ہے اسی آب و ہوانے ہمکو	۹

ہی یہ دیدار آخر آگے جنازا دیکھو
جمجی پیٹو مجہے گاڑو مرا مردا دیکھو

عاشقو تم نہ خم زلف چلیپا دیکھو — جان ہی لیگا بلا کا ہے یہہ پھندا دیکھو
الفت چشم فسونساز مین ای بےچشمو — جو نہ دیکھا تھا ان آنکھون نے وہ دیکھا دیکھو
اپنی آنکھونکو نہ تکلیف دو حاسد کے لیئے — میری آنکھونسے تم ای رشک مسیحا دیکھو
چشمگین غنچہ دہنی ہوتے ہین ہماری آگے — ہمکو اندھا وہ سمجھتے ہین تماشا دیکھو
سامنا لاکھون بلاؤنکا ہی ای حضرت دل — کوچۂ زلف پریزاد مین تم جا دیکھو
وحشیو تنگ ہو جو قید سے توڑو زنجیر — جانب کوہ چلو سمت صحرا دیکھو
عاشق خال و خط و زلف ہون کس قاتل کا — میرا دل دیکھو جگر دیکھو کلیجا دیکھو
جوش جو مد نظر ہون وہ کمانسی ابرو — کسی گوشے مین کہین کہینچکے چلا دیکھو

۱۶	جدید	۱۵۱

کیا گریبان گیر ہوگا اوس کا خواہان تک نہو — ہاتھہ کا ایدل پہنچا جسکے دامان تک نہو
لی نکل ای وحشت دل اوس بیابانکی طرف — جسمین انسان تو کہا انکا کوئی حیوان تک نہو
اسقدر شوق شہادت ہی کہ رکھدو نہین گلا — میان سے قاتل تری شمشیر عریان تک نہو
فصل گل مین زیست کیا بلبل کی ای صیاد ہو — جب پہنچا اوس کا دیوار گلستان تک نہو
کیا خدا کی شان ہے وہ وعدۂ وصلت کری — جس ستمگر سے کبہی کچہ عہد و پیمان تک نہو
عاشق رخسار و گیسو جب بنو نہین ای صنم — مطلع ہندو تو کیا کوئے مسلمان تک نہو
پنجۂ شل کیطرح شانے سے ہو وہ ہاتہہ خشک — جسکا ای قاتل پہنچنا زلف پیچان تک نہو
صحبت نامنصفان مین شعر عمدہ گر پڑہین — جز خموشی رشک سے کوئی ثناخوان تک نہو
ہاتہہ اوٹہا کر فاتحہ پڑہ دیجئے گا دور سے — آپکا جانا اگر گور غریبان تک نہو
دیکہنا محرومی تقدیر اسکندر کہ خضر — راہبر ہو اور رسائی آبحیوان تک نہو

لطف کیا اے دست وحشت مہربانی سے ترے	پردۂ جیب قبا گر چاک داماں تک نہو
ایکدار وز وصال یار ہی مین ہو وصال	یہہ دعا ہے زیست میری شام ہجران تک نہو
یہہ یقین ہی جنس دل لیجاؤ گر بازار مین	مول لینا تو کہان کا کوئی پرسان تک نہو
اوس چمن کا بلبل دلگیر ہو نہین ایصبا	غنچۂ گل جس مین ہولے سے بھی خندان تک نہو
دیکھی اوس یوسف ثانی کو پہر کس سے مثال	حسن مین جسکے مقابل ماہ کنعان تک نہو
حکم ہے اوس شاہ خوبی کا شریک بزم عیش	جوش کا رتبہ ہے کیا احمد حسنخان تک نہو

۱۵۲ جدید ۵

آنکھ اوٹھا کر نہ جوش ادھر دیکھو	مانگو اس عشق سے حذر دیکھو
ایک بوسی پہ جان دیتے ہین	تم ہمارا دل و جگر دیکھو
بگڑی زلفونکو مین بناتا ہون	عیب اپنا مرا ہنر دیکھو
حضرت دل نہ آنکھ اونسے لڑی	اس مین ہے جانکا ضرر دیکھو
بعد مرنیکے وصل ہوتا ہے	جوش تم بے کسی پہ مر دیکھو

۱۵۳ ردیف ہائے ہوز ۱۰

ہوا دشمن جان ہمارا زمانہ	موافق رہا اونسے سارا زمانہ
تجھی چشم بد دور آنکھونکا اپنے	سمجھتا ہے ای ماہ تارا زمانہ
حیات و ممات جہانکی ہو حاکم	بھرے دم نہ کیونکر تمہارا زمانہ
نہ وہ عہد دولت ہی حسن بتانکا	نہ وہ عاشقی کا ہمارا زمانہ
یہہ کہین آتش افروز بان عدو دل سے	اور اوڑا دفعتاً انکے پارا زمانہ
ترے آنکھ سے پھرتی ہے ابرو کی صورت	سمجھے پھر رہا ہے ہمسے سارا زمانہ

۲

اب اعتراض لازم نہین تمکو ہے — وہ جو بن گئے وہ سدہارا زمانہ
ای آتش رخو نکے مزاجو نکا پیرو — نہ کسطرح لائی جدارا زمانہ
حسین ایک تجہسا نہ دیکھیگا خوشرو — جو مر کر جئیگا دوبارا زمانہ

۱۵۴
نہ جیتے پہرے کوچۂ عاشقی سے
تمہین جوش سمجھا کی ہارا زمانہ

ایدل برو نکو ہجر مین سب سی بلا سمجھ — اشکو نکو سوزش تپ غم کی دوا سمجھ
کیا خوب عقل و فہم و فراست ہی کیا سمجھ — اوس فتنہ گر کو جوش جو کہتے ہو نا سمجھ
اچھا نہین ہے رات کا پہرنا پری ہین ڈھنگ — اب بہی خدا کیواسطے ای مہ لقا سمجھ
ایدل تلاش زر مین نہ گلیو نکی خاک چھان — اوس سیمتن کے وصل کو تو کیمیا سمجھ
کس کس دغا شعار کو دیتے ہین نقد دل — رکہتے نہین ہین عاشق خود گم ذرا سمجھ
گو نا بلد ہے چل در دلدار کیطرف — ایدل جناب عشق کو تو رہنما سمجھ

۱۵۵
دل مر گیا جو ہجر بتان مین تو غم نہین
ای جوش سبکو غیر خدا تو فنا سمجھ
۹

روز اول سے ہی فرقت میری تقدیر کے ساتھ — وصل ممکن ہے نہین اوس بت بے پیر کے ساتھ
میری وحشت سے بیابان تنگ تو مصور کو ہی خوف — طوق و زنجیر بناتا ہے وہ تصویر کے ساتھ
دیکھ صیاد وفاداری صید بسمل — روح بہی جسم سے نکلی کشش تیر کے ساتھ
کشش عشق نے کچھ تو دکھائی تاثیر — لیگئی گھر سے مجھے آگئی وہ تو تقریر کے ساتھ
ایکجا تیر و کمانکے ہو سکونت کیونکر — نوجوان رابطہ رکہتے ہے نہین پیر کے ساتھ
دی جو ہر نالہ ہائی ہو ذن نے شب وصل صنم — مرغ بسمل ہوا دل نعرۂ تکبیر کے ساتھ

مجہ مین اور اوسمین ہے یون ربط و محبت باہم
شکر آمیختہ جسطرح سے ہو شیر کے ساتھ

بی محل اونکو سنائی جو کلام ای قاصد
قطع ہوویگی زبان دانت سے تقریر کے ساتھ

مجہی فرقت مین ہے رنج ہمیشہ ای جوش
کبہی تقدیر کے ساتھ اور کبہی تدبیر کے ساتھ

۱۵۶	جدید	۹

الفت بڑہاؤن خاک بت سیمبر کے ساتھ
قارون ہمین ہزنین جو محبت ہو زر کے ساتھ

گریان ہے اونکے ہجر مین دل چشم تر کے ساتھ
گہبرا رہی ہے جان تن مین ہی جگر کے ساتھ

ہوش و خرد نے کوچ کیا وقت انتقال
افسوس ہے کہ چہوٹ گئی عمر بہر کے ساتھ

حرص و ہوا اجل غم اموات دوستان
خالق بچائے لاکہہ مین دشمن بشر کے ساتھ

محروم ابکی آئیگا اونکو جو دیکے خط
لینگی جواب جائینگے ہم نامہ بر کے ساتھ

نظارۂ جمال ہے جبتک کہلی ہے آنکہہ
سودا ہی زلف یار پری رو کا سر کے ساتھ

کاوش ہیہ خوب چرخ نے اہل زمین سے کی
اغیار کی مکان ہی کہدی ہیں گہر کے ساتھ

یون چاہئے ہی زیست مین الفت نباہنا
چہوٹے ہماری آپکے ایجان مر کے ساتھ

جاگین ہماری طالع خوابیدہ جوش ابہی
سونا نصیب ہے جو بت سیمبر کے ساتھ

۱۵۷	ردیف الیا	۲۳

حضرت دل ہی ہین بسمل اوس ستم ایجاد کی
کان کاٹے جسکے ظلم و جور نے جلاد کے

ہوش اوڑے مالک فنا مین قیس اور فرہاد کی
تذکری جسدم سنے مجہ خانمان برباد کے

معترض شاگرد ہو گو شعر پر استاد کی
غیر ممکن باپ سے لیتے بڑے ہین اولاد کے

کاٹ کی سر کیا سکہ دوشے عطا کی ای اجل
ہین مری گردن پہ احسان خنجر جلاد کے

آمد آمد ہے عروسان چمن کی ای صبا
بلبلوں نین شور ہین ہر سو مبارکباد کی

لحظہ لحظہ جو گھلے جاتے ہین اعضائے بدن
روز ہجر یار بھی کیا روز ہین مرداد کے

ای اجل زندان قالب سے یہ کیون جاتی ہی روح
اب دن باقی رہے کیا قید کی میعاد کے

ای پری توڑین جنون مین شکل تار عنکبوت
لاکھہ گردن مین ہماری طوق ہین فولاد کے

مرتے مرتے مر گئے امید وصل یار مین
حوصلے کچھ بھی نہ نکلے اس دل ناشاد کے

تو گرفتار ہمین او بلبل نہ کہو جان حزین
ہین بہت باقی ستم سہنے ابھی صیاد کے

واہ ری دست جنون کی فصل گل مین زور و شور
چوڑیون کے شکل توڑی طوق سب فولاد کے

صوبے ہم پہونکدین نالونسے ای جوش جنون
منتظر بیٹھے ہین دشت عشق مین ارشاد کے

جوش وحشت ہی جو خضر راہ کوہ و دشت مین
پیر ہین ہم قیس کے استاد ہین فرہاد کے

کیسے کیسے گل کھلائے ایک مشت خاک سے
کھیل ہین یہ نخلبند گلشن ایجاد کے

کھینچ لین جو اونکے حسن روز افزون کی شبیہ
نہ نظر آتے نہین یہ مانی و بہزاد کے

گلشن ایجاد مین جو پھولتے پھلتے نہین
سرو بھی شاید کہ چیلے ہین کسی آزاد کے

تذکرے تیری لب شیرین کی ای شیرین دہن
لطف دیتے ہین زبانپر کوزہ قناد کے

مصحف رخ پر وہ ابرو وہ بسم اللہ ہین
اور آنکھون پر گمان ہوتے ہین ہمکو صاد کے

جان دیدینگے نہ ہو گی دستگیری کی ہوس
مرد کب ہوتی ہین خواہان غیر کی امداد کے

ہین وہ روئین تن ہون دیوانہ کبھو لی جو فصد
ٹوٹ کر رہجائین نشتر سیکڑون فصاد کے

وحشی و دیوانہ سودائی دیار عشق مین
یہ لقب ہین ای پری مجھ خانمان برباد کے

لفظ اخگر کو یہ ہین اجگر کہین شاعر ہین ہم
صدقے اوس شاگرد کے قربان اوس استاد کے

۱۵۸	کیون نہ اپنے شعر کی الفت ہو دلمین جوش کے پاس ہوتی ہین پدر کو کسقدر اولاد کے	۱۲

تذکرے ہیں کعبۂ دل میں خدا کی یاد کے
کیونکہ یوسف کو ہوں عوی بندۂ آزاد کے
دن بہرین غربت میں ہر اک خانمان برباد کے
دی رہائی اب تو کیا احسان ہیں صیاد کے
بھول کے آئی ادہر ہے جستجوئی یار میں
آسمان کی کیا ہے طاقت کیا زمین کے ہی مجال
کیون نہ مجہ وحشی کی پاؤنکے اوتارین بیڑیان
دم جو دیکہا اوس مسیحائی تو بلبل نکہ روش
توڑتے ہیں تیر نالونکے نہ ناوک آہ کے
یاد فرمایا نہ بہولیسے کبہی اوبے وفا
آتش وحدت وہ بہڑکے بوستان حسن میں

حمد
نعت
منقبت

بت ہیں سنگ آستان بتخانۂ ایجاد کے
آپ ہیں محبوب برحق صانع ایجاد کے
یا علی شیر خدا طالب ہیں اس امداد کے
آپ ہی ہم جانیوالی ہیں عدم آباد کے
رہنے والی ہیں ازل سے ہم عدم آباد کے
ہم اوٹھائینگے یہہ صدمے عشق کی افتاد کے
ہاتہ کاٹی جائینگے اس جرم پر جلاد کے
بول اوٹھے مرغ جوہر خنجر فولاد کے
ہفت گردون سخت بیضے ہیں مگر فولاد کے
آفرین تیری فراموشی کو صدقے یاد کے
پاس آکے جلنگے پر بلبل ہمزاد کے

۱۵۹	سمجھتے ہیں جوش فاضل ہے وہ علم شعر میں قاعدی پڑھتے ہیں جو نادان ابہی بغداد کر	۱۳

تیغ ابروئی ہلالی سے جگر بسمل ہے
یہہ تمہاری لب نازک پہ نمایان تل ہے
بخدا جان بہی دی کوئی تو آگاہ نہ ہو
جان کا کیا غیر کے اس تیغ کاروکی چوٹ آ
بل ہیں ابرو میں جبین پہ ہے شکن تیغ بکف
کچہ خبر تجہکو نہیں ای بت نادان میری

ناوک عشوۂ و انداز کا زخمی دل ہے
یا کسی عاشق بیتاب کا ارمان دل ہے
ای بتو سچ ہے کہ تمہد کا تمہارا دل ہے
ناز و شوخی ہیں تمہاری یہہ ہمارا دل ہے
خیر ہو جانکی آمادۂ شر قاتل ہے
دیکہہ بندونسے خدا اپنے کہان غافل ہے

سکۂ شعر ہے اقلیم سخن مین جاری
شاعری بھی شاہی کا مزا حاصل ہے

دل نے اوس بحر محبت مین اوتارا مجکو
تہ کا جسکے پتا ہے نہ کہین ساحل ہے

یاد زلف و قد بالائے صنم ہے جبسے
ہر بلائے فلک سر پہ مرے نازل ہے

قدم اے دل نہ بڑہا کوئے بتانکے جانب
راہ مین سیکڑون خطرے ہین کڑی منزل ہے

جانکا خوف ہی اندیشۂ رسوائی ہے
عشق آسان نہین حضرت دل مشکل ہے

باعث امن ہے دانائی جہان مین اے دل
قیدئ دام ہے جو صید یہان غافل ہے

۱۶۰
جان کیون دیدۂ و دانستہ نہ دین اونپر جوش
پاس آنکھونکا ہے منظور لحاظ دل ہے
۱۰

موا رقیب تو مجھ خستہ تن کو عید ہوئی
خزان کے جانیسے اہل چمن کو عید ہوئی

اناتھا گرد غم و رنج سے مین غربت مین
جو دیکھا صورت اہل وطن کو عید ہوئی

برنگ ماہ محرم غمین رہا شب وصل
سحر جو آئی تو اوس کم سخن کو عید ہوئی

ہماری مرنے سے سارا جہان ہوا غمگین
ہوئی جو عید تو دزد کفن کو عید ہوئی

ہنسی خوشی سے جو کین شبکو آپنے باتین
تصور میری دل پر محن کو عید ہوئی

جو کوہکن کیطرح دی لبونکی عشق مین جان
مزا یہ ہے بت شیرین دہن کو عید ہوئی

پیام وصل بتان دیکے پایا جو انعام
ہماری دل کیطرح برہمن کو عید ہوئی

جو لیکی دولت ایمان پہرا ین کعبی سے
یہ حال سنکی بت راہزن کو عید ہوئی

ہمارا لاشۂ عریان جو دشت مین دیکھا
تو کیا ہی کرگس و زاغ و زغن کو عید ہوئی

۱۶۱
مہ صیام مین پیے تیس دن جو ساتھ شراب
تو جوش اوس بت توبہ شکن کو عید ہوئی
۱۳

یاد دندان مین یہ طغیانی ہے ہر آنسو کی
چشمۂ چشم ہی ہے میری روانی جو کی

وعدۂ وصل کا کیا آئیگا اب دلکو یقین
تھی جو بات کہی ہمسے وہ اک پہلو کی

جو مقابل تھا ترا اوس سے بھڑایا تجکو
آئینی نے یہ خطا ای بت چین بررو کی

شب تاریک جدائی مین نکلکر منہ سے
شرر آہ دکھاتی ہین چمک جگنو کی

چاند کو دیکھ کے تلوار نہ دیکھون کیونکر
شکل ابرو کی یہ ہے اوسمین شباہت ہو کی

جو لڑائی دل عشاق مین اور حسن مین تھے
خط عارض نے وہ ای ماہ جبین یکسو کی

تیری چیتے کی کمر سے ہی کمر نازک تر
آنکھ کے روبرو ڈھیلا سی ہی چشم آہو کی

عشق رخ چھوڑ کے کیون خال کا عاشق ہون
کیا مسلمانی ہے قدر سواہ ہندو کی

اوس چمن زار مین ہین زاغ و زغن کے بچو
قمریان دیتے تھین آواز جہان کوکو کی

دست گستاخ ہین مشتاق کمر ای گردون
سر شوریدہ کو خواہش ہے پھر اوس زانو کی

سنبل باغ جنان زلف کو اونکے نہ کہا
کی سراسر یہ خطا فکر رسا تو جو کی

بجگئی جب جو شب وصل کے گھنٹے جلدی
کیسی یارب یہ گھڑی آج گئی تھی کو کی

۱۶۲	ورق صبح پہ لکھین گے سواد شب سے یکقلم جوش حقیقت کو رخ و گیسو کے	۱۸

برنگ مہر تابان عارض روشن چمکتا ہی
نظر بھر کے تجھے ای ماہ کوئی دیکھ سکتا ہے

دلا ہشیار آنسو دیدۂ تر سے ٹپکتا ہے
بھرا ہے خوب یہ ساغر کوئی دم مین چھلکتا ہے

جو پہلو سے کبھی وہ سیمبر دم بھر سرکتا ہے
کلیجا منہ کو آتا ہے ہمارا دل دھڑکتا ہے

کمان شکل ختن نے پائی ہے اسطرح چلکی
بلا کا ای پریرو سنبل گیسو مہکتا ہے

ہوئی بھی ہم نگر اوسکے کدورت مین فرق آیا
غبار اپنا لیتا ہے تو وہ دامن جھٹکتا ہے

ستاری جبہ شکین کے جو نیند تس دیکھ پاتا ہی
نہین کچھ فرق اس مین بال بھر وہ سر ٹیکتا ہی

مزار عاشق بیکس کو حاجت شمع کی کیا ہے
برنگ نجم داغ سینہ تربت مین چمکتا ہے

حریفان رخ و گیسو کو تیری دیکھ کر اوتے
کوئی کہتا ہے سایہ ہی کوئی کہتا ہی سکتا ہی

جو بوسے روئے آتشناک کے اغیار لیتے ہین
مری کانون دل مین الصنم شعلہ بھڑکتا ہے

فقط مین ہے نہین اک دیکھنے والا زمانے مین
فلک بے چشم انجم سے تجھے اے ماہ تکتا ہے

قدم اے دل نہ رکھنا کوچۂ گیسوئے پرخم مین
یہ وہ رستا ہے ہر گام جسمین رہرو بھٹکتا ہے

نہین بچ سے لب شیرین کی دیتا جو شہد ارتسے
ہماری زخم لبریز تو نمک قاتل چھڑکتا ہے

رخ انور ہے ما بین دو گیسویون درخشندہ
شب تاریک مین جسطرح سے اختر چمکتا ہے

برنگ بو ہوا ہوتے ہین بلبل تیری وحشت سے
گلستان مین جو اے صیاد پتہ بھی کھڑکتا ہے

ہزارون رخنے آجائینگے اونکی پردہ پوشی مین
یہ قصر چشم اپنا ہے محل اے دل ٹپکتا ہی

بتادی صاف مجکو اے بت خودسر یہ شانہ نے
کسی کا یا دل صد چاک زلفون مین لٹکتا ہی

وہ گرما گرم ہے بازار حسن یار ازروزون
کنور وہ جس جگہ مہر درخشان کا کھنکتا ہے

۱۶۳

خموشی معنے دارد کہ در گفتن نے آید
نہ بحث اوس بدزبان سے جوش تو بکنے دے بکتا ہے

۱۳

وہ کاغذ تختۂ لالہ سے رنگینی مین افزون ہے
رقم جسپر تمہاری عارض گلگون کا مضمون ہے

سمجھتا ہے جو لیلے اوس پری کے زلف شبگون کو
وہ مجنون ہی وہ مجنون ہی وہ مجنون ہی وہ مجنون ہی

عذار یار تجہ پر شمع و پروانہ گل و بلبل
یہ عاشق ہے وہ شیدا ہے یہ دیوانہ وہ مفتون ہی

بلا گیسو کی الفت ہی محبت خال کے آفت
یہ زہر افعی خونخوار ہے وہ حب افیون ہے

یہین مرون پہ دو سلطان کبھی باہم نہین رہتے
کہین گور سکندر ہے کہین قبر فریدون ہے

یہ زور گریہ ہے اے دل کسی کے یاد و غم مین
کہ ہر اک اشک کے قطرے سی پیدا جوش جیحون ہے

گریبان چاک ہے سیطرح جو شاہد گل کا
ہوا ثابت کہ اوس غنچہ دہن سے یہ بھی مفتون ہے

کمر باندہی تجسس پر عدم مین بے نہین پایا
دہان تنگ مین پنہان دہن کا اوسکے مضمون ہے

کسی کا غم نہین اسکو جوان یا سن رسیدہ ہو
برنگ طفل بے پروا مزاج پیر گردون ہے

کسی گیسو کا سودائی ہے یا فصل بہار آئی
جو وحشت خود بخود دلکو ہمارے روز افزون ہے

مبارک حضرت دل کو محبت خال عارض کی
زحل کا دور اے اختر شناسو کیا ہمایون ہے

بخیر انجام ہو یارب اس آغاز محبت کا
وہ بے پروا ہین اور اپنی طبیعت اونپہ مفتون ہے

۱۶۴

وہ مہر و مہربانی سے نہ سیدہی راہ پر آیا
عجب اے جوش برگشتہ ہمارا بخت وارون ہے

۱۱

ادہر ابر بہاری جانب میخانہ آتا ہے
ادہر بھر کے ساقی لیے پیمانہ آتا ہے

دل وحشی نہ کیون اوبھی مثال کاکل و گیسو
برائے زینت زلف پریشان شانہ آتا ہے

خداوندا سوائے وصل مطلب کچھ نہ لکہا ہو
جواب خط لئے قاصد جو بیتابانہ آتا ہے

لبون تک جانکی ہمراہ دل ہے آئی فرقت مین
کہ در تک رخصت مہمان کو صاحب خانہ آتا ہے

ہمیشہ ہم جوانونسے چلی جاتی ہین چھیڑین
تجھے بھی پیر گردون ناز معشوقانہ آتا ہے

نہین ممکن جو بے کوشش ملے اوس خال کا بوسہ
دہن مین اوڑ کے ازخود رزق کا کب دانہ آتا ہے

جلی جاتی ہے سوز رشک سے ہر شمع محفل مین
جو اونکے روئے روشن کے قرین پروانہ آتا ہے

گئی جو بہر استقبال روح عاشق لیلے
الٰہی کونسا اس دشت مین دیوانہ آتا ہے

کسے رہنا ملا اے ہمصفیرو باغ ہستی مین
جو آتا ہے برنگ سبزۂ بیگانہ آتا ہے

ہر اک جا جشن جمشیدی ہے رقص جام و مینا ہے
وہ مست جام عشرت جانب میخانہ آتا ہے

165	مین وہ نام خدا ای جوش شاہ ملک وحشت ہون ہمیشہ نجد سے جسکے لیئے نذرانہ آتا ہے بار	17

سر کے کٹنے مین نہ رہتی مجھے مشکل کوئی
کبھی کیا نظر آتا نہین قاتل کوئی

جان دینے پہ جو مرتا ہے تو یہ مشکل ہی خوب
ڈھونڈہ جلاد حسین اہل بسمل کوئی

قیس سے کہدو کہ ہٹجائی یہ لیلی کا ہی حکم
آنے پائے نہ پس پردہ محمل کوئی

اونگلیان اوٹہنے لگین خون ہونا رستے ہزار
ملکی مہدی کو وکہانے جو انامل کوئی

کبھی حل ہو گا معمائی دہن بھی ایفکر
جو نہ آسان ہو ایسی نہین مشکل کوئی

صورت قبلہ نما کعبۂ ابرو کی طرف
پھیر دیتا ہے ہمارا دل بسمل کوئی

اور کیا خال و خط و زلف کی لکھوان اوصاف
کوئی ظالم کوئی جلاد ہی قاتل کوئی

وحشئی زلف مجھی جانکے ار شک پری
طوق لایا کوئی پہنانے سلاسل کوئی

قد و گیسو کی محبت سے دلا مانگ حذر
آسمانی نہ بلا سر پہ ہو نازل کوئی

اوسکے آیا جو گل زخم کی جانب اوڑک
تیر مین ستا پر بازوئے عنادل کوئی

جو مقدر مین ہے تحریر وہ ہی ہونا ہی
حق ہے یہ اسکو نہ سمجھے خط باطل کوئی

قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند
نہ ہوا بار امانت کا جو حامل کوئی

جان ناشاد گئے پر نکلے بیمہری سے
حیف نکلی نہ مری آرزوئے دل کوئی

داغ الفت سے ترے داغ سویدا کیطرح
خالی ایماہ جہانتاب نہین دل کوئی

حق تعالی کے سوا کس مین ہے ایسی قدرت
ای صنم پھیر دے تجھسی جو مرا دل کوئی

166	اوسکی قدمون پہ سر و جان و جگر کردون نثار لی اگر ہاتھ مین ای جوش حزین دل کوئی	18

جلی سینہ تو پھر کیون کر دل مضطر مرا ٹھہری ... زمانہ جانتا ہی آگ پر سیماب کیا ٹھہرے
ہوا ثابت مآل دولت دنیا فقیری ہے ... اولٹکر دیکھیئے اقبال کو تو لا بقا ٹھہرے
ہدف تیرونکے جو عاشق بنے تھے یار زیر نگاہین ... قیامت مین خدا کے سامنے وہ بیخطا ٹھہرے
نہین مین پاک جب ہونسے تو مجرم ہی ٹھہر جاؤن ... ٹھہرنا ہو جو محشر مین الٰہی فیصلا ٹھہرے
کہو وہ بت جسے عشاق مین صادق وہ صادق دے ... وہ بندہ نیک ہی مقبول ہے جو پیش خدا ٹھہرے
لگائی زلف کی ڈوری پھنسایا چین کاکل مین ... گناہ عشق پر ہم قابل قید و سزا ٹھہرے
اوس آبادی مین ویرانگی کیفیت نظر آئی ... غم و درد و الم کا جا کی جس جا قافلا ٹھہرے
سنا ہی وہ مسیح عصر آتا ہے عیادت کو ... کہو سید ہی چلے جائے نہ بالین قضا ٹھہرے
بنائین قصر و ایوان کیا ہمین بھی ہی دو دن جانا ... سرائی دہر سے چلکے جہان شاہ و گدا ٹھہرے
لب گلرنگ کی عاشق خریدار ہیکو حاضر ہین ... جو نقد جان کی قیمت پر یہ لعل بے بہا ٹھہرے
مرا خط لیکی جا سیدہا ابھی اوس غیرت گل تک ... قسم تجکو پیمبر کی جو اے پیک صبا ٹھہرے
نہین کہتا ہون اونکے سامنے کچہ حال اپنا ... کہ قسمت ہو برائی پر مبادا وہ گلا ٹھہرے
دکھایا بعد مردن جذب دل نے یہ اثر اپنا ... کہ بہر فاتحہ تربت پہ وہ آکی ذرا ٹھہرے
سیہ بخت اسقدر ہون مین کہ بنکر زاغ اوڑجانے ... میری دیوار کے سائی مین گر آکر ہما ٹھہرے
تری بیمار غم کی اے مسیحا اب یہ حالت ہے ... نہین ممکن اوتر کر حلق سے دم بھر دوا ٹھہرے
سناؤن حال بیتابی تجھے اے عیسیٔ دوران ... تڑپتے ہے جو پہلو مین دل مضطر ذرا ٹھہرے
جو مانگا وقت رخصت اونسے بوسہ زلف شبگیر کا ... تو برہم ہوکے فرمانے لگے میری بلا ٹھہرے

۱۶۷	کہلا یہ وقت مردن جوش ہم پر کو حباب آسا ہم آکر بحر ہستی مین اگر ٹھہرے تو کیا ٹھہرے	۹

چہچہے سنتے ہی بلبل کی زبان سوکھ گئی
خود بہی ہو تونکی وش وقت خزان سوکھ گئی

فصل دی سبز قدم باغ مین کیا آئی ہے
شاخ گل بہی صفت برگ خزان سوکھ گئی

تیری پینے کو وہ کیا آئی ور گلشن تک
ٹانگ شمشاد کی ای سرو روان سوکھ گئی

کو نسا رند بلا نوش ادہر آیا ہے
جان خستہ سی جو ای پیر مغان سوکھ گئی

غیر ممکن ہے ضعیفی مین جوانی کی بہار
شاخ کب ہوتی ہے سرسبز جہان سوکھ گئی

پہول کے جام مین لا بادۂ گلگون ساقی
خشک کانٹی کی طرح منہ مین زبان سوکھ گئی

ڈرتی گریہ کی وہ رونی سے تری رہتی تے
گریۂ آہ سی اب سقف مکان سوکھ گئی

صید فرما کے بہی غم ہے ستمگارون کو
تیر ترکش مین تو کاندہ پہ کمان سوکھ گئی

۱۶۸	خون گر نیکا رہا جوش تو یہہ جان حزین نظر آیا جو زنخدان کا کنوان سوکھ گئی	۱۱

عدم سی کیا عبث اس عالم غدار مین آئی
تجسس مین تفحص مین تلاش یار مین آئی

صفا نیکے یہہ معنے ہین سر عشاق کٹ جاتین
نہ دہبہ خون کا اوس ترک کی تلوار مین آئی

ہزارون پیچ کہائے عشق پیچان لف کیسو
بناکی سنبل گیسو جو وہ گلزار مین آئی

گری سقف فلک بجلی کیصورت جان عاشق پر
جو دم لینے کو اونکے سایۂ دیوار مین آئی

گنہگار محبت کو نہ دہمکا تیغ سے قاتل
تامل کیا ہے حاضر ہے اگر سرکار مین آئی

تمہاری خنجر ابرو نے دل سے لاگ پیدا کی
کہ اک لخت جگر ہے آنسوؤن کے تار مین آئی

ہمین محفل سے خلوت مین بلانی لطف ہوتا ہے
خداوند قلوب ایسا مزاج یار مین آئی

نہ اوٹہوا بار الفت ای شہ خوبی خدا سی بہی
یہہ عاشق جمع مین فرد و ریا بیگار مین آئی

عبث یوسف کو دعوی حسن کا دنیا مین رہتا ہے
یہہ سب تلعی لبے کہل جائے گر بازار مین آئی

خوشنادہ رشتۂ تار نظر ایمردم دیدہ / جو گوندھکر اوس بت گل پیرہن کے ہار بنے

۱۶۹	یہی بوسے جو رخسارونکو جوشن یا دفانہ کر بلا کی پیچ و خم زلف سیاہ یار میں آئی	۱۴

ہو یہ ملکے رخسارۂ روشن کا جلوہ دور سے / مہر و مہ کرتے ہین کسب نور تیری نور سے

شان خالق آپ بھی سیکھے قدر اندازیان / ہو دل بسمل مشابہ خانۂ زنبور سے

تخت شاہی تخت نہ تابوت تھا بعد فنا / یہہ صدا آتی ہے گور قیصر و فغفور سے

دل مین ہر دم ہے خیال عارض تابان کا / خانۂ کعبہ منور ہے چراغ طور سے

عین کثرت مین کیے چیون راز وحدت آشکار / دل مین ہے یہہ رمز تو چہا چاہیے منصور سے

او لجھتی ہین جانکو کسطرح گھبرائے دل / روز ہجر یار بدتر ہے شب دیجور سے

شرم کی ٹٹی مین کہیلین کیون نہ یہ خوشتر شکار / طالب دنیا کی ہاتھ آتی ہے دنیا زور سے

بزم ساقی مین نہ ہاتھ آیا جو اک ساغر کبھی / پائین گے فردوس مین ہم جام دست حور سے

ہمسے جو بے اعتنائی کی تو کیا اسکا گلا / وہ محبت کی ابھی واقف نہین دستور سے

بار فرقت روز او ٹھواتا ہے بیگار اندنون / مجکو بدتر جانتا ہے وہ صنم مزدور سے

سرد مہر ایسے بتونکی جان بچنے کی نہین / ہمدمو میرا بسار کھو کفن کافور سے

بی سر و سامان ہین جو محفوظ ہین آفات سے / راہزن ہرگز خبر ہوتا نہین ہے عور سے

سرد مہری اوس پری کی میرے حق میں ہے بجا / گرم پہلو گلشن جنت مین ہوگا حور سے

۱۷۰	پھر ہوا تیغ نگہ سے دل مرا مجروح جوش پھر لہو جاری ہے ہر اک زخم کی انگور سے	۱۳

قامت یار سے ایدل جو محبت ہوگی / جان پر بڑھکے قیامت سی قیامت ہوگی

قطعہ

جسکی قارونکی طرح خلقت و طینت ہوگی — خاک بہی صرف نہ اوس سے کبہی دولت ہوگی
بان بہریگا گل مقصود سے دامن وہ امیر — جس مین کچہ نام کو بہی بوئے ریاست ہوگی
آکے بیٹہوگے تو ہو جائیگا محشر برپا — اوٹہہ کے جاؤگے جو محفل سے قیامت ہوگی
آئنہ اونکو دکہایا تو مکدر وہ ہوئے — اب صفائی کی بہلا کونسی صورت ہوگی
خال و چشم و رخ قاتل پہ لٹا ہی دونگا — میری قبضے مین جو کونین کی دولت ہوگی
چہین کے لیگا اگر آئنہ دل ای یار — دیکہنا میرے تری رنج کی صورت ہوگی
سب کجی اونکی نکل جائیگی خود آئینگے — راستی پر جو کسی دن مری قسمت ہوگی
اوسنے تلوار لگائی جو تن بسمل پر — ملک الموت کو او ترک شکایت ہوگی
فاتحہ پڑہکے جو دم بہر کو ٹہر جاؤگے — تو زیارت گہہ عالم مری تربت ہوگی
اوسنے آنیکو جو کہتا ہون تو فرماتے ہین — خیر آئینگے کسی روز جو فرصت ہوگی
کوچۂ یار گل اندام ہے فردوس مجہے — جسکو تم کہتے ہو ای واعظو جنت ہوگی

١٧١ — سرمۂ چشم بنا ہی گا جو وہ خاک قدم
کور کی آنکھہ مین بہی جوش بصارت ہوگی — ١١

کون کہتا ہے مری قاتل کا تن آہن مین ہے — اسلحہ سے بلکہ اوس کا پیرہن آہن مین ہے
تیری دلکو جو عنایت کی خدائے پاک نے — کب وہ سختی ای بت پیمان شکن آہن مین ہے
بیڑیونکو توڑ ڈالا مثل تار عنکبوت — گر بہی آہن ہے تو ہمکو سخن آہن مین ہے
بلبل جان کیون نہ رکہدی تیغ قاتل پہ گلے — جوہر ونکا کیا ترو تازہ چمن آہن مین ہے
جب سے آیا ہے تری قبضے مین قبضہ تیغ کا — صاف سونیکی چمک ای سیمتن آہن مین ہے
تیغ مین کیونکر نظر آئے نہ ہمکو روئے مرگ — شکل آئینہ صفا ای تیغ زن آہن مین ہے

تیر کے پیکان نے میرا دل جگر زخمی کیا	کس غضب کا توڑا د ناوک فگن آہن مین ہے
خود کھچی جاتی ہے گردن تیغ قاتل کیطرف	سنگ مقناطیس کا شاید چلن آہن مین ہے
خود دستانی زرہ چار آئینہ ہو زیب تن	غرق سر سے پاؤن تک وہ تیغ زن آہن مین ہے
آبداری اور جوہر دیکھکر تلوار کی	سمجھے چشم اوترک دریا موجزن آہن مین ہے
۱۷۲	عکس روئے یار سے آئینۂ فولاد مین جوش دیکھو تو شگفتہ کیا چمن آہن مین ہے ۱۲
جس لطف پر ہے آج گھٹا کچھ نہ پوچھیے	مے پیجئے کسی سے ذرا کچھ نہ پوچھیے
در شب فراق گذشتہ کی لذتین	اب آپ ہمسے بہر خدا کچھ نہ پوچھیے
لخت جگر طعام ہے پانی ہے خون دل	اس مریض غم کی غذا کچھ نہ پوچھیے
روز وصال مین غضب وقت کی لطف تھے	اپنا حجاب و شرم و حیا کچھ نہ پوچھیے
اوس غیرت مسیح کی فرقت مین اے اجل	مرجائے کسی سے دوا کچھ نہ پوچھیے
دل بیکسونکے پیس رہا ہے خرام ناز	کیون حشر ہے یہ آج بپا کچھ نہ پوچھیے
گر کے قدم پر آپ کے پہنچا ہے ہاتھ تک	خوبی بخت و زور حنا کچھ نہ پوچھیے
رخصت حضور کے ملک الموت تھی مجھے	نادان بنکے حال قضا کچھ نہ پوچھیے
کیا اختیار اس دل خانہ خراب پر	حالات جبر و صبر و رضا کچھ نہ پوچھیے
جو جو گئے وہان وہ کمر کی تلاش مین	آپ اون مسافرون کا پتا کچھ نہ پوچھیے
بندونکے حرف عجز ہین اللہ کو پسند	مجرم جو منفعل ہو خطا کچھ نہ پوچھیے
۱۷۳	لاتی نہین ہے بوئے عروس بہار جوش کیسی بھری ہوئی ہے ہوا کچھ نہ پوچھیے ۱۷

جو آنکہ سے گل رخسار یار دیکھین گے ؛
وہ باغ عیش و طرب کی بہار دیکھین گے

بنا کی سینۂ پر داغ کو سپر ہم بہی
تمہاری خنجر ابرو کا وار دیکھین گے

یقین جب آئی گا تاثیر آہ کا ہمکو
جو خود بخود وہ ادہر بار بار دیکھین گے

خیال زلف مین ہمنے یہ خواب دیکہا ہی
بس اب مصیبت شبہای تار دیکھین گے

کیا ہی خوب ہی بازنگاہ کو تیار ؛
وہ میرے طائر دلکا شکار دیکھین گے

یہہ جبر ہمسے نہ ہوگا کرین جو روپوشی
ہم اونکو ای دل بے اختیار دیکھین گے

رکاب چشم کے حلقے کو ہم بنائین گے
جو اسپ ناز پہ اونکو سوار دیکھین گے

مرین گے اوس بت سفاک پر جو اے عطا
وہ لطف زندگی مستعار دیکھین گے

طلب ہی آئنہ شانے کو یاد کرتے ہین
وہ باغ حسن کی اپنے بہار دیکھین گے

سبوئے خام کی واعظ چڑہی ہوئی ہی تجہی
رہیگا کب تک اب اس کا خمار دیکھین گے

شب وصال مین لاتین اگر لگائین گے
تو میری ہاتہ گلی کا وہ ہار دیکھین گے

ہماری دیدۂ گریا نسے بخت اگر ہوگی ؛
وفور گریۂ ابر بہار دیکھین گے

چلین گے راہ مین الیاس و خضر کیا ہمراہ
وہ آنکہ سے بہی نہ میر اغبار دیکھین گے

نہ رو و حسرت دیدار مین تم ای آنکہو
دکھائیگی جو شب انتظار دیکھین گے

بنا ہون صورت تصویر دم نہ مارونگا
عزیز خویش بجانے پکار دیکھین گے

یہ ضد ہے اوسکو مٹا دینگے صورت ہستی
جو عاشقون کا وہ نقش مزار دیکھین گے

۱۷۴	اوسکو چشم غضب سے وہ جوشش گہورین گے جبہی کہ لطف کا امیدوار دیکھین گے ؛	۹

اڑا دی ہین یہی اپنے جگر کے جانکے دل گے
کہ عاشق بنئے اوس چشم سیہ کی زلف کے تل گے

اشارے جب دیکھے خنجر ابروئے قاتل کے
خواص اپنے دل مجروح میں ہیں بن بسمل کے

بہت مشتاق ہوں جلوہ دکھا اوس شمع محفل کا
جلا دے ای ہوائے آہ سوزان پردے محمل کے

بڑھا کر دست حاجت ابر وا بھی گھٹا تا ہے
اگر ہو دست رس پیرا تو کاٹون ہاتھ سائل کے

انہیں چارو نکے سر پر ہے سکو نہیں ہے جنون ابتا
نگاہ و چشم و ناز و عشوہ نے مارے ہیں دل کے

کسیکی ناخن الفت نے کچھ ایسی خراشیں کین
مرے زخم جگر آلی ہوئی ہر اندرون چھل کے

بس مردن بھی اوس ناوک فگن کو مجھسے کینہ ہے
کہ تو دے شق کی خاطر بناتا ہے مرے گل کے

جگا ہمکو نہ ای شور قیامت تازہ وارد ہیں
ابھی سوئے ہیں تربت میں تھکی ماندے ہیں منزل کے

١٧٥	وہ بوسہ جوش کی سورہی جلتے لب کا ہمارا غنچہ پژمردہ دل رہگیا کھل کے	٧٥

عدم سے ہم عبث اس ہر تنافر جام میں آئے
نکل کر گوشہ خلوت سے بزم عام میں آئے

شراب اتنی تو دے ساقی کہ جتنی جام میں آئے
زبان کو ذائقہ دلکو خوشی ہو کام میں آئے

متاع جان و ایمان بیچکر اوسکو خریدیں ہم
حسین گر نئے جو یوسف سا کہیں نیلام میں آئے

عبث اوس کودک کس چ ایدل جان ستاتے
مزا ممکن نہیں جو میوہ ہائے خام میں آئے

اجل سر پر ہے دم ہونٹوں پہ ہے کیا حال ان بیچے
جو تم آئے ہے تو ای یار کس ہنگام میں آئے

اگر چشم حقیقت بین سے نظارہ کرے کوئی
نظر نور خدا حسن رخ اصنام میں آئے

بہت اچھی طرح گذرے دن آغاز جوانی کے
خلل یارب نہ اب پیری کے بھی انجام میں آئے

سدا ای وصل جانان دور رنج وصل فرقت
خلل انداز ہوئی راحت و آرام میں آئے

اگر وصف دہن میں فکر عالی صید انگن ہو
ابھی عنقائے مضمون اور کے میرے دام میں آئے

میان کعبہ شیشونکو چھپا کر ست لائے ہیں
غضب ہے بوئے مے گر جامۂ احرام میں آئے

جہان سارا پہکا جاتا ہے تیری نار وقت سی
ہم اپنے گھر مین کیا آتی صنم حمام مین آئے

لپٹ کر رات کو سویا تہا وہ گل پیرہن مجہسے
تعجب کیا جو بوئی عطر گل اندام مین آئے

نگر تا قصر تن اپنا اگر روتین نہ یہ آنکہین
خلل بارش کی شدت سے مکان خام مین آئے

عجب قسمت کی کوتاہی ہے کیا اون تک رسائی ہو
پڑی گتہی وہ پیچ وخم کمند بام مین آئے

دکہا کر خال عارض کا پہنسایا چین کاکل مین
فریب دانہ کہا کر ہم تمہاری دام مین آئے

عمل کفار کا بیت الحرم مین گر نہ تہا یارب
بتون کے کیون تصور اس دل ناکام مین آئے

ہمارا دل نہ کہائی پیچ کیونکر اوبت نوخط
اولجہکر ٹوٹے گیسو شانۂ حجام مین آئے

نظارہ خال ہندو مصحف عارض کا کرتا ہے
یقین ہے اب یہ کافر مذہب اسلام مین آئے

الٰہی وہ گلابی پہول سے بہر بہر کے دی مجکو
ترنگ ایسی مزاج ساقی گلفام مین آئے

اگر چشم بت قاتل سے ہمچشمی کرے [illegible]
یہ گل پہولے کہ پہلی دیدۂ بادام مین آئے

نقاب زلف سے کیونکر دکہائی دی رخ روشن
نظر کیا دن کا جلوہ تیرگی شام مین آئے

نہین اولجہے خم گیسو مین میری دل جگر دونو
یہ سوداگر متاع جانکو لیکر شام مین آئے

محبت کر بت پردہ نشین سے تو مگر اے دل
نہ دہبہ جامۂ ناموس و ننگ و نام مین آئے

نہین ہے نقد دل تک صرف دعوت کی لیئے ممکن
وہ میری گھر مین کس افلاس کے ایام مین آئے

۱۲۶	شفا ہو یا نہ ہو ای جوش دیکہین کون سی جا نا ہین سوئی دار الشفا ہم شدت سرسام مین آئے	۲۲

تیری صحبت سے جو ای حور شمائل اوٹھے
ہاتہ سے تمام کے عاشق جگر و دل اوٹھے

کشور فقر مین کیا ساتہ مرادی طیور رہے
تنگ سے خاک بہلا تختی منزل اوٹھے

لوگ کہتی ہین جسے عشق وہ ہے بار گران
ہم ضعیفون سے تو ممکن نہین یہ سل اوٹھے

چشم دل کھول کے نظارۂ لیلی کر لے
قیس سے کہدو کہ سب پردۂ محمل اوٹھے

جان بچین ہو بسمل ہو جگر دل بیٹھے
میری پہلو سے جو تو ای بت قاتل اوٹھے

کیا نزاکت ہی پڑین ہوئی کمر مین سو بل
وہ جو پہنے ہوئی گردن مین حمائل اوٹھے

دیکھکر نیمچۂ ابروئی خمدار کا دم
ہم جو اوٹھے تری محفل سے تو بسمل اوٹھے

آئی غمخانۂ سیہ رو کو قضا ای خالق
دفتر دہر سے یہہ نقطۂ باطل اوٹھے

مجھسے اور اونسے ہوئین خوب ہی باتین شب وصل
پردۂ شرم جو تھے بیچ مین حائل اوٹھے

اپنی ہاتھونسے جو چہڑکین وہ نمک زخمون کو
جب تڑپنے کا مزا او دل بسمل اوٹھے

آئی آمد ہی مری آہونکی ہوا سے تو کیا
لطف جب ہی کہ نقاب رخ قاتل اوٹھے

سنتی ہین دہوم سی نکلے گی سواری اونکی
ہمدمو میرا جنازہ بہی مقابل اوٹھے

پہر جنون سلسلہ جنبان ہے بہار آئی ہے
پاؤن پہر شہر سے میری سوئے منزل اوٹھے

دل جو خال لب جانانہ سے لگائی بیٹھی
تب زبان کو مزۂ تیزئی فلفل اوٹھے

بام پر وصل کے شب ایسی وہ سوئی تا صبح
دہوپ چہری پہ بہی آئی تو مشکل اوٹھے

خاک مین ملگئے افسوس ہزارون گلرو
کیون نہ اس گلشن ہستی سی مرا دل اوٹھے

جسکی بیٹھون تری دیوار کی سائی مین اگر
زیست بہر مین نہ پس مرگ مری گل اوٹھے

ضعف ایسا ہے تری چشم کی بیمارونکو
دونو ہاتھونسے اوٹہائین تو نہ اک تل اوٹھے

غیر بیٹھے جو تری بزم مین تو ہم ای یار
تہی نہ اس بار گران کے متحمل اوٹھے

ابہی وہ غیرت لیلی نکل آئے باہر
غل جو نالی کا ہماری پس محمل اوٹھے

جو سبک وضع ہے باطن مین وہ ہی کوہ گران
خاک سی لاکہ اوٹہائی کوئی کیا تل اوٹھے

قصد مجنون کا یہ ہے جوش کہ لیلی کیسی
سر پہ رکہکر ابہی لیجاؤن جو محمل اوٹھے

بہتر نہین کہین آپ کی عارض گل تر سے
یہ حسن ہے پر نور نہین وہ چند قمر سے

حورین اگر اوس چشم سیہ مست کو دیکھین
سب نرگس فردوس اوتر جائین نظر سے

یارب ور دندان کی بیان کیا ہو صفائی
نور اونین ہے اختر سے فزون آگہر سے

یارا نہین خورشید کا ہو رخ کے مقابل
بیتاب سدا برق رہے تاب کمر سے

یاقوت خجل ہین لب جان بخش کے آگے
گردن کا یہ عالم ہے کہ روشن ہے سحر سے

موزونئے قد غیرت شمشاد گلستان
صورت کا وہ نقشہ کہ نہ ہو وصف بشر سے

انکار مری چاہ کا ہے آپ کو ناحق
حال دل غمگین ہے عیان دیدۂ تر سے

بوسے لئے سیب ذقن یار کے ہمنے
ہان پائے یہ پھل آج تمنا کی شجر سے

۱۶۸	حرف سر مصراع سے نام اونکا عیان ہے ای جوش غزل ہمنے کہی طرفہ ہنر سے	۱۰

فراق یار مین دیکھے اگر رونا مرا بدلی
وہ شرمائی کہ نظروں سے چھپی بنکر ہوا بدلی

ابھی طوفان آجائی جو رو دون ہچکیان تھمین
بتا ای چشم تر اس زور سے برسیگی کیا بدلی

جدائی مین تری جب دیکھتا تھا چرخ پر اسکو
نظر آتی تھے ابر شک پری کالی بلا بدلی

معطر ہے جو سارا باغ بوئے عطر عنبر سے
مگر پوشاک اوس گلرو نے ای باد صبا بدلی

سراپا داغ جو کہائی ہین اوس گلرو کی فرقت مین
تو ہم سمجھے کہ یہ پہولام کی ہمنے قبا بدلی

پھنسا جب بھی نہ وہ عیار دام حیلہ سازی مین
کئی صورت سی ہمنے صورت ناآشنا بدلی

سمجھتے تھے جسے اپنا وہ بیگانہ ہوا اپنا
مگر اس گلشن ہستی کے ای ہمدم ہوا بدلی

نہین لازم ہماری چشم تر سے بچنا تجکو
نہ بھر حضرت خضر آبرو اپنی گھٹا بدلی

میسر ہے یہ سامان شش جہت مین ایک عاشق سے
شراب سرخ سبزہ یار مطرب ئی ہوا بدلی

۱۷۹
جو پہنچا رو وداع اپنا شب فرقت مین گردون تک
سمجھتے ہے اوسی ای جوش سب خلق خدا بجلی
۱۱

جوش سب خاک ہے اک گردش ایام مین ہے
تو عبث فکر درستی در و بام مین ہے

شکر و قند و عسل مین یہ کہان ہی لذت
جو مزا آپکے اس تلخئ دشنام مین ہے

غل نہ کر ای بلبل شوریدہ مچا وقت سحر
روش باغ پہ وہ گلبدن آرام مین ہے

ذکر گیسوئی سیہ تذکرۂ روئے صبیح
اب تو اوقات بسر رات دن اسکام مین ہے

خیر خم ہے نہ فقیر و تو ملے اک چلو
مئی گر تنگ ہے ای پیر مغان جام مین ہے

ای شباب آمد پیری کی ذرا دہشت دیکھ
قوتین سلب ہین رعشہ مری اندام مین ہے

کیا خبر حال پریشانئ عشاق سے وہ
ای آرائش گیسو کی سرانجام مین ہے

الحذر عشق حسینان جہان سے ای دل
خوب آغاز مین ہے زشت یہ انجام مین ہے

رنگ لایا ہے کسی کشتۂ کاکل کا لہو
آج کچھ تیز جو سرخی شفق شام مین ہے

دی نہ اوس آنکھ سے ای شاعر کم بین نسبت
دیکھ بینائی کہان دیدۂ بادام مین ہے

۱۸۰
ہم زبانیکا مزا لون بت شیرین لب سے
جوش اس بات کی حسرت دل ناکام مین ہے
۱۲

دل دیئے زلفو نہین جو اوس ظالم بیباک نے
پیچ کہائی مار ہائے شانۂ ضحاک نے

جوش سر اپنا اوٹھایا اپنی مشت خاک نے
پاؤن چومے آخر آکر گردش افلاک نے

خنجر و دامن لہو سے تر ہے آنکھین سرخ ہین
بی اجل مارا کسی کو اوس بت سفاک نے

بلکی لیتا ہے جو یہ گلزار مین ای باغبان
سرکشی اوس زلف کی دیکھی نہین کیا تاک نے

زہر مار زلف جانان نے اثر اپنا کیا
فائدہ کچھ بھی نہ بخشا مہرۂ تریاک نے

عشق بازی کھیل سمجہا تہا جو کی تہی اختیار
دل پسے جاتی ہین لاکھون ہر قدم پر راہ مین
مرغ بسمل عاشقون کے طائر دل بنگئے
شغل ورد کلمۂ طیب رہی ای دل مدام
آمد فصل بہاری سنکی ای جوش جنون
شاید آتا ہے یہان خود وہ بت نازک خرام
چشم خون آلود چہرہ زرد ہے اشتیاق وصل
زلف شکبو اک دم نہین یہہ بہولتا

خاک مین مجکو ملایا اس کی ادراک نی
ظلم ڈہایا ہے تمہاری توسن چالاک نی
جب لگی تیر نگہ سے وہ نشانہ تاکنے
اسلیئے وی ہے زبان منہ مین خم پاک نی
پرزی دامن تنگ قبا کی مجہ گریبان چاک نی
دیر کی آنے مین جو ہر کاروبار ڈاک نی
اوسکی فرقت مین دکہائی رنگ اپنا ... نی
کس مصیبت مین پہنسایا ہے دل غمناک نی

۱۸۱

زمزمے چند روزہ اب خدا کی ہاتھ ہے
بات کے موقوف کی جوش اوس بیباک کی

۱۱

... مقصود دیکھین گے جو بہت دلمین ہے
... باکیطرح ابتو خاک مین ہم مل چکے
... کافر ہے جو رکہے تجہسے امید وفا
... مین کب عاشق کا دل ہے چل سکتی ہے گہات
... بل لاکہونکو اک انداز فرماتا ہے قتل
... صنم نے سنکی افسانہ ہمارا یہہ کہا
... جانکو تمنا کیون نہ ہو دیدار کے
... مین گلزار مین محفل مین شمع جانگداز
... یہہ جانہین خنجر لگی پر بہیر دے

ہمانا گولا گئہ آفت کا ہر اک منزل مین ہے
اور کچہ بیدا او فرمائین جو اونکی دل مین ہے
ای صنم بی اعتنائی تیری آب و گل مین ہے
تیری دلمین بہی وہی ہے جو تمہارے دلمین ہے
کب قضا مین ہے وہ سفاکی جو اوس قاتل مین ہے
وہ اثر حقین کہان تاثیر جو باطل مین ہے
خوبی باغ ارم اوس حور کی محفل مین ہے
جا بتونکے دیر مین ہے تو ہماری دلمین ہے
دم ابہی اوترک تیری تیغ کی گہائل مین ہے

کچھ نہ بخشا اس ہوائی مہر نے جز نار غم	رنج و حسرت ہی مگر آدم کی آب و گل مین ہے

۱۸۲	قطع ہی خنجر سے نہین ہوتا گلو ای جوش کسقدر زور نزاکت بازوی قاتل مین ہے	۹

ہنسی اس عالم اسباب سے کیا رکھا ہے	آتش عشق کو سینے مین دبا رکھا ہے
قسمت برگ حنا پر مجھے رشک آتا ہے	رنگ اپنا تری ہاتھون پہ جما رکھا ہے
خط ہمارا نہین پڑھتے ہین جو وہ اے قاصد	کسی اوستاد نے پہلی سے پڑھا رکھا ہے
فرقت ساقی گلرو مین سبوئی بادہ	طاق نسیان پہ کئی دن سے اوٹھا رکھا ہے
مدد ای وصل صنم روح پہ صدمہ ہی بہت	غم فرقت نے کلیجے کو پکا رکھا ہے
تیری دعوت کے لیے ای غم جانان ہمنے	دل بیتاب کو پہلو مین لگا رکھا ہے
کشتۂ زلف کی لٹکائی ہین در پر لاشی	اپنے گھر کا یہ ستمگر نے پتا رکھا ہے
مثل نہ ہونگے نہ اوس چاہ ذقن مین گرنا	دیدۂ و دل کو پہلے سے سمجھا رکھا ہے

۱۸۳	بدگمانی سے مین قاصد کو نہین دیتا جوش نامۂ یار کئی دن سے لکھا رکھا ہے	۹

فراق ساقی مین جوش جام شراب ہم لیکے کیا کرینگے
دل برشتہ ہے پاس اپنے کباب ہم لیکے کیا کرینگے

قسم ہے پیر کے تجکو قاصد زبانی کہنا یہ نامہ دیکھ
چلو بلا یاے بندہ پرور جواب ہم لیکے کیا کر

شکستہ وفا کے شیشۂ دل جو پھیرے دیتے ہواے پریرو
تمہین بتاؤ بھلا یہ مال حباب ہم لیکے کیا کر

نہ پاس وہ طفل نوجوان ہے نہ تن مین اپنے رخ پیر جان ہے
خدا ہے ایسی مصیبتون مین شباب ہم لیکے کیا کرینگے

کلام ہر دم یہی ہے اوسکے غریق دریائی معرفت کا
نوو بحر جہان مین مثل حباب ہم لیکے کیا کرینگے

جو پہلے لکھا پڑھا تھا واعظ بھلا دیا یاد بتان مین وہ لے
نصیحت و وعظ و پند کی اب کتاب ہم لیکے کیا کرینگے

کہی گا واعظ گناہ گارونکی فرد اعمال دیکھکر رب
یہ ہمسے رکھتے ہین چشم رحمت حساب ہم لیکے کیا کرینگے

نہین جو بر مین وہ رشک زہرہ یہ ساز عشرت ہی خاک ہوگا
ستار و مردنگ ارغنون و رباب ہم لیکے کیا کرینگے

۱۴۱ سم	خدا کو بھولے ہین جو نقش یکسر بتو نکی ہے یاد نقش دلپر پسند خاطر عذاب آیا ثواب ہم لیکے کیا کرینگے	۱۱

نہ موڑینگے ای ترک نہ ہم تیغ ادا سے
چہرہ وہ دکھا دو نہین اس شرم و حیا سے
چھوڑینگے نہ اس اف فتنے کاکل کی محبت
تیری لب شیرین کے شہید و نہین ہون نگہ کا
نہ وہ ہاتھ لگا دے کہ شہید و نہین ہون شانہ
اے دست جنون فصل بہار آئی چمن مین
سایہ تری دیوار کا ای شاہ حسینان

ڈرتے ہین کہین عاشق جانباز قضا سے
ہو زور جوانی نکل آئے ہین جفا سے
اے رشک پری جان بھی جاتی تو بلا سے
چڑھتے ہین مری قبر پہ جو پھول بتا سے
عاشق ہین ترے آب دم تیغ کے پیاسے
ہو چاک قبا دل کی طرح سیکڑون جا سے
عاشق کو لیے کم نہین کچھ ظل ہما سے

ایدل یہ نئی شوخی ہے ان لالہ رخون کی	رنگوایا ہے ملبوس کو خون شہدا سے
حیران ہون جاتی نہین کیون یہ تپ فرقت	ہر ایک مرض گھٹتا ہے تقلیل غذا سے
عاشق کو ملا کب لب جان بخش کا بوسہ	سیراب سکندر نہ ہوا آب بقا سے

۱۸۵	لو بوسہ سیب ذقن یار کو چلکے ای جوش کوئین یاس تو خود جاتی ہین پیاسے	۱۷

دیکھا نہین نور رخ قاتل کئی دن سے	سینے مین طپان ہے دل بسمل کئی دن سے
ہی زور جنون و قلق دل کئی دن سے	صبر و خرد و ہوش ہین زائل کئی دن سے
کنگھی نے وہان کاکل شبرنگ سنواری	رہتا ہے پریشان یہان دل کئی دن سے
مرتی ہین پڑی حسرت دیدار مین اوک	تیغ نگہہ نازکے گھائل کئی دن سے
کیون انجمن عیش نہ ہو بزم خرابات	آیا نہین وہ رونق محفل کئی دن سے
اللہ ری گرانباری یاد بت کاف	سینے مین بھری رہتی ہے اک سل کئی دن سے
پھر دوڑتی ہین پاؤن سوئی کوچہ قاتل	پھر سر پہ چڑہی رہتی ہے منزل کئی دن سے
کیونکر نہ تجسس مین پھرون صورت گردون	غائب ہی وہ رشک مہ کامل کئی دن سے
مہندی کی عوض ہاتہ مین خون کسکا ملا ہی	جو سرخ ہین ای شوخ انامل کئی دن سے
کیون مردمک چشم نہ بے نور ہوا ہی	دیکھا نہین عارض کا تری تل کئی دن سے
وہ تیر مژہ کہائے یا خنجر ابرو	اس سوچ مین ہین یہ جگر و دل کئی دن سے
کیا قیدی گیسو ترے دنیا سے سدہاری	آتی نہین آواز سلاسل کئی دن سے
یاد رخ و گیسو مین نہ جھپکین نہ رہی شا	آنکھین کئی شب سے جگر و دل کئی دن سے
کیا رات کو ہو دیکھئے رنج و غم فرقت	آئین ہین مرے گھر مین یہ قاتل کئی دن سے

جی دیجیے کوئی بت سفاک مین چلیئے ہا
دیتا ہے صلا چین یہ مرا دل کئی دنسے

پہلو مین کبھی بیٹھ کے ای جان سنو تو
کہنی کو ہے کچہ تمسے مرا دل کئی دنسے

۱۸۶
مشہور ہی اب ساری خدائی مین ہم احوال
ای جوش ہم اک بت پہ ہین مائل کئی دنسے
۱۵

اللہ ری کاوشین مژۂ اشکبار کی
دیوارین بیٹھ بیٹھ گئی ہین مزار کی

سیدہی چلی ہوا نہ کبھی کوئی یار کی
مٹی خراب ہی رہی مجہ خاکسار کی

کیا مرگئی ہین عاشق شیدا کی حسرتین
صورت بنائی زلف نے جو سوگوار کی

غمگین اسیر زلف پریشان سیاہ بخت
کیا پوچھتے ہین آپ دل سوگوار کی ہا

بیخود ہین اسقدر رخ و گیسو کی یاد مین
اصلا خبر نہین ہمین لیل و نہار کی

تونے صبا اوڑا کے عبث کوئی یار سے
مٹی خراب کی مری مشت غبار کی

روندا ہماری قبر کو ٹاپونسی راہ مین
یہ کاوشین ہین آج بہی اوس شہسوار کی

شرم و حیا کا کوچ ہوا شوخیونکے دور
نشہ کا زور شور ہے آنکہون مین یار کی

اوڑتی ہین بوی گل کی آتش باغ سی ہزار
صیاد کو ہوئی ہے جو عادت شکار کی

کیونکر نہ صید طائر دل عاشقونکی ہون
صیاد تیری شرم ہے ٹٹی شکار کی

افتاد اور دیکہین دکہائے زمانہ کیا
آنسو کی طرح گر گئے آنکہونسی یار کی

کہتا ہے جسکو تیرگئی قبر سب جہان
شام شب فراق ہے مجہ سوگوار کی

یاد دہن جو نقطۂ موہوم ہو گئے ہا
صورت قرار مین ہماری فرار کی

خنجر ہماری قتل کو باندہی ہی ترک چشم
تحریر دیکہ سرمہ دنبالہ دار کی

پرزی اوڑائے جیب کے دست جنون نے جوش
شہرت سنی جو آمد فصل بہار کی

جستجو ہے مد نظر وہ نرگس جادو مجھے
آنکھہ غصے کی دکھاتا ہے ہر اک آہو مجھے

المدد ای صبح روز روئی پر نور صنم
الجھنین پڑتی ہے کیا شام شب گیسو مجھے

شان خالق ہی وہ اب یتی مین لاکہون گا بیان
جو کبھی کہتے نہ تھے اپنی زبان سی تو مجھے

خال رخسار صنم کے چاہنے والو نہین ہون
گھورتے ہین رشک کی چتون سی جو ہندو مجھے

اسقدر لاغر ہون اک تنکے چمن کے ہجر مین
شل بوئی گل اوڑاتی ہے صبا ہر سو مجھے

دیکھہ لی دریا دلی ساقی کے ای پیر مغان
مے نہ کم ظرفی سے دی پینے کو اک چلو مجھے

وقت می نوشی جو یاد آیا وہ مست خواب ناز
دم لبون پر آگیا ایسا ہوا اچہو مجھے

دوری لعل لب جان بخش مین یہ ضعف ہے
بات کیسی سانس لینے کا نہین قابو مجھے

حضرت دل کو بصورت رنجشون کی یاد ہے
اوسکو میری عادتین مرغوب اوسکی خو مجھے

عاشقون سے ہے یہ ایمائے نگاہ سحر ساز
یاد ہے افسون مجھے ٹونا مجھے جادو مجھے

۱۸۱	تیزیٔ پرواز مین ای جوش کیا بخشین گے یہ مرغ گلشن جانتے ہین قوت بازو مجھے	۷

بگڑتی ہے تری باعث کہو اوس آفت جانکی
عنادل نے گلوں نے قمریوں نے سرو بستاں نے

کہین بڑھکے ترا کوچہ ہے او گل تیرے نظر و نہین
ارم نے محفل عشرت نے دنیا نے گلستاں نے

جو راہ حق کو پہچانین تو آپس مین نہو جھگڑا
مجوسی نے یہودی نے نصاریٰ نے مسلماں نے

جو اونکے گھر مین جاتا ہے تو ای دل ربط پیدا کر
سگ کوے محلی والوں نے حاجب نے درباں نے

بتان برق وش کے ہجر مین رہتا ہے شغل اپنا
طپش نے بیقراری نے فغاں نے آہ سوزاں نے

بغیر اوس ساقی مینوش کے دل کو تنفر ہے
گزک نے بادۂ احمر نے ساغر نے نمکداں نے

لگاؤ دل نہ ای جوش حزین مانو مرا کہنا
ذقن نے زلف نے ابرو نے اوس گرگ ستمگر نے

۹

جو گرد زلف کا کل پر پیچ و تاب بنتی ہے
بلا کی جان حزین پر عذاب بنتی ہے

اوڑا ہی دیگی ہماری ہوائی آہ اوسکو
بنے وہ زلف جو رخ کی نقاب بنتی ہے

ہماری جان کو لالہ رخون کی شوخ نگاہ
کبھی چھری کبھی تیر شہاب بنتی ہے

جو سامنا رخ روشن سے اونکے ہوتا ہی
عجیب شکل مہ آفتاب بنتی ہے

وہ کون سا در خوبی ہے بحر عالم مین
کہ جسکی دید کو چشم حباب بنتی ہے

عجیب مصور قدرت کی ہے یہ صناعی
جو شکل بنتی ہے وہ لاجواب بنتی ہے

شب وصال کی لذت مری زبان کی لیئے
بیان کے قصد سے گونگے کا خواب بنتی ہے

ہماری زمزمہ سنجی کی بلبل تصویر
چمن مین فوٹو سے حاضر جواب بنتی ہے

۱۹۰ تمہاری وصف خط و خال مصحف رخ کا
جو لکھے جوش حزین اک کتاب بنتی ہے ۱۱

لو شمع کی جس رونق محفل سے لگی ہے
پروانہ ہو جان اوسپہ یہی دل سے لگی ہے

تارا اوسی پتلی کا سمجھتا ہون مین اپنی
ایجان مری آنکھ تری تل سے لگی ہے

کیون قیس کو نظارہ لیلی ہو نہ ہر روز
چشم دل و جان پردہ محمل سے لگی ہے

چھٹتا ہے کوئی سلسلہ الفت گیسو
اسکی تو گرہ تار رگ دل سے لگی ہے

ای شور عنادل نہ جگا اوس گل تر کو
بدخواب نہ ہو آنکھ ابھی مشکل سے لگی ہے

سنگ غم دلدار کی اللہ ری گرانی
کیا چوٹ مری قالب بسمل سے لگی ہے

جو پاؤن پڑی اوسکو سمجھ جان کا دشمن
یہ بات مری ہاتھ سلاسل سے لگی ہے

دلبر مرے بے یار گل اندام چمن مین
اک تیز چھری بانگ عنادل سے لگی ہے

چھوڑینگے نہ الفت کو ہم ان سیم تنونکی
دولت یہ وہی ہاتھ جو مشکل سے لگی ہے

پہ جو رنگ بنایا ہے مجھے تیغ نگہ نے | گولی سی مرے دل پہ ترے تل سے لگی ہے

191 | مرنے پہ بھی ای جوش تعلق نہیں چھٹتا
خاک اوڑکے مری دامن قاتل سے لگی ہے | 15

اوس کمر کی جستجو مشکل ہے ہیں بے سود ہے | وہ تو عنقا کی طرح سے گم ہے یہ نابود ہے
دل ہے کیا مال ای پری تجکو سلیمان کی قسم | جان تک تیری تصدق کرنے کو موجود ہے
آبرو رکہتا ہے وہ دنیا میں گوہر کی طرح | موجزن جس دل میں بحر الفت معبود ہے
حسن رخسار و لب گلرنگ کو میں کیا کہون | باغ ابراہیم ہیہ وہ آتش نمرود ہے
گل پہ بلبل شیفتہ پروانہ عاشق شمع پر | باغ عالم میں ہمیں وہ گلبدن مقصود ہے
میں بیابان سے زدہ رائی عشق شور انگیز کے | گر ترقی پر تمہارا حسن روز افزود ہے
ای نجم ہم نشین ہے مجھے وہ خورشید رو | ای قران سعدین کا کیا روز یہ مسعود ہے
گر نہیں مدنظر ان نرگسی آنکھونکا عشق | بی سبب حیرت ہے کیون یہ چشم بادام آلود ہے
میں جو آوارہ دری ہوئی کمر کے عشق میں | کچھ نپوچھ ای بخبر اونکی خبر مفقود ہے
کسکی طاقت ہے جو تیرا مدح خوان ہو اکریم | آپ ہی حامد ہے تو اور آپ ہی محمود ہے
مینکدون تخمین میں مجکو ڈر ہے ہجوم جنون | کیا مزاج بادشاہ عشق میں ہی جود ہے
گھر پہ میرے شام سے آنا ضرور ای مہ لقا | یاد رکہنا آج کی شب ہی شب موعود ہے
نرم کرتی ہے دل سنگین کو جو آواز یار | ہمین کیا تاثیر لحن حضرت داؤد ہے
سوئی بیت اللہ حاجی گر نہیں کہانیکو جائین | ہمکو ابروئی صنم ہی کعبہ مقصود ہے

192 | یا علی جوش حزین کی ہوجیے مشکل کشا
آمد و رفتِ نفس کا راستہ مسدود ہے | 10

طالب کو آپ بوسہ امداد کیا کرینگے / مجرم پہ مہربانی جلاد کیا کرینگے
اک بوسہ کی طلب پر سو گالیاں سنائین / اس سے زیادہ اب وہ ارشاد کیا کرینگے
بھولی سے بھی کسیدن آیا نہ ایک شب تو / اے رشک ماہ تجکو ہم یاد کیا کرینگے
رسوائی کا ہے اونکے پاس و لحاظ ہمکو / اب آہ شور افغان فریاد کیا کرینگے
درد فراق سے تو ہم آپ مر رہے ہین / منت آگی کیا کرینگے جلاد کیا کرینگے
دیوانہ ازل ہون دو نو نکا ہون معلم / بحث آکے مجسے قیس و فرہاد کیا کرینگے
لخت دل و جگر ہین اشعار اس غزل کے / خالق سے اب دعائی امداد کیا کرینگے
اوس چشم سرمہ گین کا جب تک ذکر ہوگا / اشعار پر ہمارے وہ صاد کیا کرینگے
گلچین نے تو نکالا گلشن سے فصل گل مین / بلبل کے حق مین دیکھین صیاد کیا کرینگے

۱۹۳	رنج و غم جدائی گہیرے ہین جوش ہمکو اب دیکھئے یہہ دو نو ناشاد کیا کرینگے	۱۱

مرے عشق مین ای بت یہہ زور ناتوانی ہے / قدم کا بھی اوٹھانا میری حق مین گرانی ہے
بنے عاشق نہ گیسوی بت خورشید طلعت کا / خدا محفوظ رکہے یہہ بلای آسمانی ہے
وہ لالہ رو ہے پہلو مین چلے اب دور ساغر کا / گلابی مین بہری ساقی شراب ارغوانی ہے
بہلا کیونکر نہ دو نمین جان تجہپر ای پری پیکر / جسے سب موت کہتے ہین حیات جاودانی ہے
تو اس حسن دو روزہ پہ عبث مغرور ہو اتنا / خدا کی ذات اک باقی ہے اور جو کچھ ہے فانی ہے
کسیکی جنبی رنگت کا دلمین عشق رکہتا ہون / یہی ہے وجہ رنگ روی میرا زعفرانی ہے
اجل کے گہاٹ اوتارا اسنی لاکہون بیگناہون کو / غضب کی آب تیغ تیز قاتل مین روانی ہے
ہین آنکہین خدا نی دیکہنی کو ایصنم دی ہین / جو اندہے ہین اونہین کی واسطے یہ لن ترانی ہے

ذرا چھوٹا منہ بڑی بات او سنہ ہے گی وصف نگہ کا	خموشی اس مین بہتر ہے یہہ اسرار نہانی ہے
برنگ برق ذہن پچیچن خلقت مین شہرا ہے	قرار اک جا نہین اونکو یہہ زور نوجوانی ہے

۱۹۴	تمہاری آہ کے اوڑتے مین تن پہ داغ کہائی دین یہی ای جوش نخل عشق کی ابس گل فشانی ہے	۱۱

شب کو سوتے تم جو غافل رہ گئے	سب ہماری مطلب دل رہ گئے
وہ جو پہلو سے یکایک اوٹھہ گئے	تھام کے ہاتھوں سے ہم دل رہ گئے
مجکو تجکو دیکھکر یک جا رقیب	جلکے مثل شمع محفل رہ گئے
بیگنہ جو قتل فرمایا ہمین	دیکھکر ہم روئے قاتل رہ گئے
تجھپہ وحشت ضعف سبقت لیگیا	چلکے ہم دو چار منزل رہ گئے
بادیہ پیمائی مین الیاس و خضر	جب ہوئے ہم سے مقابل رہ گئے
طی نہ راہ عشق ہم سے ہو سکی	تھی بہت دشوار منزل رہ گئے
میری تیرے داستان عشق کے	اب جہان مین لوگ ناقل رہ گئے
دولت دیدار سے ای شاہ حسن	سب ترے محروم سائل رہ گئے
رات کو کل آتے آتے میرے گھر	تم کہان ای ماہ کامل رہ گئے

۱۹۵	عاشقی کے علم مین فرہاد و قیس جوش کے نزدیک جاہل رہ گئے	۱۲

غضب کی یہہ چہری ہے یا ستم کی یہہ کٹاری ہے	بہر صورت مری قاتل تری چشم خماری ہے
بڑا غفار ہے وہ ہم گنہگار و نہین ہین جب بہی	تمہاری ہاتہہ کیا ای واعظو بخشش ہماری ہے
بجھی الفت ہی تیرے آتشین رخسار سی ای بت	خدا آگاہ ہے بیشک وہ ناری ہی وہ ناری ہے

...زمین و آسمان کا فرق ہے مشکل ہے ربط اونسے — وہ سرکش ہین طبیعت مین ہماری خاکساری ہے
...ا اوٹھوا بار ہجر یا ہر و یان ای فلک ہمسی — نہایت ناتوان ہین ہم بہت یہ بوجہ بھاری ہے
...جو ملنا ہو تو مل لو بلبلو پہولونسے گلشن مین — خزان کی آمدین ہین رخصت فصل بہاری ہے
...سیاہی سے گناہونکے دگرگون رنگ عارض ہے — خدا کا سامنا ہے حشر مین کیا شرمساری ہے
...جاوٗ اوٹھ کے پہلو سے کہان پہر ہم کہان تم ہے — جہانسے صبح کو سوئے عدم رخصت ہماری ہے
...نگا تسمہ نہ رکہا میری گردن مین سر مقتل — تری تلوار مین قاتل غضب کی آبداری ہے
...گر دل پر کسیکے عشق کا صدمہ نہین گذرا — تو پہر کیون عاشقو دنرات شغل آہ و زاری ہے
...پلا کے شربت وصلت مجہی سیراب فرماوٗ — بشدت تشنہ لب ہون دل کو میری بیقراری ہے

۱۹۶	خدا کی فضل سے جوش حزین باہم وگر یکسان ہمین اونکے محبت ہی اونہین الفت ہماری ہے	۷

...ان آنکھونکی بدولت دل آج آفت آہی جاتی ہے — نظر کوئی نہ کوئی اچہی صورت آہی جاتی ہے
...جو بوسے خواب مین تیرے اوس لب شیرین کے لیتی ہین — زبان پر قند و شکر کی حلاوت آہی جاتی ہے
...جب سنتا ہون مین گہر غیر کے وہ تبکو جاتی ہین — برنگ آئنہ دل مین کدورت آہی جاتی ہے
...یا بیمار ایسا عشق چشم یار نے مجکو — جو آکر دیکہتا ہے حال رقت آہی جاتی ہے
...ل اند اونسے جب لڑتی ہین آنکھین باغ عالم مین — ہزار انکار کرتا ہون طبیعت آہی جاتی ہے
...بہلا کیونکر نہ کیئے اسم اعظم ای پری پیکر — جو تیرا نام سنتا ہے محبت آہی جاتی ہے

۱۹۷	کہون کیا صاف ای جوش حزین حال دل غمگین زبان مین اپنے اونکے ڈر سے لکنت آہی جاتی ہے	۷

...ب دیدۂ اغیار جو قاتل سے لڑینگے ہا ہا — در پردہ ہماری دل بسمل سے لڑینگے

تو بجنبش گل و سرو سے حسن رخ و قد مین
اوس روئی کتابی کو جو قرآن نہ کہین گے
اونکا تو سفر بھی ہے غضب کون رہی ساتھ
آنکھونکو نہین تاب ذرا جلوۂ رخ کی
ابر شک پڑی آنے تو دست فصل بہاری

ہم نالو نمین قمری و عنادل سے لڑینگے
اسباب مین ہم عالم و فاضل سے لڑینگے
وہ راہ مین ہر سالک منزل سے لڑینگے
کیا مردم دیدہ مین جو اوس تل سے لڑینگے
دیوانے ترے طوق و سلاسل سے لڑینگے

۱۹۸	صحبت سی جو او ٹھوا نہ دیے جائینگی اغیار ہم جوش حزین صاحب محفل سے لڑینگے	۱۲

اگر در صحن ہوائی باغ عالم سے جدا ہوتی
جو ای دل یہ بت کمسن جوان نام خدا ہوتی
تپ فرقت سی جل جلکے جو اعضا سرمہ سا ہوتی
اگر لاتی شمیم کاکل عنبر فشان اوسکی
جو یکتا جان دینے مین بلا تے سرفروشی مین
بھلا پھر اوڑکے تو ای ماہر مجھ سی کہان جاتا
شب تاریک وقت مین ہم جاتی سوی صحرا
ابھی پھر ای ٹھہرا کریہ ساتون چرخ جلجاتی
دل و دیدہ مین جا دیتے نہ تمسی دست کش ہوتے
جو رشتہ تیری پا کا ای مسیحا یاد دندانین
اگر قبضے مین لاتا کوئی اونکے تیغ ابرو کو
ہماری وحشت وحشت خیز مین اے جوش اگر آتے

تو پھر کیا فرق تھا ای مشر کو بندی خدا ہوتے
غضب ہوتے ستم ہوتے پری ہوتی بلا ہوتے
تو اونکے چشم سحر آمیز سے ہم آشنا ہوتے
سراسر ہم تری ممنون منت ای صبا ہوتے
وہ ہی لوگ ای پری و عاشق زلف دو تا ہوتے
بلند اپنے اگر وقت سحر دست دعا ہوتے
شرار ای آہ کے بن نیکے مشعل رہنما ہوتے
جو ہم ہمبر کے آہین سر و سرگرم بکا ہوتے
جو تم ایجان جان پابند زنجیر حیا ہوتے
تو آنسو دانہ ہائے سبحۂ خاک شفا ہوتے
تو پیدا جوہر و نسے معنی ثبت پیدا ہوتے
تو زاغ و نرگس و حیند و زغن شک ہما ہوتے

۱۹۹

جاکر بھر او یا بت گلفام سے مجھے ۱۱ — شکوے ہزار ہین دل ناکام سے مجھے
ہی اون لبون نہین قند مکرر کا ذائقہ — لذت ملی نبات کی دشنام سے مجھے
ای شور حشر تونے جگا کر ستم کیا — سونے دیا نہ قبر مین آرام سے مجھے
دانہ ہون تو نہ لونگا کبھی نام زلف کا — اب کی ملے رہائی جو اس دام سے مجھے
یون دلکو ہو نہ عشق زنخدان و چشم لب — رغبت ہی سیب پستہ و بادام سے مجھے
س نسکی حاسدونے رولایا برنگ شمع — اوس شعلہ رو نے تا بسحر شام سے مجھے
تی لئے جنون نے یہ کعبے مین وقت طوف — وحشی ملی نہ جامۂ احرام سے مجھے
نی نگین ہو کون زمانے مین روسیہ — اسوجہ سے نہین ہے غرض نام سے مجھے
وس سیم تن کے دولت وصلت نہ پاؤنگا — کیا فائدہ ہے اس طمع خام سے مجھے

۲۰۰	بھر طواف جاؤنگا کعبے کو جوش مین یا رخصت ملی جو گردش ایام سے مجھے	۱۲

یا لانے سر پہ ترک جو تلوار کھینچیے — عشاق گردنون کو نہ زنہار کھینچیے
تا اگر وہ یوسف ثانی تو بخیط — دامن پکڑکے ہم سر بازار کھینچیے
تی اگر نشان دہان و میان یار — یہ دائرے خرید کے پرکار کھینچیے
تی اگر خیال سے کار مصوری — دل کے ورق پہ صورت دلدار کھینچیے
الم جو کہربا کا دکہاتا تمہارا حسن — مانند کاہ ہمکو تم اے یار کھینچیے
سے کا ہم سوال جو کرتے شب وصال — گدی سے وہ زبان دم گفتار کھینچیے
تی جو وصف لعل لب یار مین غزل — ہم خون دلسے جدول اشعار کھینچیے
تا جو دل مین الفت قامت تو عاشقو — سولی پہ مجکو ہان یہ طرحدار کھینچیے

جالی نقاب یار کی یون کھینچتی ہے دل	زرگر ہین جیسے جنتری مین تار کھینچتے
باقی جو دسترس تو یہ بت پہانسیونکی شکل	میری گلے مین باندہ کے زنار کھینچتے
کرتین جو سرفراز نہین بے نیاز یان	پھیلاتے پاؤن ہاتھ طلبگار کھینچتے

۲۶	ڈہا دیتی سیل اشک جو وہ قصر دلنشین جوش گرد غم و ملال کے دیوار کھینچتے	۱۳

واعظو سے جو تم ذکر بتان بہول گئے	یکقلم یاد خدائی دو جہان بہول گئے
چہچہے کرتے ہین کیون آمد فصل گل مین	مرغ گلزار مگر جور خزان بہول گئے
جانکے ابروئے دلبر کو ہلال شوال	محتسب عظمت ماہ رمضان بہول گئے
تیری ای طفل حسین والہ و شیدا ہنکر	زندگانی کا مزا پیر و جوان بہول گئے
گنبد چرخ غبار کے طرح اوڑ جاتا	ہمنے آہونکا نکالا نہ دہوان بہول گئے
واعظون نے جو سنے کوئی بتانکی اوصاف	محو ایسے ہوئے جنت کا بیان بہول گئے
شب کو آتی تہے تم ای رشک قمر میری گہر	آج دنکو جو ادہر آئی کہان بہول گئے
طالب وصل مگر ریہ نہوتے تمسے	کاٹنا دانتونسے پہلے ہی زبان بہول گئے
وجہ کیا تیوری چڑہاکر جو نہ دیکہا ہمکو	کہینچنا آج یہ شاید یہ کمان بہول گئے
واعظونکی جو ہوئی بد چلنی خضر طریق	راہ کعبہ ہوئی مغ کی دکان بہول گئے
اپنی زلفونکی سیاہی کو سراسر دلسے	دیکہکی وہ مری آہونکا دہوان بہول گئے
جانکے چاہ ذقن مین نہ گرے ہم اے دل	خط سے حسن کے جوش تہا اندہا یہ کنوان بہول گئے

۴۲	سرمہ گین چشم جو یاد آئی گلا بند ہوا ہجر مین جوش حزین آہ و فغان بہول گئے	۱۳

خون رولایا اوسکو تمنی جس سے ہنسکر باتکی
خندۂ دندان نما شمشیر ہے گجراتکی

خال ہندوئے صنم کا عاشق وشیدا ہوا
آگئی شامت ہماری اس دل بدذاتکی

مرغ دل عاشق بنا زلف ورخ صیاد کا
طائر جان پر ہماری قید ہے دن راتکی

نور کا تڑکا دکھاتا ہے ترا روئے صبیح
مانگ تیری سر بسر صورت ہے آدھی راتکی

جب نہا کے اپنے بالونکا نچوڑا آپ نے
ہمکو دنپر شک ہوا یہ رات ہے برساتکی

عمر بھر ٹیڑھی رہے بیوجہ ابرو کی طرح
ایکدن بھی آپنے ہمسے نہ سیدھی باتکی

کہدی اونے ایصبا قربان اس اقرار کے
صبح آئینگے کہا تھا شام گذری راتکی

رنگ وا اوڑنے کا باعث ہے یہان فصل بہار
وحشت دل کو بڑہاتی ہے ہوا برساتکی

ایک عالم کہکشان کہتا ہے اونکی مانگکو
خضر فرماتی ہین سیدھی راہ ہے ظلماتکی

ایک کیا دیکھی ہزارون حسرتین زندہ ہوئین
واہ اے معجز بیان کیا بات تیری باتکی

دن ڈہلے آئینگے یہ وعدہ کیا تہا یار نے
دلکو اب دہڑکا ہے کیون پیغام بر ذراتکی

کاٹ ہے ابرو مین شمشیر ہلالی سے سوا
مصرع قد حسینی اسم ہے تیغ ہے گجراتکی

نمبر ۲۰۳	صبح سے اے جوش بھجوایا ہے آنیکا پیام دیکھئے حجت نہ وہ ظالم نکالے راتکی	۱۰

یہ چھیڑ تھی او بت عیار نکالی
جو آج شب وصل مین تکرار نکالی

نفرت اسی کہتے ہین کہ وہ اوٹھ گئی گھر سے
آواز جو ہمنے پس دیوار نکالی

کاٹین گے گلے سیکڑون اے نخوتے یوسف
اکڑکی سے جو گردن سر بازار نکالی

بہونچال ہے مردی تہ وبالا ہین زمینین
کس چال کی یہ آپنے رفتار نکالی

اوس ترک نے خنجر سے نکلوائین ہین آنکھین
کیا خوب مری حسرت دیدار نکالی

مجرم ہون نہ وارفتۂ ابروی کشیدہ / کیون تمنے مرے قتل پہ تلوار نکالی
مرجانی کچھ کھاکے جو وہ شوخ نہ آئی / تدبیر یہ خوب او دل بیمار نکالی
صیاد جفا کار سے اس موسم گل مین / کچھ راہ نہ ای مرغ گرفتار نکالی
گونگا نہ سمجھنا مجھے کچھ مین بھی کہونگا / گالی جو زبان سے دم گفتار نکالی

۲۴ سب ارض سما اک کرۂ نار بنے گا / ای جوش اگر آہ شرربار نکالی ۲۳

جب کہا مینی دل او دشمن جان چاہیئے / سوچکے کچھ اونے فرمایا کہ ہان ہان چاہیئے
جلوہ فرما ہے وہ ہر جا چشم عرفان چاہیئے / ہی خدائی اوسکی برحق دل سی ایقان چاہیئے
آمد فصل بہاری ہے جنون کا جوش ہے / چاک ہو ہاتھون سی دامن تک گریبان چاہیئے
جاندی ہے شعلۂ رخسار پر اک گبر کے / پھونکدی مردہ مرا ہر اک مسلمان چاہیئے
قید ہے دل خانۂ زنجیر زلف یار مین / ایسی یوسف کی لیئے ایسا ہی زندان چاہیئے
پھر نئے سر سے ہو سودا سر مین زلف یار کا / پھر نئے مجموعۂ خاطر پریشان چاہیئے
پیر کنعان کی طرح رو رو کے اوس یوسف بغیر / مجکو نابینا بنا ہی چشم گریان چاہیئے
بہر آرایش جو منہ دیکھے وہ خود بین وقت صبح / آئنہ بنجائی شکل چشم حیران چاہیئے
وصل کی ٹہری ہے اوس بلقیس وش سے [illegible] / واسطے آرام کے تخت سلیمان چاہیئے
خشت رخ ہے یاد زلف مشکبو جاتی رہے / خواب مین دیکھون نہ اب خواب پریشان چاہیئے
وہ سیاہی پھرتے ہین سرگردان ثرہ کی عشق مین / وحشیونکو سایۂ نخل مغیلان چاہیئے
مالک محشر ہی عاشقون کو قتل تو فرما چکے / رنگ لائی کچھ نہ کچھ خون شہیدان چاہیئے
حضرت دل ترک چشم یار سے ہے سامنا / معرکہ درپیش ہے کار نمایان چاہیئے

بلبل تقریر کو سنکی ترے اے رشک گل
گنگ بنجائی ہر اک مرغ خوش الحان چاہیئے

اوس سے فرحت دلکو ہے حاصل ہین اس سے پیچ و تاب
دیکھنا زلفونکے بدلے سنبلستان چاہیئے

سنکی نعرہ وحشی آہوے چشم یار کا
بہاگ جائے چیخ کے شیر نیستان چاہیئے

اوسکے افشان جبین کا وصف لکھنے کیلئے
کلک سیمین چاہیئے کاغذ زرافشان چاہیئے

مجکو سودا ہے کسی رخسارۂ گلرنگ کا
واسطے تفریح کے سیر گلستان چاہیئے

دیکھکر حسن حسینے اور انداز و زیر
شرم کے پردے مین چھپ جائین حسینان چاہیئے

یاد ہے طغیانیون پر ایک بحر حسن کے
پھر تنور دل سے اوٹھے جوش طوفان چاہیئے

قوت و طاقت دماغ جان سے سب جاتی رہی
سونگھنا اب ہمکو وہ سیب زنخدان چاہیئے

چاک ہی جیب سحر وہ مہ سدھارا اپنے گھر
پہانسیان بنجائین یہ تار گریبان چاہیئے

۲۰۵	کہہ بدل کے قافیہ اور ایک تو اس مین غزل آزمانا طبع کا احمد حسنخان چاہیئے	۱۳

ہم غریبون کو نہ اے ظالم ستانا چاہیئے
آہ مظلومانسے بھی کچھ خوف کہانا چاہیئے

خندہ زن ہین پھول سب انکو رولانا چاہیئے
اے گل رعنا چمن مین مسکرانا چاہیئے

نام میرا خط پہ لکھا دیکھکر بولا وہ شوخ
صورت حرف غلط اسکو مٹانا چاہیئے

گہل گئے تو شرم سے اوس شعلہ رخ کے حضور
بزم مین اے شمع اب تجکو نہ آنا چاہیئے

روتے روتے عمر گذری معشوقونکے ہجر مین
اے فلک اب تو ہمین اکدم ہنسانا چاہیئے

یہ صدا آئی ہے رفتار سمند عمر سے
توسن چالاک کو کیا تازیانہ چاہیئے

بعد مدت اے گلو تم دیکھکے رخسار یار
پہلے منہ بگڑا ہوا اپنا بنانا چاہیئے

بزم مین ان شعلہ رویونکے ملیگا پھر فروغ
دلکو اپنے شمع سان پہلی جلانا چاہیئے

اپنی آب و تاب پر خورشید ہے نازان بہت	آئنہ اسکو کف پا کا دکہانا چاہیے
کشتۂ تیغ نگاہ مہ جبین ہون ہمدمو	چاندنی کا قبر پر اک شامیانا چاہیے
خود پر کہہ لینگے جہان مین اسکو نقادان شعر	سکۂ فکر رسا مجکو دکہانا چاہیے
اوس مہ کامل سے میرے ای ہلال آسمان	ہم ہی کے واسطے تجکو زمانا چاہیے

۲۰۶	جوش عشق ابروے قاتل سے منہ پہیرو نہ تم مرد کو رخسار پر تلوار کہانا چاہیے	۹

کچہ بال ہے سیم و زر و الماس و گہر ہے	ہی آپ کی قدمونپہ فدا جان بہی سر بہی
ذرّے سے ہین کم اوس رخ پر نور کے آگے	خورشید بہی برجیس بہی زہرہ بہی قمر بہی
تیغ نگہ یار کی اللہ ری برش ہے	اک وار مین دو ٹکڑے ہی کیا دل بہی جگر بہی
اک گریہ و زاری سے نہین کام نکلتا	عاشق کے لئے چاہیے کچہ زور بہی زر بہی
کہملا گئے گل دیکہکر اوس گل کو چمن مین	غنچہ ہے ہر اک پہول بہی اوراق شجر بہی
فرمائیے میرے دل غمناک کو خرسند	بہولی سے کبہی آئی اک رات ادہر بہی
تا حق جو غریبونکو ستاتا ہے تو اوبت	کچہ دل مین خدا کا ہے تری خوف خطر بہی
مرتے ہین تمہاری رخ و زلف و لب و خط پر	غلمان بہی پریزاد بہی عیسے بہی خضر بہی

۲۰۷	اب روئے کس کس کو غم یار مین اے جوش جاتی رہے ہوش و خرد و نور نظر ہے	۹

ہم پریشان خاطرونکو بہول جانا یاد ہے	یا اونہین بگڑی ہوئی زلفین بنانا یاد ہے
خندۂ گل خاک ہو مرغوب خاطر ای صبا	ہمکو اوس غنچہ دہن کا مسکرانا یاد ہے
سیر گلزار ارم سے کب بہلتا ہے وہ دل	جسکو اوس گلفام کے کوچے مین جانا یاد ہے

ہی ہوا ایا چشم مست سرمگین یار کا
فتنۂ خوابیدہ کا ہمکو جگانا یاد ہے

لن ترانی اب سناتا ہے عبث اے خودنما
ہمکو تیرا بام پر جلوہ دکھانا یاد ہے

کیون نہ دل حیران و سرگردان رہے شام و سحر
زلف کا چہرے پہ اونکے پیچ کھانا یاد ہے

پیش بیجا ہی کوئی کیا اوس بت عیار سے
لاکھہ فقرہ سیکڑون چھل سو بہانا یاد ہے

بوسۂ رخ مانگیے کس منہ سے اے شیرین دہن
اس لب جان بخش کا باتین سنانا یاد ہے

۲۰۸	عہد عشق جوش خود گم دیکھے ہوے ہین اوسے اے پریرو جنکو مجنون کا زمانا یاد ہے	۱۴

مقتل عشق مین گئے تو گذر کسکا ہے
تیغ ابرو کی چڑھے منہ یہہ جگر کسکا ہے

کیون تامل ہے مرے قتل مین ڈر کسکا ہے
جان و دل سے مین تمہارا ہون یہہ سر کسکا ہے

خوف کسکا ہے مری جان خطر کسکا ہے
شوق سے دل مین چلے آؤ یہہ گھر کسکا ہے

تم جو کہتے ہو کہ تو خستہ جگر کسکا ہے
کیا کہون داغ یہہ اے رشک قمر کسکا ہے

نالہ لایا ہے تمھین کھینچکے یا آہ سحر
مجکو حیرت ہے کہ انمین سے اثر کسکا ہے

لامکانے بھی اودہر بڑھکے ہے قصر محبوب
جب فرشتہ بھی نہ پہنچا تو گذر کسکا ہے

سوچیے خانۂ دل ہے جو گرانا منظور
گھر یہہ کسکا ہے مری جان ضرر کسکا ہے

چھٹ گئے اہل وطن عالم تنہائی ہے
میری ویرانۂ وحشت مین گذر کسکا ہے

ہمپہ کھینچکے آئے ہو تو ہان بسم اللہ
مین گنہگار تمہارا ہون خطر کسکا ہے

قتل عاشق کا نہ انکار سنیے گا کوئے
دیکھو دامان قبا خون مین تر کسکا ہے

ہم تو کہتے تھے زیادہ نہ بڑہاؤ گیسو
اب تمھین دیکھو کہ یہہ بار کمر کسکا ہے

ناز منظور تمھین مدنظر ہمکو نیاز
خیر پھر آپ ہی کہدین کہ یہہ ثمر کسکا ہے

قبر پر میرے گل تازہ چڑھانے آئے ہا
اور یہہ کام بجز باد سحر کسکا ہے

۲۰۹	جوش اوس رشک مہ و مہر سے جو عشق نہین پھر تصور تمھین یہہ شام و سحر کسکا ہے	۱۱

جب تک قیام گردش چرخ برین رہے
تیرا جمال اوج پہ ای مہ جبین رہے

اغیار پر ہمیشہ رہی لطف کی نگاہ
اک مور و عتاب تمہاری ہمین رہے

وحشت جنون قسم تجھے فصل بہار کی
چاک قبا نہ جیب نہ یہہ آستین رہے

فکر معاد اور تلاش معاش سے
ہوش و حواس اپنے بجا ہان نہین رہے

یہہ ضعف کا ہے زور کہ ہم شکل نقش پا
بیٹھی جہان پہ تھک کی اوٹھی وہین رہے

صدمی فشار گور نے وہ ای فلک دئی
راحت سے دو گھڑی بھی نہ زیر زمین رہے

مرنیکے بعد چین سے سوئی لحد مین ہم
جب تک کہ زندگی رہے اندوہگین رہے

آئی زبان پہ ذکر خدا یا بتون کا نام
کس کس کے یاد دل مین دم واپسین رہے

کنج لحد مین آج ہین تنہائیان نصیب
وہ یار وہ رفیق نہ وہ ہمنشین رہے

گلزار حسن مین نہ ہوائی خزان چلے
اپنی دعا یہی ہے تو او گل کہین رہے

۲۰۱۰	ای جوش کس سے شعر کی اب داد لیجئی سودا و میر و آتش و ناسخ نہین ہے	۱۳

کہان دیکھین ہین سیرین سیر ہو کی بزم عالم کے
چراغ صبح کی صورت یہان مہمان تھے اک دم کے

تمہین لازم نہین عشاق سے یہ چھیڑ ہر دم کے
کبھی گھر کے کبھی جھڑکے کبھی گالی کبھی دھمکی

ہلال عید کیون شاعر نہ سمجھین اونکی ابرو کو
نہین کچھ قدر اوسکے روبرو تلوار کے خم کی

نہ آنیگا نظر اس کشتی گردون کا تہل بیڑا
چڑھی ندی اگر آج اپنے اشک چشم پرنم کی

گئی ہمراہ جانان وہ زمانی عیش و عشرت کے
ہماری قصر دل مین اب جگہ ہے درد و غم کے

کیسی تیر نظر کا نسے ہوئی ہین دل جگر زخمی
عبث ہو فکر ٹانکونکے عبث تدبیر مرہم کے

گدائی ہے در ساقی کی بہتر بادشاہی سے
حقیقت کیا ہے اس کا نسے کی آگے ساغر جم کے

علاج اپنے دل مسموم کا ہے گیسوے جانان
فزون ہے مہرہ تریاق سے قیمت یہان سم کے

دل و جان و جگر یکسر شہید تیغ الفت مین
نہین سینہ مرا تصویر ہے یہہ بزم ماتم کے

رہے صحرائی وحشت مین عزیز و اقربا چھوڑی
رضائی یار ہمنے سب رضا و نیز مقدم کے

ہزارون ہی پری خوان ای پری پیکر سخن مین
تری باتو نمین ہے تاثیر گویا اسم اعظم کے

وہ زر دیتا تہا ہمنے نقد جان و دل دیا تمکو
تمہین انصاف سی کہدو سخاوت تہی یہ حاتم کے

۲۱۱ — غم شبیر مین ای جوش نوحہ کیجیے موزون
غزل کو اب سلام اپنا کہ آمد ہے محرم کے — ۷

تمہاری زلف کا بوسہ اگر لیتے تو ہم لیتے
یہ سودا سر کو اپنے بیچکر لیتے تو ہم لیتے

تم اپنے گھر مین سوتے تھے خوشی سے پاؤن پھیلائے
اکیلی کروٹین ہان رات بھر لیتے تو ہم لیتے

نہال قد سے تیری ای گل خوبی تمنا ہے
جو گل لیتے تو ہم لیتے ثمر لیتے تو ہم لیتے

تمہاری تیغ سے ہان زخم دامندار مقتل مین
بنا کے اپنے سینے کو سپر لیتے تو ہم لیتے

بھلا اس ڈھنگ کی باتو نمین ہے کیا دخل شاطر
بلائین تیری ای بیداد گر لیتے تو ہم لیتے

کبھی یہہ تو کہا ہوتا کہ مین بیہ شاد ہو جاتا
تمہاری مرنے جینے کی خبر لیتے تو ہم لیتے

۲۱۲ — مثال جوش ہاتہونکو بنا کر صورت ہالہ
تجھے آغوش مین رشک قمر لیتے تو ہم لیتے — ۹

بزنگ ابر ہون گریہ کنان تمہارے لیئے
مثال برق ہے دل ہے طپان تمہارے لیئے

یہ وجہ کیا ہے کسی کو نظر نہین آتے — خراب پھرتا ہے سارا جہان تمہارے لیئے
وہان شراب حریفونکے ساتھ پیتے ہو — کباب رشک سے دل ہے یہان تمہارے لیئے
رہو خوشی سے بتو اسکو اپنا گھر جانو — بنا ہے کعبۂ دل سا مکان تمہارے لیئے
سنی گے بیٹھی ہوئی جتنی گالیان دوگے — ہین کان میرے لیئے اور زبان تمہارے لیئے
قطعہ
وہان تو لکھنؤ مین آپ چین سے بیٹھین — مین رنج جھیلون بریلی مین ہان تمہارے لیئے
یہ منصفی سے بہت دور ہے وزیر انصاف — ہمارے واسطے دوزخ جنان تمہارے لیئے
تمام ہے
خدا کے واسطے اب تو دکھاؤ جلوۂ حسن — عدم سے دیکھنے آیا کہان تمہارے لیئے

۲۱۳	بلاؤ جوش حزین کو وہا تمہین آؤ ترپ رہا ہے یہ ای جان جان تمہارے لیئے	۱۵

شکل وہ نور کی ای زہرہ جبین پائی ہے — چشم انجم سے فلک تیرا تماشائی ہے
قامت یار مین جو خوبی و رعنائی ہے — سرو گلشن مین یہی زینت و زیبائی ہے
اسقدر زار ہون وہ چال جو یاد آئی ہے — دو قدم راہ مجھے بادیہ پیمائی ہے
بوسۂ زلف جو مانگا تو یہ شرما کے کہا — کچھ تو دیوانہ ہے مجنون ہے سودائی ہے
چھیڑتا ہون جو شب وصل مین تو کہتے ہین — اسقدر بے ادبی تیری اجل آئی ہے
غیر ممکن تھا وہ ظالم جو مرے گھر آتا — کشش عشق مگر کھینچکے لے آئی ہے
نالی آئینگے یون تک جو نہ دیکھوگا تمیز — آؤ ملجاؤ نہین ذلت و رسوائی ہے
میکدہ کعبہ و بتخانہ تو دیکھا نہ ملا — نہین معلوم کہان وہ بت ہرجائی ہے
جان بلب عاشق ناشاد ہے بچنے کا نہین — ای مسیحا یہی اب وقت مسیحائی ہے
حسن کہتے ہین اسے عشق اسے کہتے ہین — آپ اپنا وہ صنم محو خود آرائی ہے

کسطرح کوچۂ قاتل سے کرون عزم سفر
مین یہان خود نہین آیا ہون قضا لائی ہے

تیری دوری مین گئے عقل و خرد و صبر و شکیب
کوئی نزدیک نہین عالم تنہائی ہے

کہنا مرتا ہے ترے ہجر مین دیدار دکھا
آگی ہم کیا کہین قاصد تری گویائی ہے

طالب جان حزین عشق قد بالا ہے
اس سے کس طرح بچون آفت بالائی ہے

۲۱۴	اک نظر بھی جو رخ یار کو ہم دیکھ سکین اسقدر جوش کہان آنکھو نمین بینائی ہے	۸

جاتی ہے اوسکے عالم ویرانہ گھر مین ہے
تاثیر یوم نالۂ مرغ سحر مین ہے

دیو فلک اوٹھائیگا کیا بار عشق حسن
یہ حوصلہ یہ ضبط یہ طاقت بشر مین ہے

مس ہوکے زلف یار سے شاید یہ آئی ہے
جو صاف بوئی مشک نسیم سحر مین ہے

کس کو ہے ہمسری رخ پر نور یار سے
زردی ہے آفتاب مین دہبہ قمر مین ہے

اوس سیم تن کی دولت دیدار ہو نصیب
دنیا کا عیش کہتے ہین تحصیل زر مین ہے

کس نوجوان کا عشق ہے کسکی ہے جستجو
پیر فلک جو شکل مسافر سفر مین ہے

ملتا نہین پتا دل گمراہ کا ہمین
شاید نشان اونہین کے دہان کمر مین ہے

۲۱۵	ای جوش تجسا سحر بیان مبتلا ہوا ہے جادو ہے جس کا نام وہ اونکی نظر مین ہے	۷

نظر مہر سے جو آپ نظارا کیجے
ابھی اس ذرۂ ناچیز کو تارا کیجے

یا د چشم بت خود بین مین یہ بیمار ہوئی
اتنی طاقت نہین آنکھو نسے اشارا کیجے

بگڑی زلفو نکا جو ہو آپ کو منظور بناؤ
دل صد چاک کو شانے سے سنوارا کیجے

تل جو اوس روی منور پہ ہے بحضرت دل
آنکھ کی پتلی کا اپنے اوسے تارا کیجے

ماہ تابانکے طرح ای بت خورشید لقا
صبح کو گھر سے ہماری نہ سدھارا کیجے

صورت چرخ زمین بھی ہے وہان رنج رسان
کوئی سفاک مین کیا خاک گذارا کیجے

کیون نہ زلفون کو سنوارا یہ خطا کی اپنے
آپ شانی سے جدا ہاتہہ ہمارا کیجے

۲۱۶	آشنائی کا اگر لطف نہین ملتا ہے ؎ جوش اوس بحر لطافت سی کنارا کیجے	۱۰

خانۂ غیر مین تم جاکے جو مہمان رہے
ساری ارمان مری دل ہی مین بیجان رہے

خاک مین میت عاشق کو ملا دو چلکے
دل مین باقی نہ تمہاری کوئی ارمان رہے

کاٹکے سر کو سبکدوش جو تو فرمائی
تا قیامت مری گردن پہ یہ احسان رہے

دل تو اک طفل برہمن کو دیا ہی ہمنے
آگی اب شان خدا کی ہے جو ایمان رہے

دیکھہ بندونے خدا اپنے کمان ہی غافل
ایصنم تجکو بھی لازم ہے مرا دہیان رہے

موسم گل مین قسم ہے تجھی اید ست جنون
نہ تو دامن رہے باقی نہ گریبان رہے

مصحف روئی صنم کے ہوئی عاشق جبسے
نہ تو ہندو ہی رہے ہم نہ مسلمان رہے

عمر کو لہو لعب ہی مین گنوایا ہمنے
آگی اس بزم خرابات مین نادان رہے

دیکھتا اونکو جو بے پردہ کہان تہی یہ نصیبا
باتین ستی سے بہی محرم مری کان رہے

۲۱۷	وصف چشم بت خود بین جو رقم شعر مین ہو جوش آنکھو نپہ ہر اک کی ترا دیوان رہے	۱۲

جو تمہاری لب و دندانکی پہبن دیکھہ چکے
وہ عقیق یمنے دُرّ عدن دیکھہ چکے ؎

دوست کسکا ہے زمانے مین تو او سیم بدن
شل نز رحسن کی جا تونکا چلن دیکھہ چکے

منتظر دید کے ہین تو وہ دل حاضر ہے
اس طرف بھی کہین وہ تیر فگن دیکھہ چکے

تم مہ مصر کے ابنائی زمان سے ہو زیاد | آزما کے تمہین یاران وطن دیکھ چکے
ای جنون لیلی و شیرین کی قسم دیتی ہین | کوہ فرہاد دکھا قیس کا بن دیکھ چکے
نظر بد کے لیئے صل علے پڑہتا ہون | آئنی مین وہ جو اپنی پہبن دیکھ چکے
دست وحشت نی کوئی تار نہ باقی رکھا | لوگ دیکے مری مردیکو کفن دیکھ چکے
دو گھڑی بہی نہ جلے عشق رخ رنگین مین | تیری ثابت قدمی شمع لگن دیکھ چکے
بنکی نوشاہ چلین شاہد مرقد دیکھین | جلوۂ حسن عروسان چمن دیکھ چکے
حضرتِ دل مع سرنامہ اوڑائی پرزی | لکہ کے خط یار کو ای مشفق من دیکھ چکے
ہجر مین ایک نی باندہی نہ کمر ہمت پر | خوب ہم قوت اعضائی بدن دیکھ چکے

۲۱۸	پیچ سے زلف کے نکلو رخ روشن دیکھو جوش کعبے کو چلو سیر ختن دیکھ چکے	۱۳

شب فراق بد کی یہ بیٹھے رٹ رٹ کی | الٰہی زلف بتان مین نہ کوئی دل اٹکی
کسی کا ہے دل نازک بہی اس سے وابستہ | نہ اپنے زلف کو شانی سے تو کبھی جھٹکی
جو پاس غیر کے جائے وہ غیرت گلشن | نہ کس طرح سے مرے دل مین خار غم کھٹکی
جو سر کو تن سے اوتارین وہ امتحان کیلیے | برنگ شمع یہ سو بار نکلے پہر کٹکی
بنا ہے اوس بت پردہ نشین کا دل عاشق | نہ پہونچی پیک گمان پاس جسکے چوکھٹکی
ہزارون حسرتین جلجلکے اسمین خاک ہوئین | گمان ہین سینۂ سوزان پہ ہمکو مرگھٹکی
تمہاری زلف کی بل دیکھ پائی جوافعی | یقین ہے رشک سی مرکو زمین دی گٹکی
یہ خال و زلف کی گلزار حسن جانانین | برائی حفظ کسینے لگائی ہین کھٹکی
تو وہ پری ہے کہ عالم ہے جسکا دیوانہ | نثار تخت سلیمان ترے چھپر کھٹکی

بلائی زلف اوترتی نہین مری سر سے	ہزاردن ٹوٹکے ہوتے ہین سیکڑون ٹوٹکے
مین رند وہ ہون جو دی خیر خم مجھی ساقی	کہان کا جام چڑہاؤن شراب کی مٹکے
ملا رقیب کو اوبت شراب صاف کا جام	خدا کی شان سزاوار ہم ہون تلچھٹکے

۲۱۹	وہ جوش کوچۂ الفت کی راہ ٹہری ہے خضر بھی بہول کے آئے اگر ادہر بہٹکے	۷

بخدا جو رخ گلگون صنم دیکہین گے	آنکہ اوٹہا کے نہ سوئی باغ ارم دیکہین گے
قاصد اوہ کسی عنوان نہ لینگے خط کو	گر لفافے پہ مرا نام رقم دیکہین گے
وصف لکہتی ہین پہر اون پہولسی رخسارونکے	گلفشانی تری ای شاخ قلم دیکہین گے
خشک ہی کشت تمنائی دل پرحسرت	اب کرامت تری ای ابر کرم دیکہین گے
پہوڑ ڈالینگے ابہی عشق کی ہے پردہ دری	تجکو گریان جو ہم ای دیدۂ نم دیکہین گے
ہم وہ مضموم ہین اس دار محن مین ای دل	گر خوشی چاہینگے افلاک سی غم دیکہین گے

۲۲۰	جوش سے قیس حزین نے دم رحلت یہ کہا زندگی ہے تو پہر آکر یہہ قدم دیکہین گے	۴

خالق سے دعا ہے یہ ہم قلب سیاہ ہونگی	توبہ ہے گنا ہونگی توبہ ہے گنا ہونگی
پڑتے ہین جگر دلبر دیکہو تو غضب چہرہ پان	ان ترچھی نگاہونکی ان ترچھی نگاہونکی
سونے نہ دیا اونکو بہین کیا شب بہر	تاثیر نے آہون کی تاثیر نے آہونکی

۲۲۱	دیکھی ہے نہین منزل ای جوش خضر نے بہی اس عشق کے راہونکی اس عشق کی رہونکی	۹

غزل فارسی

ای جفاکار خون ما کردی	سرخ چون دست از حنا کردی
حرکت این چه ساختی ای چرخ	از من آن ماه را جدا کردی
نیست یار از تو امید مهر	از که ای مه لقا وفا کردی
تا به بیگانگی یگانه شدی	با غم و دردم آشنا کردی
زلف جانان نموده ابتر	چه سلوک از من ای صبا کردی
با خودم نیز ای دل نادان	مبتلای غم و بلا کردی
گل تم افروخت جان بلبل سوخت	آتش افروزی ای صبا کردی
در جوانی شراب شاهد بود	ای ضعیفی تو پارسا کردی
بستهٔ مشک ناب گیسو را	یکسری جوش این خطا کردی

۲۲۲ جدید ۱۰

بار سر ممکن نہین مجھ ناتوان سے اوٹھ سکے	اوٹھ سکے تو تیری تیغ امتحان سے اوٹھ سکے
جسکی بیٹھے تیری کوچہ مین جو ہم برگشتہ بخت	وہ زمین پکڑی نہ پھر ہفت آسمان سے اوٹھ سکے
سنگ طفلان سے تری وحشی نے جو پایا ہی حظ	لذت ایسی کب ہما کو استخوان سے اوٹھ سکے
حاملان بار الفت ایک سا رکھتے ہین زور	مور بار اوٹھالی اوسکو جو کوہ گران سے اوٹھ سکے
بوجھ خالق نے دیا ہے وہ اوٹھانیکو مجھے	جو زمین کیسی نہ دیو آسمان سے اوٹھ سکے
وای محرومی ہماری اونکے دوری ہی رہی	پردہ غفلت نہ ہرگز درمیان سے اوٹھ سکے
گر نشان جو کمٹ کا تیری دیکھ پائی دل مرا	اسطرح بیٹھے نہ پھر اوس آستان سے اوٹھ سکے
اوسکے سر سے بوجھ کیا اوٹھے گا جو چھپکے کا بلا	بار صندل بھی نہ جس جان جہان سے اوٹھ سکے
ایکی ایسا بستر غم پر گرا تیرا مریض	جو نہ تدبیر فلاطون زمان سے اوٹھ سکے

تیری کوچی مین جو بیٹھے جوش شل نقش پا	پھر مجال عقل ہے جو وہ وہانسے اوٹھہ سکے

۲۲۳	جدید	۱۸

حاجیو گر طوف کعبہ تمکو فرض عین ہے — کوچۂ دلدار مجکو قبلۂ کونین ہے

وہ جو پہلو سے ہماری اوٹھہ گئی ہمنشین — جانکو آرام ہے اکدم نہ دلکو چین ہے

جبسی اوس بحر لطافت کا بنا ہون آشنا — اشک آنکھون سے روان ہین شغل شور و شین ہے

ای پریرو جان تک موجود ہی صدقے اوتار — نقد دل گیا مال ہے کیا دولت کونین ہے

لام اگر وہ زلف مشکین ہے تو بینی ہے الف — میم وہ چھوٹا دہن ہے چشم فتان عین ہے

چاہیے وہ فقر جسپر مصطفے کرتے تھے فخر — ورنہ یہہ پیشہ سواد الوجہ فی الدارین ہے

جبسی پوشیدہ ہوا ہے وہ بت خورشید رو — پیش چشم اندھیرا دل جائی نور عین ہے

پیر اکھنا مان ایدل ان بتونکا جو ہی قول — جعل ہے فقرا ہے حیلہ ہے سراسر کین ہے

نقد دل مانگا جو اوس سیمین بدن نے تو کہا — یہہ امانت ہی مری پاس آپ کی یا دین ہے

بیٹھی بیٹھے یاد کس کے آگئی ہین شوخیان — مضطرب جو دل ہے پہلو مین جگر بیچین ہے

نور عینین بنے کیسے جو انکو ہے بجا — ایک ہین دونو برابر رتبۂ سبطین ہے

میری اشکونکو نہ چشم کم سے دیکھہ ای محسن — ہین وہ دُر بیبہا نہ جنکا عرہ بحرین ہے

عکس آئینے مین اوسکے دونو گالونکا نہین — برج آبی مین یہہ گویا جلوۂ سعدین ہے

کنج تنہائی کیا ہے اس سے بہتے اختیار — نقش خاطر قول الآفات فی الاثنین ہے

خسرو و فرہاد دونو عاشق شیرین ہوئے — وجہ ظاہر ہے شکر رنجی جو فیما بین ہے

کفر و ایمان سے جدا ہے اسطرح اپنا طریق — جسطرح اعراف خلد و نار کے مابین ہے

چرخ گھڑیالی ہے تو گھڑیال ہو نہین کہ گردش — رانکو آرام ہے مجکو نہ دنکو چین ہے

روز او ترتے ہین جو آسمین یاس و غمکے پلٹنین	جوش یہہ قصر دل عشاق ہے یا لین ہے
۲۲۴	۲۲

جدید

موڑو نگا منہ نہ عشق بت خود پسند سی	سہرو اعظو پھر او نہ بک بک کی پند سے
پیدا کیا ہے ربط بت خود پسند سے	یارب غضب مین ہون مین دل دردمند سے
وہ شمعرو جو غیر سے ہے گرم اختلاط	شعلے نکل رہے ہین دل دردمند سے
بیرنگ گل ہین عارض رنگین کے روبرو	شمشاد پست ہی ترے قد بلند سے
نجم فلک سی اس مین زیادہ ہی روشنی	کہ خال رخکو دیجیے نسبت سپند سے
دل مین خیال لعل شکر بار یار ہے	تلخی مرگ بھی مجھے شیرین ہی قند سے
یہہ سانپ وہ ہے جسکا جہانمین فسون نہین	خالق بچائی زلف سیہ کے گزند سے
دلمین جگہہ ہے حسرت و اندوہ و یاسکی	آباد ہے مکان انھین مہمان چند سے
کین جان دی کے خانۂ تن کی صفائیان	آج اس مکان کو پاک کیا ہمنی گند سے
ہمسر تھا اوس لب شیرین کا اس لیے	کرتے ہین نیشکر کا جدا بند بند سے
اسپ فلک ہی پیر یہہ ناکند ہی ابھی	کیا ہوگا تیز رو وہ تمھاری سمند سے
آنکھونکے تل جو روزن در سے دکھائی ہین	یہہ گولیان وہ ہمکو لگاتے ہین رند سے
ڈرتے ہین بچھڑیکے جو عشاق کو حلال	بدتر وہ جانتے ہین انھین گوسفند سے
مجنون غریب ہی پس محمل ہے ہمرہو	کھدو پکار کر یہہ صدائے بلند سے
سمجھا گناہ بوسۂ گیسو کو کیا وہ ترک	مشکین جو میری باندہی ہین کس کمند سے
صدمونسی ہجر یار مین اکدم نہین فراغ	دلمین اوٹھا جو درد گیا چار بند سے
باز آؤ ظلم و جور سے توبہ کرو بتو	ہلتا ہے عرش آہ دل دردمند سے

مرجاؤنگا مین غیر نے کھولا اگر اسی
وابستہ جان ہے تری جامے کے بند سے

کیا اوسکے خط سبز کے بوسے مین ہے مزا
میٹھا کھین یہہ زہر ہے شکر سے قند سے

کیونکر نہ دل پہ چین ہو داگر مشق خط کرین
ہر حرف کی کشش ہے زیادہ کمند سے

ہم تو دعا نہ خلد کے مانگین گے واعظو
جا کے یہہ تم کھو کسے عشرت پسند سے

دیتے ہو نقد دل تو ذرا دو سمجھکے جوش
بیجا معاملہ ہے خیانت پسند سے

۲۲۵	جدید	۱۰

کیون رنج سے حالت نہ ہو تغیر ہماری
سنتا ہی نہین وہ بت بے پیر ہماری

ہر وقت جو آزردگئ غیر سبب ہے
للہ بتا دیجیے تقصیر ہماری

بےجرم و خطا ہمسے پھرا ہے وہ ستمگر
کیا اندنو برگشتہ ہے تقدیر ہماری

لاتا نہین خاطر مین کوئی اپنا پرایا
یہہ آپکے چاہت سے ہے توقیر ہماری

محبوس ازل سے ہین اسے قید بلا مین
زنجیر ہے وہ زلف گرہ گیر ہماری

پہنچے تھے وہان خواب مین ہم وصل کے طالب
وہ نیند سے چونک اوٹھے یہہ تقدیر ہماری

وہ چاہین تو بگڑی ہوئی بنجائین ابھی کام
ہم کون ہین کیا چیز ہے تدبیر ہماری

مجنون صفت اوس لیلیٰ کاکل کے ہین عاشق
کہتے ہین جسے نجد ہے جاگیر ہماری

عشق کمر یار مین لاغر تھے ہم ایسے
مانی سے نہ کھینچی گئی تصویر ہماری

فرماتی ہین وہ ابروئے خمدار دکھاکر
ہی تیغ قضا جوش یہہ شمشیر ہماری

۲۲۶	جدید	۱۲

وہ صحبتین نہ اب وہ مدارات رہ گئے
رستے گلی کے اونسے ملاقات رہ گئے

زلف سیہ سپید ہوئی نور رخ گیا
وہ دن رہا نہ یار وہ رات رہ گئے

جام شراب پیتے ہے بیہوش ہم ہوئی
سیر دکان پیر خرابات رہگئے

کھاتے ہین رنج پیتے ہین خون دل و جگر
اب تیری عاشقونکے یہہ اوقات رہگئے

حسن غمزہ و رو ناز بتان سب فنا ہوئی
باقی خدا کے ایک فقط ذات رہگئے

سب کچھ سنایا اونکو مگر رعب حسن سے
مطلب کی تھے جو اپنے وہی بات رہگئے

الفت مین سر دیا مگر اف کی نہ مثل شمع
بزم جہان مین شکر ہے اک بات رہگئے

باقی ہے معجزہ لب جان بخش یار کا
عیسے رہے نہ اونکی کرامات رہگئے

رندونسے تھے بحث کے ای شیخ سو نہین
کیا بات اس مین قبلۂ حاجات رہگئے

نکلے گے ایکدن دل غمگین کے بھی امید
چندے جو یونہین اونسے ملاقات رہگئے

باقی جو رہگئے ہین مکان ہونگے منہدم
دس بیس روز اور جو برسات رہگئے

دائم الخیال وصال مین مرغ سحر نے جوش
جسوقت پچھلے چار گھڑی رات رہگئے

۲۲۷	جدید	۱۳

نہ انکھ اوٹھاکے جانبین سوئی چمن دیکھے
جو حور خلد بھی ای گل تری پھبن دیکھے

تمہاری عشق مین کیا کیا غم و محن دیکھے
تمام عمر نئی ظلم کے چلن دیکھے

ترا لطیف جبیلے سا جو بدن دیکھے
کبھی چمن مین نہ گلہائے یاسمن دیکھے

ہزارون گلشن عالم مین گلبدن دیکھے
مگر نہ آپسے ای غیرت چمن دیکھے

شگفتہ ہو نہ خجالت سے ای گل خندان
کبھی جو باغ مین غنچہ ترا دہن دیکھے

چھپائی دامن دشت ختن مین شرم سے منہ
غزال چشم صنم کو اگر ہرن دیکھے

نہ پائی یار کی موباف کی کسے مین بو
ہزارون ہمنے یہان نافۂ ختن دیکھے

ہزارون نقد دل عاشقان کو لوٹا ہے
نہ ہمنے گیسوئی جانان سی راہزن دیکھے

عجب نہین ہے جو چھپ جائی ابر مین مہتاب
تمھارا چاند سا شفاف اگر بدن دیکھے

یقین ہے شرم سے پژمردہ ہو گلستان مین
تمھاری گوری بدن کو جو یاسمن دیکھے

زبان پہ لائی نہ بھولے سے نام شیرین کا
جو میری غیرت شیرین کو کوہکن دیکھے

فریفتہ ہو مریطرح مہر گردون بھی
جو تیری چاند سی صورت کو جانمن دیکھے

مشاعری مین پڑھو طرحکے غزل ای جوش
کہ زور طبع کا ہر صاحب سخن دیکھے

۲۲۸ جدید ۱۹

عاشق افسوس نہ عکس رخ روشن دیکھے
دیدۂ جوہر آئینہ وہ گلشن دیکھے

دیکھلے ایک نظر سینۂ سوزانکی جو داغ
کبھی جا کر وہ نہین پھر جانب گلخن دیکھے

رنگ خورشید قیامت نظر آئی پھیکا
تیری تصویر کا ایسا وہ جو روغن دیکھے

تیلیان تار شعاعی کی کرے اوسپہ نثار
تیری دروازہ کی خورشید جو چلمن دیکھے

نور سا نور رہے ای ماہ تری چہری مین
ہو خجل چاند جو عکس رخ روشن دیکھے

یاسمن رشک سے بنجائی چمن مین اکگل
مسی مالیدہ تری لب کو جو سوسن دیکھے

دوستی نے تری وہ زار بنایا مجکو
شمع سان رونی لگے شکل جو دشمن دیکھے

ہی کہین بڑھکے براہیم سے رتبہ اوسکا
رشک گلشن ہو اگر جانب گلخن دیکھے

ہو نہ خورشید کا شرمندۂ احسان تا حشر
چاند گردونسے جو تیرا رخ روشن دیکھے

سمجھا وہ شاخ بلورین پہ طلائی تحریر
جسنی بازو پہ تری سونیکے جوشن دیکھے

مرکب عمر رواں بھی ہے نہایت چالاک
تیز رو ایسے کسی نے نہین توسن دیکھے

مجکو گلزار ہوا اجیمر مین گلخن سے سوا
پھول دیکھے نہین یہ شعلۂ گلخن دیکھے

یہ بری پرزی کری گل جامہ مجکو اپنے او گل
چست گر تیری بدن مین کبھی چپکن دیکھے

ہی یقین دلکو کہ نظارہ کرے کا رمسیح
چشم ساغر ہو خجل دیکھے وہ نرگس مست
برچھے اس مرتبہ گھٹ جائی کہ بنجائی ہلال
شوق دیدار مین دم نکلے جو آنکھو نکے راہ
دوست انکو نہ سمجھنا کبھی ہرگز اے دل
کاٹتا ہے سر عشاق وہ تلوار سے جوش

گر کبھی اپنے شہید ونکی وہ مدفن دیکھے
ہچکی لگجائے جو شیشہ کبھی گردن دیکھے
بدر اوس مہ کا جو نقش سم توسن دیکھے
ہی یقین روح اوسی آکر پس مدفن دیکھے
ہنسی محبوب جہان جانکے دشمن دیکھے
میری قاتل کا ذرا کوئی لڑکپن دیکھے

۳۳	جدید	۲۲۹

حیرت ہے ڈھونڈتے ہے مری چشم تر کسے
اوس بت کی ای خدا نظر آئی کمر کسے
ہیکل خدا نہ صورت گلزار کو دکھائی
مانند مرغ قبلہ نما دل ہے مضطرب
گر آپ کی نہین ہے انہین ہے تلاش
پہلو مین یار ہو تو شب تار خوب ہے
سنتا ہے کون نالۂ عشاق دہر مین
پروانہ وکبوتر و شہرخاب و مرغ روح
پاتا ہے کون رتبۂ منصور وقت صبح
جز نور روئی یار خوش آتا نہین ہے کچھ
سوتا ہون چین سے مین پڑا کوئی یار مین
مین محو دید قاتل خونخوار کس قدر

دل یاد کر رہا ہے یہ آٹھون پہر کسے
حال عدم کی تیرے سوا ہے خبر کسے
فصل خزا نہین ہے ہوس بال و پر کسے
بی روئی یار چین ہے آٹھون پہر کسے
پھرتے ہین ڈھونڈتے ہوئی شمس و قمر کسے
آتا ہے خوش فراق مین نور سحر کسے
آتا ہے رحم بلبل گلزار پر کسے
عالم کو آرزو ہے کہ دون نامہ بر کسے
گل دیکھیے چڑھاتے ہین وہ دار پر کسے
جلوہ دکھا رہے ہین یہ شمس و قمر کسے
محشر ہوا کہ صور بجہا کا ہے خبر کسے
سر اوڑ گیا کہ جان گئی ہے خبر کسے

مشتاق ہون بدل لب و دندان یار کا — ناصح یہان ہے خواہش لعل و گہر کسے
لاکھون ہی مر گئے ہوس کوئی یار مین — تا زندگی رسائی ہوئی تا بہ در کسے
ناموس و ننگ و ہوش و حواس و شعور و عقل — کس کس کی لین خبر کہ ہے اپنے خبر کسے
جز حسرت و تاسف و درد و غم فراق — ملتا ہے نخل عشق سے غافل ثمر کسے
زخمی ہین دو نو ابرو و تیز نگاہ سے — جا کر بھلا دکھائیے قلب و جگر کسے
اوس حور کی گلی سے جو فردوس جائیگی — رضوان کہے دماغ ہے یہہ در بدر کسے
خورشید زرد ہے مہ تابان سپید ہے — ای گل نہین ہے رشک تری حسن پر کسے
یون بوسے بیخطر رخ گلرنگ یار کے — پہنچا چمن مین آتش گل سے ضرر کسے
ہرگز تلاش مین نہ تو ای دل کمر کو باندھ — آیا نظر ہے یار کا موئے کمر کسے
بالفرض وقت صبح وہ خورشید آئیگا — درد جگر سے اب ہے امید سحر کسے
کہتا ہے جوش سے دم اظہار حال ہ — افسانہ آپ کا جو سنے درد سر کسے

۲۳۰	جدید	۱۷

دہن غنچہ ہے نرگس آنکھ ہے رخسار لالا ہے — لب جانان مین برگ گل صنوبر قد بالا ہے
اگر دو گام تو چلتا ہے سو سو حشر اوٹھتے ہین — زمانے سے تری رفتار کا عالم نرالا ہے
بسر کرتے ہین گل مین یہان فصل مستان ہم — وہان زیب بدن رومال شالی ہے دوشالا ہے
کبھی کہسار گردی ہے کبھی صحرا نوردی ہے — دل وحشت زدہ نے گھر سے کیا باہر نکالا ہے
جو ضعا ہین اونہین نیک و بد عالم ای ایک ہے — نہین کچھ دام غم نے نوالا یا او بالا ہے
بتادی سچ مری اشک مسلسل کے یہہ لڑیان ہین — تری کانو نین یا ای ماہر و موتی کا جھالا ہے
بتو نکی سر دمہری نے رولایا اسقدر ہمکو — جو نکلا اشک بر چشم گریان سے وہ تر الا ہے

عبث تم توڑتے ہو یہہ تو رستم سے نہ ٹوٹیگا ہمارا رشتۂ الفت ہے یا مکڑی کا جالا ہے

بگڑتے ہین بتان ہند جو ہمسے تو کیا ہوگا یہان اپنا شریک حال ہر دم حق تعالی ہے

بتونکی یاد رہتے ہے جو ہر دم اسمین انجانی ہمارا کعبۂ دل ہے کوئی شاید شوالا ہے

چمن مین جاکے رویا ہون جو اوسکے گلے نغمون مین لبالب میری آب اشک سے ہر ایک تھالا ہے

نئے سر سے مجھی سودا ہو زلف پری رو کا بچائی جانکو خالق بڑا موذی سے پالا ہے

تری فرقت مین سینے سے نکلتا تھا دل مضطر دہائی ہین ہم ہزارون ہمنے مشکل سے سمبھالا ہے

حسینان جہانکو ایصنم نسبت ہی کیا تجھسے خدائی تیرا ہر عضو بدن سانچی مین ڈھالا ہے

کسیکے نشتر مژگانکا پھر شاید خیال آیا ٹپکتا پھر کئی دنسے ہمارے دل کا چھالا ہے

کسی تشبیہہ دیجے ناوک مژگان جانانہ نے مقابل توڑ مین اسکے نہ نیزہ ہے نہ بھالا ہے

لحد بیچ ڈسینگے سانپ دیسی ای جوش محشر تک بلائی گیسوئی مشکین نے جسکو مار ڈالا ہے

۲۱	جدید	۲۳۱

تمھاری اینٹھے گیسو نے ہمکو مار ڈالا ہے بجا ہے قبر پر پھولا ہوا جو کوڑیالا ہے

بڑھا کر دوش پر یہہ گیسوئی پرپیچ ڈالا ہے دل عاشق کے یا ڈسنی کو تمنے سانپ پالا ہے

دل نادان نہ بھر دم دوستی کا اوس ستمگر کے تجھی او جانکے دشمن بڑی نازونسے پالا ہے

حضور خال عارض دانہ اسپند ہین انجم تمھاری گوری رخسے رنگ فق ہی ماہ کا ہالہ ہے

دلا کیا دانۂ گندم تھا مین اس کشت عالم مین جو مجکو آسیائی چرخ نے یون پیس ڈالا ہے

غنی ہے وقت گریہ دولت دنیا سی دل اپنا لڑی اشکونکی میرے واسطے موتی کا مالا ہے

نکلکر ہو نہ او طفل سرشک آوارہ فرقت مین بجا کر سبکی نظرونسے تجھے آنکھونمین پالا ہے

اوسی محبوب عالم پر مرو دل جان دیتا ہی کسینے آج تک اسکو نہ دیکھا ہے نہ بھالا ہے

نہیں تو تنہا فراق یار میں کبھی ایک ساعت ہم
کبھی ہمدرد آہیں ہیں کبھی دلسوز نالا ہے

عیادت کو ہماری رنج کیدم جز نفس اے دل
نہ کوئی آنے والا ہے نہ کوئی جانے والا ہے

اگر ہوتا ہوں طالب میں تو وہ ہنسکر یہ کہتے ہیں
ہمارا بوسۂ رخسار کیا منہ کا نوالا ہے

رہ دور و دراز عشق ہے خاک طے ہو گی
تھکی ماندی ہیں گردش میں گو ہے تلووں میں چھالا ہے

جہاں میں دفتر عشق و محبت جسکو کہتے ہیں
وہ از من تا ابی میری حقیقت کا رسالا ہے

ہوئی لطف و کرم سے تیری ساقی دائمی محرومی
لبا لب سب کے ساغر ہیں مرا خالی پیالا ہے

مزار عاشق بیکس پہ صد افسوس اگر دو دن
سوائے شمع گریاں کون اگر رونیوالا ہے

سنا ہے غیر کے گھر آمد و شد روز رہتی ہے
قدم اے شوخ تو نے حد سے باہر پھر نکالا ہے

نہ جاتی تھی محبت گیسو و رخسار جاناں کے
بڑی دقت سے ہمنے اس بلا کو سر سے ٹالا ہے

رخ روشن پہ تیری گیسوئے شبرنگ جو ہیں
بتا اے مہر طلعت یا یہ گرد ماہ ہالا ہے

نہیں بھیجا ہے خط میں ہمکو لکھا حال دل اپنا
مکاں یہ ہمنے بیچا ہے یہی اوسکا قبالا ہے

نہیں اب خوف تاریکی مجھے روز قیامت تک
چراغ داغ دل سے قبر کے اندر اوجالا ہے

جو شہر لکھنؤ ویران ہے جور چرخ ظالم سے
اوسی و جڑی نگر کا جوش بھی اک بسنے والا ہے

جدید

اگر وہ گھر سے باہر آج خنجر لیکے نکلیں گے
ہتیلی پر برنگ شمع ہم سر لیکے نکلیں گے

نگہباں تیری مجنوں کو جو باہر لیکے نکلیں گے
تو لڑکے ہر گلی کوچے سے پتھر لیکے نکلیں گے

اگر خلعت نیا پایا تو نیا پایا اہل عالم سے
کفن تو اے سپہر سفلہ پرور لیکے نکلیں گے

جو ہمنے اے صنم دریائے الفت میں قدم رکھا
خدا چاہے گا تو مقصد کا گوہر لیکے نکلیں گے

کف حسرت عدو ملتے پھریں گے شہر میں ہر سو
جو اپنے ہاتھ میں ہم دست دلبر لیکے نکلیں گے

تری صحبت میں اے پیر مغاں ہم رند گر آئے
تو شیشے میں شراب روح پرور لیکے نکلیں گے

ہماری ساتھ بھی فوج غم و درد و الم ہو گی
جو ہمراہ اپنے وہ غیرونکا لشکر لیکے نکلین گے

وہ مجنون ہون مری رعب جنون سی شہر خالی ہے
گھرونسے اپنے کیا فصاد نشتر لیکے نکلین گے

نہ نکلین گے کبھی جنت سے نکلین گے اگر تو یون
تجھے بھی ساتھ ہم ای حور پیکر لیکے نکلین گے

اگر مجموعہ پند و نصیحت لائینگے واعظ
او سی صحبت سی ہم رندونکا دفتر لیکے نکلین گے

بگڑ جائینگے چھری حاسدونکے رشک سی ای دل
اگر ہم ہاتھ مین تصویر دلبر لیکے نکلین گے

رقیبونکو سزا دینگے اونھین روکینگے رستی مین
کبھی تو یار کو وہ گھر سے باہر لیکے نکلین گے

جو تجھ بن ہم کبھی جائینگے میخانہ مین ای ساقی
بجائی شیشۂ می خاک بسر لیکے نکلین گے

تری تصویر ہاتھ آئی تو اوسکو صورت قرآن
سر بازار ہم آنکھونپہ سر پر لیکے نکلین گے

ملین گے خلد مین حورین نہ ہمکو قاف مین پریان
جدھر نکلین گے ساتھ اپنا مقدر لیکے نکلین گے

خدا سے بیحساب جرم عصیان پائینگے جنت
اگر تربت سی ہم نام پیمبر لیکے نکلین گے

بتونکا ہجر کیون ڈالا ہماری سر خداوندا
کدھر اس بار کو اللہ اکبر لیکے نکلین گے

سر محفل پڑھینگے وصف دندانین جو کچھ ہمتین
صلے مین یار سے ای جوش گوہر لیکے نکلین گے

۲۲۳	جدید	۳۱

ہان رہنے کو ملا نہین کوئی مکان مجھے
حق نے دیا جہان مین باغ جنان مجھے

جانا جہان نہین وہ ہر مین کب تھی امان مجھے
ملتی یہی زمین سی تا آسمان مجھے

جب سے یکتا ہون مجمع زہاد خرقہ پوش
آتی ہے یاد صحبت پیر مغان مجھے

کہتے ہو بید ہن اونھین کیون وہ تو شاعر
اک بات پر سناتی ہین سو گالیان مجھے

پست و بلند دہر نے اونکے فراق مین
دکھلائی کیسی کیسے زمین آسمان مجھے

رنج و ملال و حسرت و اندوہ و یاس و غم
سرکار عشق سے یہ ملا ارمغان مجھے

دیر بتان سے اوٹھہ کے سوئے کعبہ جاؤ مین
ای حاجیو دماغ بھلا یہہ کہان مجھے

پیری مین عقل و ہوش خرد کوچ کر گئی
ماندہ بجھکے چھوڑ گیا کاروان مجھے

لیلونگا بوسہ لب شیرین جو ہو سو ہو
دیگا وہ بدزبان جو اب گالیان مجھے

عشق بتان نہین ایدل نادان یہہ اضطراب
ہین جھیلنے ابھی تو بہت سختیان مجھے

جب دیکھتا ہون ابر بہاری کی بارشین
یاد آتی ہے عنایت پیر مغان مجھے

ہنگام شب جو بام پہ اپنے بلا لیا
اوس ماہ نے زمین سے کیا آسمان مجھے

فکر معاش و دہشت روز شمار سے
آرام ہے یہان نہ تسلی وہان مجھے

ہین بسکہ مدحت گل روئی بتان مین شعر
کہتے ہین لوگ بلبل ہندوستان مجھے

جلتا ہون سوز ہجر سے پہ چپ ہون کیا کہون
خاموش مثل شمع ملی ہے زبان مجھے

ترغیب دین نہ خلد کے زاہد اسقدر
معلوم ہے حقیقت حور جنان مجھے

عشق دہن مین تنگ ہون جینے سے گر پڑون
اندہا بنے گر دکھائی دی کوٹھیان مجھے

پھرتا تھا نور اپنے تماشائے حسن کا
دی تھین خدائی آنکھونکی جو پتلیان مجھے

ذکر خدا کرون کہ بتونکا جپون مین نام
حیرت کی جا ہے ایک ہی ہے زبان مجھے

صیاد تنگی چمنی کی نوبت قفس مین ہے
مشتاق ہون دکھا دی ذرا آشیان مجھے

عشق کمر نے زار بنایا ہے اسقدر
پھرتی ہے ڈھونڈھتی مری عمر روان مجھے

ملک عدم مین بھے نہ ملیگا پتہ مرا
چندی رہی جو الفت موئی میان مجھے

برگشتہ طالعی کا کرون حال کیا بیان
بیٹھے وہ منہ کو پھیر کے دیکھا جہان مجھے

پیری مین کیسے مین حسرت دل کو نکالتا
ملتی اگر نصیب سے بخت جوان مجھے

کاندھا نہ دین جنازیکو میری پس فنا
بار گران ہے رنج دل دوستان مجھے

دیوان بزم دہر مین چھوڑی ہین اپنے
دیکھین تو مرحبا کہین اہل جہان مجھے

عہد شباب صدمۂ وقت نی کھو دیا
ہے موسم بہار مین رنج خزان مجھے

کسطرح ہون رہا تری زلفون سی مین اسیر
تقدیر نے پہنائین ہین یہ بیڑیان مجھے

اونکو دیا خدا نے غرور و ادا و ناز
بخشا ہی درد و نالہ و آہ و فغان مجھے

آتا تھا کون ملک عدم سے جہان مین
اونکی تلاش لائی وہان سی یہان مجھے

پیر مغان کی جوش نصیحت ہی گوش زد
خوش آئی واعظون کا بھلا کیا بیان مجھے

۲۳۴	جدید	۱۳

جائی کب یہ عشق کا آزار دیکھا چاہیئے
پائی کب صحت دل بیمار دیکھا چاہیئے

خط سبز و روی گلگون ہین عاشق سیکڑون
کسکو گل ملتا ہے کسکو خار دیکھا چاہیئے

زلف شبگون مانع نظارۂ رخسار ہے
کب عیان ہون صبح کی آثار دیکھا چاہیئے

کسکو پیسے گلشن عالم مین گندم کیطرح
آسیائی چرخ کج رفتار دیکھا چاہیئے

اوس گل رخسار کے الفت نے دیوانہ کیا
چلکے سیر لالہ کہسار دیکھا چاہیئے

جمع ہین آئی کے لاکھون عاشق ابرو چشم
کس پہ چلتی ہے تری تلوار دیکھا چاہیئے

شمع سان پروانی بھی نار حسد سی جلگئے
گرمی بازار حسن یار دیکھا چاہیئے

ہین دل و جان جگر سینے مین اے سوز فراق
کسکو پھونکے آہ آتشبار دیکھا چاہیئے

ساتھ سوئین آکے وہ نکلین جو دل کی حسرتین
طالع خفتہ ہون کب بیدار دیکھا چاہیئے

کون ہوگا سرخرو اوس گل کی تیغ ناز سے
کسکو زخمون کے ملین گی ہار دیکھا چاہیئے

موسم گل مین بہے نکلے یا نہ نکلے ایصبا
آرزوئی بلبل گلزار دیکھا چاہیئے

جان دیجیے شکل قمری سرو قد یار پر
چشم بلبل سے گل رخسار دیکھا چاہیئے

گر تلاش اوس یوسف ثانی کی ہی منظر
چلے اے جوش حسن بن بازار دیکھا چاہیے

۲۲۵	جدید	۱۹

تری زبان کو اگر شوق گفتگو کم ہے
ہماری کانونکو سننے کی آرزو کم ہے

عدو ہوا ہے یہہ چرخ دنی تو کیا پروا
مدد کے واسطے کیا ای کریم تو کم ہے

خفا نہ ہو جو یہہ ہر وقت نالی کرتا ہی
ہماری دل کو خموشی کی یار خو کم ہے

چھکینگے خاک بھلا ہمسے رند ایسا نی
شراب آج میان خم و سبو کم ہے

ہماری دیدۂ گریانکے سامنی ای ابر
خروش بحر روان جوش آب جو کم ہے

عزیز مجکو ہے راحت سی بڑھکے تو ای غم
تری تلاش بہت اوسکی جستجو کم ہے

بڑا ہوا ہے کہیں شوق کوچۂ جانان
بھشت کی نہیں مرے دلکو آرزو کم ہے

پیا ہے یار کی جہوٹے شراب کو جبسے
جگر کو چین ہے درد دل و گلو کم ہے

جو قصد سجدہ ہے محراب تیغ قاتل مین
تو آب تیغ دلا کیا پئے وضو کم ہے

غم فراق کی کیا خاک دعوتین ہونگی
غضب یہہ ہے کہ مری جسم مین لہو کم ہے

جہانسے اوٹھ گئے زنجیر زلف کی وحشی
بجا ہے غل جو زمانی مین چار سو کم ہے

کسیکی عارض رنگین سے دونین کیا نسبت
کہ رنگ لالۂ حمرا مین گل مین بو کم ہے

بڑھا ہوا ہے رقیبوںنے اندنو اخلاص
ہماری مہر ترے دل مین ماہرو کم ہے

برنگ شانہ کری تیری زلف کی جو ثنا
زبان نکلے مرا ایک ایک مو کم ہے

چمک دمک مہ و مہر منیر گردون کے
تمہاری عارض روشن کی روبرو کم ہے

جنون نہیں ہے کہ چاک جگر کی فکر کرون
کسی کا رشتۂ الفت پئے رفو کم ہے

ہوئی ہے وحشت دل مین کسی قدر تخفیف
مگر محبت گیسوئے مشکبو کم ہے

عبث ہے شکوۂ جور بتان وگردش چرخ
دل حزین مرے پہلو مین کیا عدو کم ہے

گرا ہون اونکے نظر سے جو مین شان شکر
محیط دہر مین ای جوش آبرو کم ہے

۲۳۶	جدید	۲۵

بھرا ہے وہ سراسر بغض سے بدتر ہو تو پھر سے
تہی ہے اے جوش جس کا شیشۂ دل حب حیدر سے

ہوا اظہار اعجاز مسیحا میرے دلبر سے
ہر رہ سیکڑون مردی جلائی ایک ٹھوکر سے

ذرا تو دیکھ تو جرات ہوا گو ذبح خنجر سے
مگر جھپکی نہ اپنے آنکھہ قاتل چشم جوہر سے

نہین ہوتے ہین حاجتمند خوش لطف ستمگر سے
ہوا سیراب کشتہ مرکوئی پیاسا آب خنجر سے

فروغ آفتاب حسن جانان ہے کہین بڑھکر
مہہ انور سے نجم چرخ سے مہر منور سے

نہ کم ہوتا تھا سودا زلف شکین پر و کا
بہت افسونگر کیے جب یکجہتن اوتر امری سر سے

سلامت جو کوئی بیت الصنم سے عاشقو نکلا
اوسی جا نو دوبار اوہ پھر اللہ کے گھر سے

زیادہ تیز یان مین ابرو و چشمان دلبر مین
کٹا ریسے چھریسے تیغ سے تیر سے خنجر سے

یہ شمع جسے دنرات نظارہ تری رخ کا
غضب ہے ای بت ترسا وہ اب بیدار کو تر سے

رقم جسدم کیا مضمون حنائی ہاتھہ کا اونکی
عبارت خط کی لکھے یار کو خون کبوتر سے

جوانی مین لڑینگے آنکھ وہ چشم غزالا نسے
ابھی ہے عالم طفلی مگر ظاہر ہے تیور سے

خط شوقیہ کو وحی سماوی چاہیئے لکھنا
اگر دین قاصد جانا نکو ہم نسبت پیمبر سے

لکھین او سوقت شاعر وصف رخسار وخط و گیسو
اگر دہولین زبان پھول گلاب مشک و عنبر سے

لبونکی عشق مین گو جان شیرین تلخ ہو اے دل
مگر اس زہر مین لذت ہے بڑھکر قند وشکر سے

جھکی ہے جو بزم غیر او گل پیرہن تجھسے
بسی رہتے ہے اپنے تیر بھی بھونوکی جادر سے

بہار آئی اگر منظور خاطر زیست ہے ساقی
مری ساغر کو تو بھر دی شراب وجہ پر در سے

نہایت تشنہ لب ہین عاشقان ابروی پر خم
بجھی گی پیاس الیغا کی انکی آب خنجر سے

نہین دیکھا مصیبت مین تہر یک حال اپنونکا
نزائل ہو سکے خشکی لبونکے دیدۂ تر سے

پھری اس سے گلی پر پھیر دی زاہد نے صلیب تو
مرا دم ناک مین ہے نعرۂ اللہ اکبر سے

وہ بد قسمت ہون میری حق مین حجت تمہی ہو جاتے
اگر خواہش ہو بار انکی تو آتش خیز برسے

بناکر آئنہ خود بین کیا ان نازنینون کو
ٹرا خوردہ یہہ اے دل رہگیا عقل سکندر سے

نئی گرمی ہے وہ رشک قمر کہتا ہے یہہ اکثر
لڑائین گے ہم آنکھین ایکدن خورشید محشر سے

کبھی یاد لب لعلین مین ہم اے دل اگر روتے ہین
بجائے اشک خون سرخ نکلی دیدۂ تر سے

عدم ہونیکا اسکے ہی بھی باعث ہو ثابت
نہ مس ہوتا کہ سایہ بھی تری جسم مطہر سے

اگر بیت الصنم پر ہو تیقن مجکو کعبے کا
قدم کیسے چلون جوش نہ مین اوس راہ مین سر سے

۲۲۷	جدید	۷

تمہاری دولت دیدار کی خیرات اچھی ہے
نہ مانگین کسطرح ہم بھیک سی یہہ بات اچھی ہے

بلاکر گھر سے باہر اوسکو نام غیر سے دیکھون
وصال یار حیلہ جو کے بس یہہ گھات اچھی ہے

ہری ہوتی ہی کشت خشک صحرا میری رونیسی
ہر اک دہقان کہتا ہے کہ یہہ برسات اچھی ہے

برا کہتی ہو ہمکو سامنے غیرونکی اے صاحب
تمہین انصاف سی کہدو بھلا یہہ بات اچھی ہے

نہ انکی ظلم کی پرسش نہ انکی جور کی کچھ حد
خدائی مین تری اے رب بتونکی ذات اچھی ہے

بری اے دل گذرتی ہے فراق گیسوی رخ مین
نہ دن اسکا کوئی اچھا نہ اسکی رات اچھی ہے

دیار عشق مین جاکر دل و جان نذر دیدینا
حسینونکی لئے اے جوش یہہ سوغات اچھی ہے

جدید ۲۲۸

تری وحشی کا مسکن لی پریرو وہ بیابان ہی
جہان عنقا نمو سایہ حیوان و انسان ہے

اگر والشمس کی صورت رخ پر نور جانان ہے
تو بیشک آیۂ واللیل گیسوئی پریشان ہے

خمسۂ اول غزل اوستاد مشہور مسمی خواجہ حیدر علی آتش مغفور

پھر تاراج چمن وہ ستم ایجاد آیا
کھینچکے تیر چھری مائل بیداد آیا
وہین یہہ مطلع دلچسپ مجھے یاد آیا
دام مین کھینچنے بلبل نہین صیاد آیا
یہہ چمن مین کوئی گلچین کا بھی اوستاد آیا

یون تو سو مرتبہ اونسے ہوئی مجھسے خفگی ہاہ
منتین کین تو گلے مل گئے آکر بہ خوشی
بخت برگشتہ سے یہہ مشکل ہے ابکی باری
قطع امید ہوئی رحم بھی آجانے کی
قتل کرنے مجھے منہ پھیر کے جلاد آیا

اسطرف دیکھ لو آنکھین نہ چراؤ مجھسے
ماجرا کیا ہے ذرا سچ تو بتاؤ مجھسے
منفعل اتنے نہ ہو شرم نہ کھاؤ مجھسے
نہ ڈرو حشر کے دن منہ نہ چھپاؤ مجھسے
دادخواہی کو نہین کشتہ بیداد آیا

بادۂ وصل سے رندونکو ترستے دیکھا
ناگنی موج مئی ناب بھی ڈستے دیکھا
ہجر ساقی مین نہ میخانے کو بستے دیکھا
رو دیا ابر بہاری جو برستے دیکھا
کرم پیر خرابات مجھے یاد آیا

فرق آیا نہین ابتک تو یہان الفت مین
ہی وہی ذکر وہے فکر ہر اک صحبت مین
لیکن اسباب سے ہون آشنا ساحر تین
ایکدن ہچکی بھی آئے نہ مجھے غربت مین
مین بھی تمکو نہ اے اہل وطن یاد آیا

عشق رفتار کے اس رنگ سے ذرا چلکر
کبک و طاؤس ہین نازان اونھین سمجھا چلکر
باغ بیداغ دکھالا لیکو شدا چلکر
توبھی اے سرو رواں زلف کو لہرا چلکر
طرہ لٹکا کے گلستان مین ہے شمشاد آیا

کہتے تھے حسن پرستو نہیں مجھو اہل بصر
خوشجمال اور پری رو تھے مرے مد نظر
بعد مرنیکے یہہ لایا ہے جنون رنگ دگر
تیرے دیوانیکے مردے کو لیئے کاندھے پر
گور تک مجمع طفلان پریزاد آیا

گو ہوا مجمع بجد خبر اصلا نہ ہوئی
شور و غوغا رہے لاعد خبر اصلا نہ ہوئی
فصل گل کے ہوئی آمد خبر اصلا نہ ہوئی
ہوں وہ دیوانہ کہ بیخود خبر اصلا نہ ہوئی
طوق و زنجیر پہنانے کو حداد آیا

غم نہیں سایہ ہما کا جو نہ آئی سر پر
تخت شاہی کی ہوس ہے نہ خیال افسر
دولت اہل جہان کسکو ہے منظور نظر
سجدۂ شکر زمین پر نہ کروں میں کیونکر
آسمان سے ہے مرا رزق خداداد آیا

گل کو ہمراہ صبا لائی ہے بلبل نہ سنے
باغ پر آکے گھٹا چھائی ہے بلبل نہ سنے
بات گلچین نے جو ٹھہرائی ہے بلبل نہ سنے
دیکھو فصل بہار آئی ہے بلبل نہ سنے
چپ رہو چپ کہ ہنگامۂ فریاد آیا

جوش کے قول پر اتنا تو عمل ہے آتش
شیخ کو ہے عبث رد و بدل ہے آتش
یہہ جگہہ حاصل مقصود و امل ہے آتش
درگہہ یار مرادونکے محل ہے آتش
۲ شادیانے ہے گیا جب کوئی ناشاد آیا ۹

خمسۂ دوم غزل میان مصحفی حسب فرمایش دوست خفی و جلی مسمی سید میر علی

دہر کا مجھی کسکا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا
یا منہ نہیں میرا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا
کچھ تو بھی سمجھتا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا
کیا غیر کا خطرا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا
یہہ منہ سے مجھے تیرا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا

اب طور نئے شوخ ستمگر نے نکالے / وہ ڈھنگ نہ اگلے سے نہ اگلی ہے وہ نقشے
ہر دم ہین مرے سامنے غیرونسے اشارے / ہوجاتا ہے بے پردہ وہ ہر ایک کے آگے
یہہ طرفہ تماشا ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا

دیکھونگا جو کچھہ مجکو دکھائیگا مقدر / اک حرف شکایت نہ کبھی لاؤن زبان تک
مین عاشق مظلوم وہ بیرحم و ستمگر / وہ مجکو سنا جائی ہے سو غصی مین آکر
اور میرا یہہ شیوا ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا

دشوار ہوئے ضعف سے آنکھونکے اشارے / مدت ہوئی صبر و خرد و ہوش سدہارے
آئینکے صورت ہین جو حیرت کی سہارے / چپ مجکو کیا تیری خموشی نے پیارے
یہہ پاس اوسیکا ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا

مرنیکے قرین ہون غم و اندوہ و تعب سے / نکلا نہ کوئی حرف شکایت مری لب سے
پر دل مین یہہ ایجان خیال آتی ہین کب سے / اوٹھہ جائے تو کیا کیا نہ کہون پاس ادب سے
تو سامنے بیٹھا ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا

بیتابی دل سے اگر اوس بزم مین جاؤن / کہتا ہے خفا ہوکے تجھی کیا مین سزا دون
کس سے کہون کس ڈہب کی بعیت مین نہین ہون / گر غیر کے ملنے سے صلاح اوس سے مین پوچھون
چتون مین یہہ کہتا ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا

سب بھول گئے دل سے شب وصل کے جلسے / معلوم ہوئے ترک محبت کے ارادے
اوس شوخ نے اب ڈہنگ نکالی ہین نرالے / بد گوئیان کرتا ہے مری غیر کے آگے
اوسپر یہہ ایضا ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا

یہہ صبر کا انداز بھی دیکھا ہے کبھی مین / جسوقت تجھے دیکھہ لیا اپنی گلے مین

رکتی ہے نہین تیری زبان پھر خفگی مین
بکتا ہے تو جو کچھ کہ ترے آئی ہے جی مین
بیدرد یکھہ تھوڑا ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا

ہان جوش بھی کہتا تھا یہ کل سر محفل
ہے تنگ زمانے کے دورنگی سے مرا دل
ناقص کوئی کہتا ہے مجھے اور کوئی کامل
ای مصحفی بعضے ہین مری کہنے کی قائل
بعضون نے یہہ سمجھا ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا 9

خمسۂ سوم غزل اوستاد مشہور مسمی خواجہ حیدر علی آتش مغفور

عروس طرز سخن کی شوخی سے رنگ اوڑا شاہد چمنکا
ہر ایک قطعہ مین بحر مضمونکے لطف ہی گوہر عدنکا
جو لکھی دیوان مین حمد خالق بیان کیا وصف پنجتن کا
دکھایا آئینہ فکر نے جب صفائی آب در سخنکا
دہن کو جوہر کھلا زبانکا زبانکو عقدہ کھلا دہنکا

جو یاد آئی ہے چال اوسکی تو دیکھا آنکھون نے زخم خنجر
خیال چاہ ذقن کے آگے گھٹا ہی آب خضر کا رتبا
بندھا تصور جو عارضونکا حلب کو نرگین مین سمجھا
چھوا جو گیسوئی عنبرینکو تو سانپ کیلا فسونگرونے
لیا جو چشم سیہ کا بوسہ شکار مینے کیا ہرنکا

یہی دعا ہے مدام اپنے کسی کا دشمن نہ آسمان ہو
خزان کی آمد نہ ہو چمن مین ہمیشہ سرسبز بوستان ہو
گلو کسی گلشن مین یا الٰہی کبھی نہ برگشتہ باغبان ہو
خراب ستی نہ ہو کسیکی کوئی نہ مردود دوستان ہو
جدا ہوا شاخ سے جو پتہ غبار خاطر ہوا چمن کا

تصور قمری حزین مین ہے ہر اک نالہ سر موزون
جو ذکر بلبل چمن مین آئے بر رنگ غنچہ ہو قلب محزون
جو حال وامق سنون کسی سے بہاؤن آنکھون سے اپنے جیحون
نظر جو آجائی بید مجنون تو روؤن مجنونکی یاد مین خون
جو دیکھون تیشہ تو سر کو پھوڑون خیال ہے کوہکن کا

ہر ایک بلبل ہے شکل بسمل وہ تیغ ہر سو صبا بریدہ
ہر ایک شمشاد و سرو غم سے کمانکے صورت بنا خمیدہ

ہر ایک لالہ ہے داغ بر دل ہر ایک غنچہ جگر [illegible]
ہر ایک گلبن ہے نخل ماتم ہر ایک جوہی ہے آب دیدہ
جو زخم گل میرے باغ کا ہے تو داغ ہے یہ مری چمن کا

خوشی سے نفرت رہی ہمیشہ عزیز سمجھا غم و الم کو
دیار غربت میں کچھ نہ جانا عروج جاہ و زر و حشم کو
کسی نے تکلیف غسل میت کبھی نہ دی آ کے چشم نم کو
برہنہ آیا تھا یاں عدم سے برہنہ یاں سے چلا عدم کو
نہ بوئے کافور سے نے سونگھی نہ داغ مجکو لگا کفن کا

لگا کے مسی جو پان کھایا دکھائی کیفیت [illegible]
نظر جو آیا وہ رشک گلشن بھائی آنکھوں نے [illegible]
اب آگئی مجھسے جو کوئی پوچھی تو سچ تو یہ ہی [illegible]
نگاہ اول میں چشم میگون نہ بگڑ محفل کی دگرگون
وہ حال ہوئے جو وقت آخر شرابخوار نکے دہن کا

بڑھتی جاتی ہے لحظہ لحظہ ہزار حسرت سے صورت دل
زیادہ ہوتی ہے دن بدن کچھ وہ مہمان جان نا سپاس دل
بھڑکتی جاتی ہے خود بخود ہاں یہ شمع [illegible]
جو حال پروانہ عشق میں ہے وہی محبت میں حالت دل
وہ شمع فانوس کا ہے کشتہ یہ سوختہ نور پیرہن کا

نہ ناریوں کی ہے یہ طبیعت نہ نوریوں کی یہ خصلت آتش
نہ ماہ تابان میں یہ چمک ہے نہ ہے گلوں کے یہ رنگت آتش
یہی ہے بس قول جوش کا یہ کہ دیکھی ایسی صورت آتش
نہ یہ نزاکت پری میں ہو گی نہ حور میں یہ ہے رنگت آتش
جو ہار پھولوں کا اوسنے پہنا تو بوجھ اوٹھایا نہ اس بدن کا

خمسہ چہارم غزل خود

زبان تک آئے کس طرح گلہ دل کا
سمجھ میں کچھ نہیں آتا معاملہ دل کا
نہ تھا یہ عالم طفلی میں مشغلہ دل کا
شباب میں بھی نہ ایسا تھا ولولہ دل کا
عروج پر ہے جو پیری میں حوصلہ دل کا

عجب نہیں جو بنے چشم رشک ابر بہار
ہر آہ گرم ہے مانند برق آتش بار

جو مجھسے پوچھو تو کچھ دنین صاف ای دلدا
تمھاری مانگ نی کھویا ہے ہوش صبر و قرار
لٹا ہے شام کی سرحد مین قافلہ دل کا

یہہ خاکسار و نکو رتبہ خدا ای بخشتا ہے
عروج عشق ہے واقف بھلا کوئی کیا ہے
نظیر تاج شہنشاہ داغ سودا ہے
ازل سے جنکے نصیبون مین درد و ایذا ہے
فلک کو جانتے ہین ایک آبلہ دل کا

یہہ آرزو ہے مجھے تیری چشم رحمت سے
بتو نے وصل میسر ہو یا اجل آئے
حجاب دور ہون اوٹھ جائین شرم کی پردے
شب فراق مین کب تک اوٹھاؤنین صدمے
الٰہی ہو کہین جلد یہ فیصلہ دل کا

جگر کے آہ مین فلک دو خانی ہو
بحال شعلۂ آتشکدہ خزانی ہو
عیان زبان سے اگر سوزش نہانی ہو
یقین ہے سنتے ہے گھل گھل کے پانی پانی ہو
اگر مین شمع سے کھدون معاملہ دل کا

دیار حسن مین کیا عشق رنگ لایا ہی
خدا کو بھول کے بتخانہ یاد آیا ہے
ہر ایک چشم سے دریائے خون بہایا ہے
مثال آئنہ حیرت زدہ بنایا ہے
بتو نے مد نظر ہے مقابلہ دل کا

جو اوسکے دست حنائی سے دل لگائیگا
یہہ داغ سر کے فضائے چمن دکھائیگا
وہ سرخروئے جاوید حق سے پائیگا
لباس گل کفن جوش کو بنائیگا
اگر مزار مین پھوٹیگا آبلہ دل کا

۵ ۱۲

خمسہ پنجم جدید غزل اوستاد مشہور مسمے خواجہ حیدر علی آتش مغفور

طبیعت تھی شگفتہ دل شادمان تھا
زمین نور کی نور کا آسمان تھا

کھون کیا کہ جو بحر عشرت روان تھا | شب وصل تھے چاندنی کا سمان تھا

بغل مین صنم تھا خدا مہربان تھا

ہوا سرد تھے ابر تھا بوستان تھا | ہر اک سمت نہر و نسے پانی روان تھا

جوانی تھے شغل مئے ارغوان تھا | شب وصل تھے چاندنی کا سمان تھا

بغل مین صنم تھا خدا مہربان تھا

خوشی تھے پاس دور تھے رنج و تعب تھے | ادھر یار اودھر برین بنت العنب تھے

جو تھے دلکو مرغوب تھی جوش سب تھے | مبارک شب قدر سے بھی وہ شب تھے

سحر تک مہہ و مشتری کا قران تھا

کبھی دیدۂ انجم نے بھے نہ دیکھے ہالے | نہ گوش فلک نی سنے ابتک ایسے

چمک مہر تابان نے تھے اوس مین دونے | وہ شب تھی کہ تھی روشنی جسمین دونکے

زمین پر سے اک نور تا آسمان تھا

مرا قول حق ہے سنین صاحب دل | نہ جانین اسے جھوٹ سمجھین نہ باطل

ضیا جسنے تھی مہر گردون کو حاصل | نکالے تھے دو چاند اوسنے مقابل

وہ شب صبح جنت کا جسپر گمان تھا

برآتے تھے اوسوقت کل مطلب دل | خدا ہے دو عالم کا تھا فضل شامل

عجب رنگ پر تھے گل و شمع محفل | عروسی کے شب کی حلاوت تھی حاصل

فرحناک تھی روح دل شادمان تھا

زنانیکے سامان مہیا تھے گھر مین | خوشی تھے بلائین رخ زلف کی لین

بچہ مقدور کیا تھا کسے شے کو دیکھین | مشاہد جمال پریکے تھین آنکھین

مکان وصال اک طلسمی مکان تھا

خدا نے بنائین جو میری تھین انکھین　　تماشا کن حسن و خوبی تھین انکھین
نظر باز شان الٹی تھین آنکھین　　مشاہد جمال پری کے تھین آنکھین

مکان وصال اک طلسمی مکان تھا

محبت مجھے حسن رخسار سے تھی　　خوش و خورم ارواح گفتار سے تھے
قیامت بپا طرز رفتار سے تھی　　حضوری نگاہونکو دیدار سے تھی

کھلا تھا وہ پردہ کہ جو درمیان تھا

معما ہوتا شاعرون پر ہویدا　　لکھا کلک نے اسطرح حال اخفا
نہین گفتگو کے اب اوسمین ذرا جا　　کیا تھا اوسے بوسہ بازی نے پیدا

کمر کے طرح سے جو غائب دہان تھا

حلاوت دکھاتا تھا عشق مجازی　　ولایت دکھاتا تھا عشق مجازی
کرامت دکھاتا تھا عشق مجازی　　حقیقت دکھاتا تھا عشق مجازی

نہان جسکو سمجھے ہوئے تھے عیان تھا

عجب داستان ہے عجب ماجرا ہے　　عجب واقعہ ہے عجب سانحا ہے
جوانی کا ای جوش یہہ ولولا ہے　　بیان خواب کی طرح جو کر رہا ہے

۶ یہہ قصہ ہے جب کا کہ آتش جوان تھا ۷

خمسہ ششم جدید غزل فارسی قبلہ دو جہان و کعبہ نیاز مندان مسے نواب محمد مقیم خان بہادر مرحوم متخلص بمقیم ہمتائی صائب و کلیم

نی بہ شادی نی کسے نو رغم بماند　　نی گدا نے صاحب درہم بماند

نی سلیمان نے بن او ہم بماند	نی سکندر نے کی و نے جم بماند

نام خوش پائندہ در عالم بماند

خار حسرت از گلستان چیدہ بود	بادۂ رنج و غم آشامیدہ بود
از خرابی ہائے گل ترسیدہ بود	صدمۂ جور خزان چون دیدہ بود

زان بصدر لالہ داغ غم بماند

تو ہے اس کو چلیے ایدل نابلد	قول یہ اوستاد کا ہے مستند
دوستی حاصل نہ ہوگی غیر کد	پر حذر باش از تواضعہائی بد

فتنہ می زاید فلک گو خم بماند

پیچ سے کیونکر نہ وہ زلف رسا	واسطے عاشق کے ہے دام بلا
کیون ہوا اے مرغ دل تو مبتلا	عین وصلش چون نگر یاند مرا

اشک ریز از وصل گل شبنم بماند

شک نہ لا اس بات مین تو زینہار	گوش دہ سن دل غفلت شعار
قول اک شاعر کا ہے یہ استوار	ہست آثار بزرگان پائدار

ہر ہنر در عالم از آدم بماند

مہر کا مہتاب کیا ہو ہمردیف	چاندنی ہے روبرو اوسکے کثیف
دیکھتے کیا چشم بد بین حریف	حسن بے مثلش چو بود از بس لطیف

چشم ما از دید نامحرم بماند

موت کا ہے جوش کے مانند بیم	صدمۂ دنیا سے ہے دل بیچ دو نیم
سر پہ ہے افکار کا بار عظیم	شد جوانی پیر گشتی ای مقیم

۷ | ہوش پیدا کن کہ فرصت کم بماند | ۱۱

خمسہ ہفتم بی مانند غزل سید محمد خان مرحوم متخلص بہ رند

شاہد گل کے لیئے گلچین نہ ہم صیاد ہین
کیا تعلق ہے کسی سے ہم تو اک آزاد ہین
بلبل ناشاد کو کب مانع فریاد ہین
سرو کے حق مین تبر نے ارہ شمشاد ہین
کس لیئے ہم سے ہوا خواہ چمن ناشاد ہین

کیا زبان پر لائی برگشتگی تقدیر کے
اولٹے سیفے بنگئے جو وصل کے تدبیر کے
مرتے دم بھی وہ نہ آئی کسقدر تاخیر کی
نالی نے بخشا اثر نے آہ نے تاثیر کی
دل بتونکے یا الٰہی سنگ ہین فولاد کے

عقل گم ہے دیکھ کے تاثیر فصل برشگال
بھٹیان آباد ہین مسرور ہین دلمین کلال
ہن برستا ہے ہر اک میخوار کے گھر [illegible]
سلطنت کرتے ہین ساقی لوٹکر [illegible]
بادہ خوارونکے بدولت میکدی آباد ہین

منہ کو موڑین معرکے سے یہ نہ ہوگا ناصحا
چاہئے سینے پہ روکین ضرب شمشیر ادا
خنجر ابرو کو رخ پر کیون نہ کھائین برملا
ہم سپاہی زادی ہین لڑ بھڑ کے کٹوائین گلا
کسلیئے تیشی سے پھوڑین سر کو کیا فرہاد ہین

کب خوشی سے ہوش ہوگا آج روز عید ہے
جام وصل اب نوش ہوگا آج روز عید ہے
کیون نہ دلمین جوش ہوگا آج روز عید ہے
یار ہم آغوش ہوگا آج روز عید ہے
دل جگر باہم دگر صرف مبارکباد ہین

جبہہ سائی دیر مین گو کے بتونکے پاؤن پر
خیر ہے کچھ تجکو واعظ کیون ہے شر بد نظر
حق تعالے کا مگر ہر دم رہا خوف و خطر
حاکم عنا دل ہے دیگا ہمکو املاک بد[illegible]

جائینگے جنت مین آدم کے اگر اولاد مین

عالم وحشت مین کیون خلقت نہ دیوانہ کہے
کیون نہ پتھر کھائین یکسر کودکان شہر کے
کیون نہ اپنے دل کو ہر ساعت پریشانی رہے
سلسلہ روز ازلسے ہے ہمین زنجیر سے
تیری زلفونکے قسم مجنون مادر زاد ہین

دشمنون کو چاہئیے ہان ساقیا جام فراق
صبح فرقت بھی وہ ہے دیکھین ہے شام فراق
سامنے میرے نہ آئے اب کبھی نام فراق
وصل کیدن آن پہنچی گذری ایام فراق
آمد آمد یار کی ہے دیدۂ و دل شاد ہین

...ورسے آئی جو عاشق چھوڑکے اپنا دیار
سختیان جھیلین سفر کے رنج اوٹھائی بیشمار
...ین ہین صاحب نے ستم کے اوسپہ باتین اختیار
مہربانی حال پرسی دلدہی سب در کنار
ظلم و جور آفت زدون پر آپ کی ایجاد ہین

...تا میسر ہمکو جب تک وصل یار مہ جبین
دل رہا بشاش اپنا شاد تھی جان حزین
...گھر لیسے ہی جدائی کیا کہین ای ہمنشین
خانہ آبادی کے صورت آنکھ سے دیکھی نہین
عمر گذری ہے یونھین ناشاد ہین برباد ہین

...وبرویونکے چلن پر تم عبث بھولی ہو رند
مہوشان گلبدن پر تم عبث بھولی ہو رند
...وش سان انکے سخن پر تم عبث بھولے ہو رند
کم سنونکے بھولی بن پر تم عبث بھولی ہو رند
نام کو طفل دبستان ہین مگر اوستاد ہین

...سہ ہشتم غزل فارسی اخوانصاحب محمد ظفریاب خان مرحوم متخلص براسخ ہمنامی آتش و ناسخ

...جھان نیست کسے دلبر طرار چنین
لب چنین چشم چنین ابروی خمدار چنین
...چنین زلف چنین طرۂ دستار چنین
جامہ زیبا بتو ختم آمدہ ای یار چنین

برچنین وش چنین جامهٔ زرتار چنین

مصلحتی نیست که بی ناله بر آرم نفسی — ساعتی نیست که بی ناله بر آرم نفسی

حالتی نیست که بی ناله بر آرم نفسی — فرصتی نیست که بی ناله بر آرم نفسی

غم چنین غصه چنین درد دل زار چنین

هوس وصل تو از بسکه رفیق دل شد — چه بگویم ز غم و غصه جگر بسمل شد

ای جفا پیشه ز فیض تو همین حاصل شد — زیستن در شب هجر تو بسی مشکل شد

دل چنین ناله چنین دیدهٔ خونبار چنین

میکند حشر بپا زینت و زیبائی تو — کبک و طاؤس خجل پیش خود آرائی تو

جان به تن آور و اعجاز مسیحائی تو — مرده دل چون نه شود زنده ز گویائی تو

لب چنین لهجه چنین شوخی گفتار چنین

در جهان معتقد و حرص و هوائی زاهد — منکر ذات معلائی خدائی زاهد

کردهٔ بر در ابلیس رسائی زاهد — خلق را از زهد ریا چون نه نمائی زاهد

فتنه چنین ریش چنین جبه و دستار چنین

هست محو رخ گلگون تو هر جا که گلیست — بندهٔ قامت آزاد تو از جان سرویست

گلشن حسن تو و باغ ارم هر دو یکیست — پرده بردار ز رخسار و خط و چشم که نیست

گل چنین سبزه چنین نرگس بیمار چنین

ساقی و باغ و می هوش ربا ای راسخ — سبزه گل آب روان باد صبا ای راسخ

عرض جوش است که از بهر خدا ای راسخ — نو بهاریست به میخانه بیا ای راسخ

می چنین شیشه چنین ابر گهر بار چنین

خمسہ بر غزل جدید نواب محمد مرزا خانصاحب بہادر متخلص بہ عیش

سر کو ہم تکیۂ زانو پہ دہری رہتے ہین
خانہ گور ہے گھر اوس مین مری رہتی ہین
گلشن وصل سے سو کوس وری رہتے ہین
رات بھر داغ فراق اپنے ہری رہتی ہین
نیند آنکھو نمین کہان اشک بھری رہتی ہین

چشم فتانکے مری سمت بُری ہین تیور یا
ابرو ؤنکے ہین کشیدہ مری سر پر خنجر
نگہہ ناز سے لگتی ہین جگر پر نشتر یہ
میرے اک جانکے خاطر ہے صف آرا لشکر
مستعد آپکے پلکونکے پرے رہتے ہین

صورت آئنہ بنجائین نہ حیران کہین
خوف یہ بھی ہے نہ جاتی رہین اوسان کہین
وحشت قلب کی پیدا نہ ہون سامان کہین
دل بیتاب نکل آئے نہ ایجان کہین
ہاتھ ہم اسلئے سینہ پہ دہری رہتی ہین

واسطہ خالق اکبر کا مری جانب سے
کوئی اوس ترک کماندار سے اتنا تو کہے
تیغ ابرو نے کئے تیرے جگر کے ٹکڑے
یاد مژگان مین ہین یون ناوک غم دل مین چبھے
تیر جسطرح سے ترکش مین دہری رہتی ہین

نمو سے باغ مین ہر نخل حنا ہے سرسبز
برگ اشجار جدا سبزہ جدا ہے سرسبز
یہ وہ سبزہ ہی جو اون سب سے سوا ہے سرسبز
خط شبرنگ پسینے سے ہوا ہے سرسبز
سچ ہے برسات مین کانٹے بھی ہری رہتی ہین

سنبل زلف کی خوشبو سے معطر ہے مشام
رخ کا نظارہ میسر ہے سحر سے تا شام
کم نہین اپنے چمن حسن مین گلچین ہین مدام
مغز خالی نکر ای ناصح بیہودہ کلام
وعدۂ وصل سے یان کان بھر رہتی ہین

چاند سی شکل کبھی اپنی دکھاؤ آکر — یہہ تمنا ہے مئے وصل پلاؤ آکر
داغ فرقت کا جو دل مین ہے مٹاؤ آکر — ہمکو ایماہ کسی شب توجگاؤ آکر
صورت طالع خوابیدہ مری رہتی ہین

عیش و عشرت کا دکھائی نہین دیتا سامان — گھیری رہتے ہین ہمین رنج و مصیبت ہر آن
دلکے دل ہی مین رہے جاتے ہین سارے ارمان — زندگی موت سی بدتر ہے نہ پوچھو ایجان
نام کو جیتے ہین فرقت مین مری رہتی ہین

آگئی اسطرحکا ایدل تو نہ تھا ربط اونسے — گرا نز ونزون ہے بلی شبہہ سوا ربط اونسے
گھٹ گیا غم کہ بڑہا نام خدا ربط اونسے — لسد الحمد کہ اتنا تو ہوا ربط اونسے
اپنا زانو مری زانو پہ دہری رہتی ہین

نہ تو ساغر سے نہ شیشے سے ہمین ہے کچہ کام — بوئی عطر گل سودا سے معطر ہے مشام
مستی بادۂ الفت کا ہے جوش ای گلفام — آنکھین خوناب جگر روتی ہین فرقتین مدام
مئی گلرنگ سے یہہ جام بھرے رہتی ہین

عشق نے طرفہ بلا جوش پہ ڈالی ای عیش — عمر بھر ایک بھی حسرت نہ نکالی ای عیش
خانۂ دل ہو نہ کیون عیش سے خالی ای عیش — اوس کماندار نے کیا آنکھہ چرالی ای عیش
۱۰ تیر مژگانکے بھی رخ سے پھری رہتے ہین ۹

خمسہ ہم غزل منشی فضل رسول صاحب ساکن سندیلہ متخلص بہ سطوتؔ شاعر بےنظیر شاگرد تسلیم

ایدل زار جو کرنا ہے وہ کر دیکھین تو — گلشن دہر مین نالونکے شجر دیکھین تو
تا بہ کے اب نہین لاتے ہین ثمر دیکھین تو — آہ کیونکر نہین کرتے ہے اثر دیکھین تو
کب تلک وہ نہین لیتے ہین خبر دیکھین تو

عاشق زار کی صورت سے نہ نفرت کھائین ہم سخن ہونیکا کچھ دھیان نہ دلمین لائین
سیر کو ہمرہ اغیار نہ اسدم جائین کھدوا وسنے کہ عیادت کو ہماری آئین

حال پرسی نہ کرین ایک نظر دیکھین تو

یہہ تو ہم جانتے ہین اس مین ہزارون ہین قصور تو مگر نشۂ الفت سے ہے بالکل مخمور
ہم بھی آگاہ ہون اوس سے جو تجھی ہی منظور کسطرح جاتا ہے تو اوس صف مژگانکی حضور

ایدل زار ذرا تیرا جگر دیکھین تو

بزم مین سامنے بیٹھو یہہ رقیبونسے کہا متوجہ یہہ ہوئے حال یہہ خوب اونکا سنا
مگر ای ہمدمو کچھ اور تماشا دیکھا مین جو آیا تو مجھے دیکھ کے منہ پھیر لیا

حال دل کس سے کہون اب وہ ادھر دیکھین تو

گو اوسے کہتے ہین جانباز زمانہ قاتل دو ہے یا تو نہین گئے سچ ہے ہزارون بسمل
خضر والیاس کی صورت سے مگر حضرت دل عمر جاوید نہین ہوتی ہے کیونکر حاصل

بوالہوس اوس لب جان بخش پہ مر دیکھین تو

قصہ کوتاہ یہہ سب جانتے ہین انس وملک اسنے چھیڑ کا ہے ہر اک زخم جگر پر وہ نمک
آنکھ اک پل نہین لگتے نہ جھپکتے ہے پلک ہم ہین اور طول شب ہجر ہوای دور فلک

آج کب تک نہین ہوتی ہے سحر دیکھین تو

ملگی ستی لب لعلین پہ برائے تزئین جنکی افشان کو بھی پیشانی پہ جب آئین
عارضی حسن پہ اسد رجہ بنی ہین خود بین آئنہ آنکھ بھر دیکھ رہے ہین جو حسین

میری حیرت میری حسرت کی نظر دیکھین تو

قتل سے باز رہا جو نہ گیے مومن سے جسنے کفار کو مارا سر میدان گن کے

وصف ادنا ہین دل زار یہ جس گسن کے ۔ اوسکے تلوؤں کے برابر نہیں چہرے انکے
چشم انصاف سے خورشید و قمر دیکھین تو

واسطہ خالق اکبر کا یہانسے توجا ۔ پھلی باتون مین لگا کے اونھین اس سمت کو لا
جوش کیطرح پھر احوال زبون انکی سنا ۔ واسطے ہے یہ یقین رحم ہے آجائیگا
اا آکے وہ حال مرا نوع دگر دیکھین تو اا

خمسۂ یازدہم غزل اوستاد مشہور ہے خواجہ حیدر علی آتش مغفور

دل شیدا مین ہے ابرو کا خنجر دیکھتے جاؤ ۔ تڑپنا عاشق بسمل کا دم بھر دیکھتے جاؤ
مسیحا اسکو تم پھر پیمبر دیکھتے جاؤ ۔ نکلتی کسطرح ہے جان مضطر دیکھتے جاؤ
ہماری پاس سے جاؤ تو پھر کر دیکھتے جاؤ

ہزارون کشتۂ بسمل ہین تیغ تیز ابرو سے ۔ خجل کبک دری ہے شوخی رفتار کی آگے
چلن کس سے نئی نام خدا یہ جان جان سیکھے ۔ قدم انداز سے باہر ہوئی جاتی ہین صاحب کے
ستم رفتار مین کرتے ہے ٹھوکر دیکھتے جاؤ

ہمیشہ عاشقون کو وصل سے ای گبر تڑپایا ۔ دل بیتاب کو بھی برق کی مانند تڑپایا
تری جب یاد آئی ساتھ دلمین یہ خیال آیا ۔ نقاب اکدن اولٹکر تو نے بہ منہ سے نفرمایا
جمال آفتاب ذرہ پرور دیکھتے جاؤ

سر مقتل حجاب طرز کے ظلم و ستم دیکھو ۔ یہان مین جانسے جاتا ہون پر واکچھ نہین اونکو
خدا کیواسطے ہے رحم کی جا ہمدمو اب تو ۔ کوئی اونسے کہی منہ پھیر کے جو قتل کرتے ہو
تڑپتا ہے تمہارا کشتہ کیونکر دیکھتے جاؤ

ہزارون وعدی پر وعدی کئی ہمنے تمکو شکو ۔ نہ آپ آئی نہ ہمکو ہی بلایا ہمدمو دیکھو

تبنگ آ کر یہہ بیٹھی بیٹھے دل مین ٹھانی ہے اتنجو
ملین وہ راہ مین اپکے تو کہتا ہون جو ہو سو ہو

دکھا دو گھر مجھے اپنا مرا گھر دیکھتے جاؤ

عبث گھر سے نکلتی ہو قدم مستانہ پڑتے ہین
دل عاشق کچلتے ہو قدم مستانہ پڑتے ہین
مری جان کب سنبھلتے ہو قدم مستانہ پڑتے ہین
روش مستانہ چلتے ہو قدم مستانہ پڑتے ہین

خدا کیواسطے بھر ہیبر دیکھتے جاؤ

بسایا آکے ترک ناز نے مقتل کے میدانکو
نہین جو قتل فرمانا تمہین مجھ سوختہ جانکو
لگایا کیون کمر مین خنجر و تیغ صفاہانکو
کبھی ہلجاتے ہین ابرو کبھی جنبش ہے مژگانکو

دکھاتے ہو ہمین شمشیر و خنجر دیکھتے جاؤ

فلک ہی کو نہین ہے جستجو دیدار کی ہر دم
محو خورشید بھی اس چرخ مین ہین بادل پرغم
تمنائے دید کے مشتاق ہین جن و ملک آدم
نگاہ لطف کا شایق ہے تحت و فوق کا عالم

کبھی نیچے نظر ہو گاہ اوپر دیکھتے جاؤ

فسون آنکھون مین ہے جادو نگہ مین سحر چتون مین
جدید
وحید عصر ہو تم حسن مین یکتا ہو جوبن مین
جو رنگت ہی مسی مالیدہ لب مین کب ہی سوسن مین
نسیم نو بہاری کی روش آتے ہو گلشن مین

تماشائی گل و سرو و صنوبر دیکھتے جاؤ

روش ہنگامہ محشر زمانی مین اوٹھاتی ہے
جدید
لبون کا معجزہ چشم سخن گو بھی دکھاتی ہے
ہزارون مردۂ صد سالہ اکدم مین جلاتی ہے
جدہر جاتی ہو ہر گھر مین سے یہہ آواز آتی ہے

مسیحا ہو تو بیمارونکو دم بھر دیکھتے جاؤ

خدا سمجھے گا اوس سے اور آگے کیا کہا جائے
ستانی دو جو وہ کافر تمہین آکر ستا جائے
سنو یہہ جوش کا کہنا طبیعت کو جو بھا جائے
پھیر وا اوس سے منہ آتش جو کچھ در پیش آ جائے

۱۲	دکھاتا ہے جو آنکھونکو مقدر دیکھتے جاؤ	۷

مخمسہ دوازدہم جدید غزل بی بدل جد امجد خود مسمی نواب محبت خان بہادر مرحوم قدس سرہ العزیز خلف الرشید حافظ الملک نواب حافظ رحمت خان بہادر مغفور والی سابق روہیلکھنڈ طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

کس زبان سے کھون کسقدر رنج ستایا مجکو
ای پری دشت کبھی کوہ دکھایا مجکو
مختصر یہہ ہے کہ دیوانہ بنایا مجکو
مثل مجنون بہت آوارہ پھرایا مجکو
تیری وحشت نے جو سودا زدہ پایا مجکو

شکوۂ جور و جفا منہ پہ نہ مطلق لاؤن
دل مضطر ہو ہراسان تو اوسی سمجھاؤن
جبکہ جیکے صفت شمع لگن جل جاؤن
مینی چاہا تھا بہت عشق مین مین غم کھاؤن
لیکن افسوس تری غم ہے نے کھایا مجکو

چین آتا نہین دم بھر بھی دل مضطر کو
تنگ ہون یہہ رگ جان ڈہونڈہتی ہے خنجر کو
ضعف تکلیف سے اوٹھانے نہین دیتا سر کو
ای جفاکار تری الفت غارتگر کو
اوسکا ویران ہو گھر جسنے مٹایا مجکو

جبسی آئی ہے نظر یار کی چشم جادو
رہتا کھتا ہون دروغ اسمین نہین ہے سرمو
جبسی دیکھا ہے خم حلقۂ دام گیسو
سرخی اشک کبھی اور کبھی زردی رو
تو نے ای عشق عجب رنگ دکھایا مجکو

بر لگے انسان جو گھٹے ہوتی ہین کیسی صدمے
کسطرح بار الم بیٹھی بٹھانے یہہ اوٹھے
مرگ بھتر ہے حقیقت مین کھین ذلت سے
بیٹھنے دی وہ اگر بزم مین اپنے نہ مجھے
تو اوٹھا لیجو اوسیوقت خدایا مجکو

رنگ دنیا کا نہین ایک طرح پر جاوید
ضعف پیری نے کیئے موئے سیہ اپنے سپید
منصفی شرط ہے ای غیرت ماہ و خورشید
بڑھ گئے یا کی شب اور گھٹا روز امید
غیر کو تو نے بڑھایا کر جو گھٹایا مجکو

زاہد خشک نہین ہون تری صحبت ناصح
جوش کی طرح ہے رنگین طبیعت ناصح
کندہ پیشانی پہ ہے عشق کے بابت ناصح
اور کیا جانون بجز حرف محبت ناصح
۱۳ یہی اوستاد ازل نے ہے پڑھایا مجکو ۹

خمسۂ سیزدہم غزل راجہ تعشق حسین صاحب متخلص بہ تعشق صاحب دیوان ساکن مانک پور شاگرد رشید نواب احمد حسن خان جوش

ہون پریرویان عالم زیر فرمان تو سہی
دقت کا بنجاؤن اپنی مین سلیمان تو سہی
صرف کر دون دولت جان نقد ایمان تو سہی
ڈھونڈ ہون معشوق حسین پر شک حسینان تو سہی
اور جلاؤن تجکو اپنی طرح ایجان تو سہی

گو بنا گھل گھل کے مثل شمع غم سے جسم زار
گو نہ اس دل نے لیا پہلو مین دم بھر بھی قرار
بات مطلب کی ہوئی لیکن نہ اپنی آشکار
تو فی زور و کے کیا افشائی راز عشق یار
پھوڑ ڈالون تجکو مین ای چشم گریان تو سہی

قول سنلو واعظو یہ مجھ نحیف و زار کا
اب فورا بچنا ہے مشکل جبہ و دستار کا
ہو خدا حافظ تمھاری اس بت پندار کا
ہی یہ ایما عاشقو نسے نرگس چشم یار کا
لوٹ لو نین زاہد و نکا نقد ایمان تو سہی

اہل غرب آگاہ ہین واقف ہین اس سے اہل شرق
سچ مین کہتا ہون نہین باتین مو بھر بھی فرق
دیکھ لینا ہمنشینو تم کہ از پا تا بہ فرق
خرمن ہستی رقیب روسیہ کا مثل برق

پھونکدے اگر وزیر سے آہ سوزان تو مجھے

بیگنہ ہونین نہ بن قاتل تو او طفل حسین — سامنا ہوگا خدا کا ورنہ روز واپسین
لاکھ سمجھایا نہ مانا اوسنے ای ہمنشین — انتقام خون ناحق آج گو ممکن نہین

حشر مین ہو ہاتھ میرا اوسکا دامان تو مجھے

جانسے بیزار ہون بیکار اندائین و دین — ورنہ ہونگی خفتین حاصل او نہین اسباب مین
کھدی اوسنے کوئی میرے قول کو سچ جانین — ہون وہ روئین تن کہ جو بھرے نسیمی مین مجھین

ٹوٹ کی گر جائین سب تیرونکی پیکان تو مجھے

آنکھ کا ایما ہے اوس رخ کا تماشائی نہ ہو — دل کی مرضی ہے کسی قاتل سے یکجائی نہ ہو
خوف ہی ہمکو سر بازار رسوائی نہ ہو — عقل سمجھاتی ہے یہہ زلفونکا سودائی نہ ہو

عشق کہتا ہے کرون پرزے گریبان تو مجھے

غافلان دہر ہمسے کیا کرینگے سامنے — ساحران جملہ عالم طفل مکتب مین زرے
کشور ہستی مین ڈنکے ہین ہماری نام کے — ہم وہ انسان ہین اوتارین شیشۂ دل مین تجھے

ای پری و جانلے مثل سلیمان تو مجھے

ہی یہہ قول جوش مست می حب خدا — دل مین پوشیدہ ہے میرے الفت آل عبا
ہونگے حامی حشر مین بیشک رسول مجتبا — ای تعشق ہون غلام مرتضے بعد فنا

لو نین خدمت کو خدا سے حور و غلمان تو مجھے

خمسۂ چہاردہم غزل برادر عزیز سراپا تمیز نواب محمد عبد العزیز
خانصاحب ساکن بانسن یلی متخلص بہ عزیز

زخمی ہین ایک ترک کی تیغ نگاہ کے — پھر پھر کے دیکھتے ہین ہمین لوگ راہ کے

کسدرجہ ہین عروج دل دادخواہ کے
فوج سرشک سی الم آگی ہین آہ کے
ہین ہتیرو سیاہ سے جھنڈی سیاہ کے

زار و زبون و لاغر و بیمار و خستہ ہون
زنجیر فقر و فاقہ سے یکدست بستہ ہون
منزل نظر کے سامنے ہی ہین نشستہ ہون
خضر طریق عشق ہون گو پاشکستہ ہون
آنکھون مین پھر رہے ہین مرے میل راہ کے

یہہ حکم ہے نکال دو ہمی جائین شہر سے
یا ہون ہلاک ایک جگہہ سب یہہ زہر سے
مٹجائی نام صفحۂ دیوان دہر سے
تم بھی اونھین کو دیکھتے ہو چشم قہر سے
جو مستحق ہین لطف و کرم کے نگاہ کے

جھیلین ہین کوہ و دشت مین جو سختیان ہزار
کانٹا بنا ہے سوکھہ کے جسم نحیف و زار
فرہاد و قیس سے ہی یہہ قول اپنا بار بار
چبھہ چبھہ کے رہگئے ہین مرے پاؤن مین جو خار
نشتر وہ بنگئے ہین رگ سنگ راہ کے

رنج و غم و ملال سے دم بھر نہین فراغ
باد سرور و عیش سے خالی ہوا دماغ
ہوش و حواس عقل کے سب بجھہ گئے چراغ
اندھیر ہے کہ سینے مین روشن ہوا ہے داغ
مشعل یہہ ہاتھہ مین ہے دل دادخواہ کے

واعظ بتون کے عشق سے کیون مانگون مین خدا
ناحق ہے ہو جو تم سے خدا کا مجھی خطر
بار عذاب قبر کا ہے کسکے دل مین ڈر
دیکھون تو مین ہے تیرہ شب گور کسقدر
آئی تو سامنے مرے روز سیاہ کے

نکلی نہ کوئی صورت بہبود بزم سے
پایا نہ ایک بھی گل مقصود بزم سے
ہرگز نہ دل ہوا مرا خوشنود بزم سے
زاہد کے آتی ہے ہوئی نابود بزم سے

مینائی مے حباب تھی بجز گناہ کے

آہستگی خیال مین اب سی رکھہ ایعزیز
مانند جوش راہ تو سب سی رکھہ ایعزیز
بجہ واسطہ نہ خشم و غضب سے رکھہ ایعزیز
دشت جنون مین پاؤن ادب سے رکھہ ایعزیز

۱۵　پامال ہو نہ جائین کہین خار راہ کے　۸

خمسۂ پانزدہم غزل برادر سلیمان خان صاحب متخلص بہ اسد

عقل اس فکر مین حیران رہی یا نرہے
جوش کو سوچ یہہ ہر آن رہی یا نرہے
دل غمناک پریشان رہے یا نرہے
ہجر دلبر مین مری جان رہی یا نرہے
خانۂ تن مین یہہ مہمان رہی یا نرہے

صورت پیر فلک گردش بیکار نہ کھا
ڈھونڈھ اپنے لیئے اک طفل حسین بادہ لقا
توڑکے پاؤن نہ ہو گوشہ نشین صبح و مسا
لطف ہستی کا دلا عہد جوانی مین اوٹھا
یہہ زمانہ ارے نادان رہی یا نرہے

کیون نہ بیہوش کہین عاشق ناکام تمہین
اب جو آزردہ نہ ہو ہمسی تو کچھہ عوض کرین
یاد رکھتے ہو نہین مطلب دل کی باتین ہٰہٰ
وعدۂ وصل ہے کل دیلو گرہ آنچل مین
بھول جاؤ کے تمہین دھیان رہی یا نرہے

سرنہ ای واعظ بک بک کی پھراؤ میرا
پانو نجیہد کرو یا مجھے دو اور سزا
مین نہ مانونگا نہ مانونگا تمہارا کہنا
ہاتھہ اوٹھاؤنگا نہ الفت سی بتون کے بخدا
اسمین جا ہے مرا ایمان رہی یا نرہے

قمری باغ جنان بلبل گلزار ارم
آٹھون کہتے ہین یہہ خلاق دو عالم کے قسم
جن و غلمان و ملک حور و پری و آدم
جسکو سودا ہو تمہاری رخ و گیسو کا صنم

کیون وہ حیران پریشان رہی یا نہ رہے

جا کی سمجھاؤ اونھین آج تم اے ہمنفسو
آخری وقت ہی اپنے کہو اوسکے سنلو
تم تو مشہور زمانے مین مسیحا دم ہو
اپنی بیمار محبت کی عیادت کو چلو

زندہ شاید وہ پر ارمان رہی یا نہ رہے

آگئی لاحق ہوئی جب نزع کی اعضا شکنی
حشر مین خالق عادل سے ندامت ہو گے
فکر اوس دم یہہ ہماری دل گمراہ بی کی
عمر سب اک بت کافر کے محبت مین گئے

ہم خدا جانے مسلمان رہے یا نہ رہے

حضرت جوشش کا یہہ قول نہین ہے بیجا
گھر مین زندہ نہ لحد مین کوئی مردہ چھپا
جا ہے جسکے جہا نین تھے قیامت برپا
دیکھے اوس فتنۂ محشر کو اسد دل اپنا

حشر تک آپ پشیمان رہے یا نہ رہے ۱۶

خمسۂ شانزدہم غزل آشنائی سعید مسمی راجہ غلام حسین خان متخلص بہ وحید

ڈالی کبھی یہہ بنتے ہین دستار یار کے
گلچین تو ٹیا ہے کھدو نین آگے ہزار کے
حاصل ہین لطف انھین کبھی بوس و کنار کے
جوبن کا لوٹتے ہین مزا گلعذار کے

کیونکر نہ باغ باغ رہین پھول ہار کے

کھتا ہے کون اس دل اندوہگین سے مل
خلوت مین بیٹھ اپنے ہر اک ہمنشین سے مل
پیغام وصل کھینچ کسی مہ جبین سے مل
کیا ہے کام وقت خزان بھی اونھین سے مل

جن باغبیون نے لوٹ لئے دن بہار کے

گوشہ نشینو نین گذرتی تھے روز و شب
یہ بات اندنو ہے مگر زیست کا سبب
تیر نگاہ قہر سے تھا روح کو تعب
کھینچتا نھین ہے وہ بت ابرو کمان بھی اب

قربان جایئی کرم کردگار کے لئے

ہردم ہے شغل بربط و چنگ و ستاروئی　　آنکھین ہین سرخ نشہ سے مانند جام مے
دیکھی ریاض حسن ہین دلکش ہر ایک شے　　ویرانہ دین ملک بھی کہین ہاتھ ڈر یہ ہے
بیطرح آپ جلتے ہین سینہ او بھار کے

بر آئی ایک روز نہ کچھ دل کی آرزو　　ہم جسکی اب تلاش مین پھرتے ہین کوبکو
سیکھے ہین آج کل یہہ نرالی وہ گفتگو　　بولی بگڑکے جھوٹھ کا پتلا بنا ہے تو لے
صدمے بیان کئے جو شب انتظار کے

ہمسی مدام نوک ہی کی لی تمام عمر　　صدمو نسے رنج و غم مین رہا جی تمام عمر
تکلیف کیسی کیسے ہمین دی تمام عمر　　نیکو نکے ساتھ اسنے بدی کے تمام عمر
شاکی ہیں سبھے رہے فلک بی مدار کے

بڑھتا ہے فیض سید سی ہان رتبۂ مرید　　بیجا یہہ مغفرت کی نہین وعدہ و وعید
کہتے ہین جوش سچ ہے نصیب اونکی ہین سعید　　اللہ کی پناہ مین رہتے ہین ای وحید
جو لوگ مدح خوان ہین تہہ ذوالفقار کے

۱۷　　۹

خمسۂ ہفتد ہم غزل فارسی قبلۂ دو جہان و کعبۂ نیازمندان مسمی نواب محمد مقیم خان بہادر مرحوم متخلص بمقیم ہمتائی صائب و کلیم

مذاق رکھتے ہین جو اونکا یہہ مقولا ہے　　تلاش سا نطرب منبجو ہے فرض علے
تکلفات سے خالی نہین ہے کوئی شے　　اگرچہ حسن نگاری نہد نہ حاجت مے
ولیک ہست بہ نزدش ضرور بربط و نے

خفا ہو مجھسے تم ایوا عظو کہ ہو خرسند　　قسم خدا کے سنو نگا نکبھی نہ وعظ نہ پند

مجھی تو اپنے ہے دل کا ہی اب یہہ قول پسند
بحق نفع و ضرر ہر دو مشترک اسند

بموجب اینکہ بود آخر الدوا الکے

مریط فاسے زبانی کہے کوئے جا کر
تپ فراق نے پھنچائے جان ہونٹو نپر
یہہ عرض ابتو ہو مقبول ای پری پیکر
بعجز من ھنگر گو نہے چو عرش قدر

قبول کرد سلیمان زمور حیہ لاتے

کہا جو مینے اگر ہوئے کوئے بنیندہ
کبھی کہ مردے جلاتا ہے اوسکو زیبندہ
دیا جواب مسیحا نے ہو کے شرمندہ
شود ز آب وہانش از ان جہان زندہ

کہ ثابت است من الماء کل شیئی حی

عبث بنائی ہین پختہ مکان بروئے زمین
پھر اوسپہ او دل غافل بنا تو اونکا مکین
قصور عقل ہے رہنے کی جا یہہ دہر نہین
نگر بہ جور فلک از دو چشم عبرت بین

کجاست شوکت دارا و ہم سکندر و کے

جتائی دیتے ہین پہلے سے جانکاہ ضرر
دل حزین تجھے لازم ہے اب کہ مانگ حذر
مثال گنگ کبھی ذکر بھے نہ لا لب پر
در ابتدا و آخر شش سراسر است خطر

سلامت ار طلبی عشق را مشو در پے

فلک تو پیر ہے اور اوسپہ پشت بھی ہی خم
زمین اوٹھا یگے کیا اسکا حوصلہ ہے کم
مجھی خدا نے بنایا ہے ہان بنے آدم
چگونہ بار امانت بسر نہ بر دارم

کہ شد تحملش از روی عہد فرض علے

یہی ہے قول سے آشام رندہ فراست
ہزار شکل زمین آسمان بنا دی پست
نہ ترک ہو گئے صورت سے میکدے کی نشست
مسلم است درستی کار ہائی شکست

کہ فسردہ ہائی بہار ست بعد بہمن و دے

سنی نہ ایک بھی ان واعظون کی کلمۂ پند
مگر صلاح دل پر فتور آئی پسند
کلام جوش سے ہرگز ہوا نہ فائدہ مند
بہ تیہ عشق ہزاران قدم بفرسودند

۱۰ دلیک شد نہ مقیم از کس این بیابان طے ۹

مخمس ہشتم ہم جدید غزل مشفقی مکرمی جناب منشی میاں نادر خانصاحب متخلص بہ سیاح نائب و مصاحب خاص سرکار ذی اقتدار نواب میر غلام بابا خانصاحب بہادر رئیس اعظم دار المسرت مالک سورت کہ قریب بمبئی ست

گھٹا چھائی ہوئی ہے بارش باران رحمت ہے
طبیعت شادمان ہے روح خوش ہے دلکو فرحت ہے
ہوا چلتی ہے ٹھنڈی گرم مینوشی کی صحبت ہے
منور گھر ہے اپنا شمع رو سے آج خلوت ہے

جلی کیونکر نہ پروانہ یہ اپنی اپنی قسمت ہے

ہوائے گیسوئے مشکین ہے سر مین دلکو وحشت ہے
بسان موئی زلف عنبرین برہم طبیعت ہے
مکان و شہر سے نفرت ہے ویرانے سے رغبت ہے
ہماری عشق کے جو اندنون عالم مین شہرت ہے

کہین کیا کسقدر احباب سی حاصل ندامت ہے

نہ جا چھپ چھپ کے مجھسے رانکو ان مفسدونکے گھر
جلا دلکو نہ میرے شکل ہیزم صورت اخگر
نہ دی صدمے مجھے ای آئنہ رو بی وفا بنکر
غرور اتنا نہ کر ای خود نما تو اپنی صورت پر

ملین گے اور سے ہم نام اس بستی کا سورت ہے

نہین آتی ادہر کیون اجنبی تو کچھ نہین ہین ہم
چلی کترا کے گھر کیون اجنبی تو کچھ نہین ہین ہم
خفا ہو اسقدر کیون اجنبی تو کچھ نہین ہین ہم
چراتی ہو نظر کیون اجنبی تو کچھ نہین ہین ہم

ہماری آپکی مدت سے اک صاحب سلامت ہے

رہ شہر خموشان عمر دو روزہ دکھاتی ہے
تپ دوری عدو کی طرح سے ہر دم ستاتی ہے
اجل قصاب بن بنکے گلی کو ہان دباتی ہے
چلا تو پاس سے اوٹھکر ہماری جان جاتی ہے
اری او بے وفا بیباک یہ کیسی قیامت ہے

تمہاری آب وصلت کے بین اک مدتسی ہم پیاسے ہے
خدارا جلد آؤ اوسے کھدو میری جانب ہے
ندیدی ہین نہایت شربت دیدار عارض کے
حباب بحر کو ہرگز نہ پایا دیر پا ہمنے ہا
بھروسا زندگی کا کیا ہے اک دم کی مہلت ہے

کبھی پردیسے مہر عارض پر نور چمکا کی
کھین کیا ہمنشینو شکر ہے جو کچھ کہ ہین نقشے
کبھی دکھلاکے اپنے گیسوئی پرپیچ کر حلقے
لیا دلکو حسینون نے ہماری کس خوشامد ہے
مگر ہم بھی سمجھتے ہین کہ یہ ذو ذنکی چاہت ہے

نہین ہے اک سرمو جھوٹ اس مین سمجھتے ہین سچ ہم
کسیکی گفتگوئے التیام آمیز سے بھیم ہا
نہ ٹانکو نکے ہوئی حاجت نہ کی کچھ خواہش مرہم
جگر کے زخم تو سب بھر چکے ہین لیکن اے ہمدم
فقط ہے داغ دل سو عاشقی کے وہ علامت ہے

کھین نقد خرد ای جوش کھدینا نہ کھو بیٹھین
نہ ناموس و حیا و عزت و حرمت کو رو بیٹھین
نہ اس بحر جہان مین آبروسی ہاتھ دہو بیٹھین
مقام عاشقی مین بلہوس ہشیار ہو بیٹھین
۱۹ کہ ملک عشق کے سیاح نے پائی نظامت ہے ۱۰

مسدس ہذا حسب فرمایش نواب مبارک علیخان کہ خلف نواب
محمد سعید خان بہادر مرحوم والئی رامپور و شاگرد جوش اند گفتہ شد

نہ باغ دہر سے پایا کوئی گل مقصود
سوائی رنج نہ ہستی مین دل ہوا خوشنود
دکھائی دی نہ ان آنکھونکو صورت بہبود
اخیر وقت ہی اب سوچ ہی یہہ ای معبود

نہ ہندوام نہ مسلمان نہ کافرم نہ یہود
بگیر تم کہ سرانجام من چہ خواہد بود

کسیکو دیر جہان مین بتونسے رغبت ہی — کسیکو خالق عالم کا جوش الفت ہی
کسیکو ماہ رخونکے پسند صورت ہی — گناہ گار ہون ہر دم مجھے یہہ دہشت ہی
نہ ہندوام نہ مسلمان نہ کافرم نہ یہود
بگیر تم کہ سرانجام من چہ خواہد بود

کبھی جبین پہ ہے قشقہ گلی مین ہے زنار — کبھی طریق مسلمان کبھی جہود شعار
برا سمجھتے ہین سب مجکو کافر و دیندار — وبال عمر دو روزہ ہے کیا کرون غفار
نہ ہندوام نہ مسلمان نہ کافرم نہ یہود
بگیر تم کہ سرانجام من چہ خواہد بود

کمال خطرۂ روز حساب ہے مجکو — سرائے دہر مین رہنا عذاب ہے مجکو
مثال برق طپان اضطراب ہے مجکو — اس اپنے فعل زبونسے حجاب ہے مجکو
نہ ہندوام نہ مسلمان نہ کافرم نہ یہود
بگیر تم کہ سرانجام من چہ خواہد بود

کبھی نہ مجھسے ہوئی طاعت خدائے کریم — نہ ان بتونکو سمجھتا ہوئین غفور و رحیم
نہ فکر خلد برین ہے نہ خوف نار جحیم — مگر ہے اس دل مضطر کو ہان یہہ رنج عظیم
نہ ہندوام نہ مسلمان نہ کافرم نہ یہود
بگیر تم کہ سرانجام من چہ خواہد بود

نہ خار صحن گلستان نہ مین کوئی گل ہون — نہ زاغ کوہ و بیابان ہون مین نہ بلبل ہون

نہ برگ خشک چمن ہون نہ شاخ سنبل ہون — نہ مین گدا ہون نہ مین صاحب تجمل ہون

نہ ہندوام نہ مسلمان نہ کافرم نہ یہود
بحیرتم کہ سرانجام من چہ خواہد بود

کوئی ہے نشۂ حب خدا مین بالکل چور — کوئی پرستش اصنام پر بہت مغرور
کوئی ہے امت موسی مین ہونےسے مسرور — مین اپنے مذہب و ملت سی سخت ہون مجبور

نہ ہندوام نہ مسلمان نہ کافرم نہ یہود
بحیرتم کہ سرانجام من چہ خواہد بود

جہان مین ایک بھی مجھسے ہوا نہ اچھا کام — کئی گناہ ہوئین عمر دو روزہ حیف تمام
لبون پہ جان ہے آیا ہے موت کا پیغام — دل خراب سی ہے صبح و شام اب یہ کلام

نہ ہندوام نہ مسلمان نہ کافرم نہ یہود
بحیرتم کہ سرانجام من چہ خواہد بود

بتان ہند بھی ہین مثل چرخ برگشتا — خدائی ارض و سما بھی ہے مجھسے آزردا
عزیزونکو ہے گلا دوستونکو ہے شکوا — مین اپنے خوبیٔ قسمت کا کیا کہون نقشا

نہ ہندوام نہ مسلمان نہ کافرم نہ یہود
بحیرتم کہ سرانجام من چہ خواہد بود

نہ عشق خال نہ الفت ہی روئی تابانسی — نہ سلسلہ دل غمگین کو زلف پیچانسی
نہ دین سے ہے غرض کچھ نہ کام ایمانسی — نہ جوش خوف و خطر مجکو اپنے عصیانسی

نہ ہندوام نہ مسلمان نہ کافرم نہ یہود
بحیرتم کہ سرانجام من چہ خواہد بود

اشعار متفرق

عاشق جوان بتونکے سیہ خال کا بنا
سنلین یہہ عرض جوشش زار احباب
فاتحہ کو نگر اوٹھائین ہاتھہ
پھر آئے میرے گھر آج ای ستم ایجاد کیا باعث
جگر بھی بن ہے کل شب سی کچھہ عقدہ نہین کھلتا
لڑا ہے خانہ جنگی مجھسے ہان وہ جنگجو برسون
مین وہ رند نمازی ہون کہ خوف بسی نستی مین
جو کی ہی ایکدن بھی بادہ نوشی تجھہ بن ایسا نی
وہ کیا عشق و الفت کی قابل نہین
کیمیا ساز توجہ جو ترا طرح نہ دی
پاؤن وحشت نی نکالے ہین بہار آئی ہے
ہاتھونسے اپنا خون بہائینگے سیکڑون
کسطرح جاؤن جانب دولتسرای دوست
ایدل فراق دست حنائی یار سے ہم
مژگان کے یاد لیگئے ای جوشش سوئے دشت
تا قیامت اسی حسرت مین رہونگا خاموش
اوس رشک گل کو دیکھکے تعظیم کے لئے
بھر نظارۂ رخ آن غیرت چمن ہمہ

ولہ قطعہ
الاریب اوس کا کعبۂ دل کا لگا بنا
نہ کرین چشم اشکبار احباب
آئین گر جانب مزار احباب

جدید
کیا مدت کی پھر بھولو نکو تمنے یاد کیا باعث
گرا ہا پھر گئے باری دل ناشاد کیا باعث

ولہ
رہی ہے باب صلت مین بہت سی گفتگو برسون
کیا ہے بادہ گلرنگ سی مینے وضو برسون
رہا ہے درد دل، درد جگر، درد گلو برسون

ولہ
ہمارا ہے اکلا سا اب دل نہین

جدید
مس سے چاندی ہو نہین چاندیسی طلا بنجاؤن
کیون نہ ای وحشیو مین بے سر و پا بن جاؤن

جدید
مہندی لگائے تونے جو ای یار پاؤن مین
طاقت نہین ہے ضعف سی زنہار پاؤن مین
باقی رہی نہ طاقت رفتار پاؤن مین
ہاتھونکے بھل چلے جو چبھے خار پاؤن مین

جدید
مہربانی سے کبھی تمنے پکارا ہے نہین

جدید
استادہ سرو قد ہوئے اشجار باغ مین
جائینگے جوشش پھاند کے دیوار باغ مین

کھینچے کیون ہین ترے قتل پہ تلوار ابرو
خدا عاشق جانباز نہین ڈرنیکے
باغ عالم مین ہے ایرشک چمن بن تیرے
مین وہ ہون سوختہ قسمت کہ جلی ہیر پٹر
ا جوش محبت کا سرانجام برا ہے
ای حضرت دل عشق کا دیکھا ہی عجب طور
بھی نہ کہین آتش گلگے بجھے گرے یہ
کسی ایجوش نئے جلوہ گرے دکھلائی
ہی یہہ برسات کہ روتی ہین ہماری آنکھین
راستی پر کبھی آیا نہ یہہ چرخ کجرو یہ
گرمئی عشق سے نخل بدن زار ہین جوش
نا کہو گوشہ مین ہین سیکڑون دو دو والی
دل مضطر نہ تڑپ مژدہ سنتا ہون تجھی
صلح آمیز لڑائی سے یہہ معلوم ہوا کہ
فرہاد و بخت سنگ کی صورت جگر کرے
انسان نے خدا سے کئے جسجگہ کلام یہ
منی گلرنگ بارشنس ہے عطا کی یہ
ابر کیا کیا جبل و دشت پہ برسون برسے
جب تک آگاہی نہ تھی اس عاشقی کے نام سے

ولہ
خون ناحق مین کہین ہون نہ گرفتار ابرو
شکل شمشیر دکھائین بت خونخوار ابرو

جدید
محفل غیر تا فردوس جہنم مجکو
لی جو آغوش تمنا مین جہنم مجکو

ولہ
ہم تجھسے کہے دیتے ہین یہہ کام برا ہے
آغاز بہت خوب ہے انجام برا ہے
جانا ترا گلشن مین گل اندام برا ہے

ولہ
کہ نہین دیتی ہے دنیا مین پری دکھلائی
گلشن دہر مین دیتی ہے تری دکھلائی
آہ نالی نے غضب کی اثری دکھلائی
نہین دیتی ہے کوئی شاخ ہری دکھلائی

ولہ
لینگی یہہ نقد جمال آپکا قسمت والی
شب کو پھر آئینگے وہ صبح کے رخصت والی
تو تو اچھا ہے برے ہین تری صحبت والی

جدید
پھر ہان ہم الفت شیرین کو سر کرے
کیا جان ہے ہلاک کی وہان پر گذر کرے

جدید
تجھی پیر مغان رحمت خدا کی

جدید
تجھی ای جوش نہ بخشے مری چشم تر سے

جدید
زندگی کے دن گذرتے تھے بہت آرام سے

پاؤن جو اک دم رہا ہے گردش ایام سے
ای فلک ممکن نہین یہہ بخت ناز جام سے

عاشق اک بت کی ہین ہر دیر صنم اپنا ہے
کام کعبے سے ہمین مطلب نہ کچھ اسلام سے

وہ سوال بوسہ لب پر یہہ دیتی ہین جواب
باز رہئے آپ اپنے اس خیال خام سے

گل سے اچھا وہ رخ گلگون ہو قد شمشاد سے
زلف ہے سنبل سے بہتر آنکھ ہے بادام سے

جدید — جوش تیغ نگہ سے قاتل کے بہہ
دل شیدا پہ زخم کاری ہے

جدید — آنکھین جو ہوا ہین نرگس شہلا کیطرح جوش
اوس گل کے دیکھنے کا ہمین انتظار ہے

جدید — تلوار سے جو تیرے ٹپکتا ہے خون سرخ
گرون یہہ کسکی اوبت سفاک اوڑگئی

سرکش جو زیر گنبد چرخ بلند تھے
اونکے جسم سمند سے اب خاک اوڑگئی

جدید — دوستی غیرونسے ہمسے دشمنی
آپ کے ہمنے محبت دیکھ لی ہاہا

جدید — بھولتا اکدم نہین دلسے
کسقدر ریا ویار جانی ہے ہاہا

جدید — قتل کے دم آب خنجر کے روانی رہگئے
یہہ ندامت یار سے ای سخت جانی رہگئے

پھر غرور ای جوش کیون ہے اوسبت پیر کو
حسن کا عالم نہ وہ شان جوانی رہگئے

غزل ہذا جدید بعد ترتیب ہو جانی دیوان کے موزون کی گئی تھی لهذا
۱ اشعار متفرق کی آخر مین تحریر ہوئی ۱۸

چاندسے زلف پریزاد پہ آیا دل کیونکر
سر پہ تیرے یہہ بلا ہو گئی نازل کیونکر

دیکھئے ہوتی ہے آسان یہ مشکل کیونکر
ملتی ہے دولت وصل بت قاتل کیونکر

جائین ہم زار سوئی کوچۂ قاتل کیونکر
ناتوانونسے ہوطی سکتے منزل کیونکر

دیکھ تو تیز نگہ ای بت قاتل تیرا
توڑکے پھلو کو پہنچا طرف دل کیونکر

میری آہونکی ہوا اونے یہہ کی گستاخی
دیکھئے کیا ہوا اوڑا پردۂ محمل کیونکر

آنکھ تو دیکھکے عاشق ہوئی خال رخ پر
مجکو حیرت ہی کہ وارفتہ بنا دل کیونکر

وحشی زلف ہون مجنون سی سوا ہون لاغر
مجھسے اوٹھے گا بھلا بار سلاسل کیونکر

وصل کی شب بھی نہ بوسی لب شیرین کی ملی
جائے شربت نہ پیون زہر ہلاہل کیونکر

نابلد راہ سے ہون بار گنہ ہے سر پر
دیکھیے ہوتی ہے طی گور کے منزل کیونکر

ابتو دریائی محبت مین قدم رکھا ہی
دیکھین ہاتھ آتا ہے ایدل سر ساحل کیونکر

کند خنجر کے طرح وہ تو رکا ہے مجھسے
تیغ سفاک گئی میرے گلے مل کیونکر

تیز رو ناقہ ہی مین قیس سے بڑھکر ہون ضعیف
آؤن ای غیرت لیلی پس محمل کیونکر

زیست سی تنگ ہون اک زہرہ جبین کے غم مین
پہچون گر نکے لیے تا چہ بابل کیونکر

غیر کو اور مجھی جب تو برابر سمجھی
ای صنم پھر ہو تمیز حق و باطل کیونکر

جھائیان اوسمین ہین اسمین ہے صفائی ایمان
آئنہ ہو ترے چہرے سے مقابل کیونکر

خلش خار نہ ناخن کی خراشین پائین
خود بخود آبلے پھر دیکھے گئے چھل کیونکر

کیا تعجب ہی جو ہے یاد پری وو دل مین
بند جن کرتے ہین شیشہ مین بھی عامل کیونکر

۱	نہ تو سنتا ہی نہ دیتا ہے جواب سائل جوش کیجے بت مغرور کو قائل کیونکر	۱۶

تاریخ انتقال پر ملال جناب قبلہ گاہی صاحب مسمی نواب محمد مقیم خان مبرور ابن نواب محبت خان بہادر مغفور نور اللہ مرقدہ

جناب قبلہ ادنیا و دینم
بروز عید شوال المکرم

زباغ دہر سوی قصد جنت
بہ ویلی بھجت فرمودند رحلت

چنان بودہ بہر علمی مہارت
بدستبند دستار فضیلت

بہ اولاد محبت خان مغفور　|　نبودہ این چنین ذی علم مشہور
جعفر زمانے حکیمے خوشنویسے　|　بشعر و شاعری یکتائی وقتے
محمد باقر مقیم و خان بہادر　|　ہمین اسم است گویا ہے بہادر
مقیم لکھنؤ بودند سابق　|　چو گردش کرد چرخ ناموافق
اجل بردہ بسنت شہر مذکور　|　نبودہ از قریب اقربا دور
دران ایام بودہ غدر ہر سو　|　گروہے از سواران سیہ رو
زباغ دیصہ خارزے پور ناگاہ　|　گرفتہ بیگنہ بربودہ ہمراہ
حواس و ہوش و استقلال و جرأت　|　نرفت از دست ہنگام مصیبت
چو بہر قتل بر دریا نشاندند　|　وضو کردہ نماز عصر خواندند
ازان پس افسر آن فوج سفاک　|　تفنگی زد چنان بر سینۂ پاک
کہ پرواز از جسد عنقای جان کرد　|　بشاخ نخل طوبے آشیان کرد
بیکایک جوش با صد شور و افغان　|　ندا آمد ز گردون از دل جان
بسال عیسوی تاریخ گفتم　|　برفتہ فاضلے نامے زعالم

قطعہ تاریخ انتقال فرمودن جناب والدہ صاحبہ ازاین جہان فانی سوی ملک جاودانی در ماہ رجب بتاریخ ہفتم شب جمعہ

والدۂ ماجدہ بیگمہ بیگم گئین　|　دہر سے سوئے جنان چھوڑ کے سب ساز و برگ
کر کے دل جان جدا ہاتف غیبی نے جوش　|　سال قضا یون کہا آہ دیا داغ غم مرگ

۳　تاریخ انتقال غم اندوز مسمی دل افروز　۲

قضا کی دل افروز نے جسگھڑے　|　ہوئی جوش کو فکر تاریخ کے

یکایک ندا مین یہہ ہاتف نی دین — گئی بھے دل افروز خلد برین

قطعہ تاریخ صحت جناب منشی نولکشور صاحب

مالک مطبع اخبار اودہ کو ہسال — فصلی امراض سے صحت جو ہوئی حاصل
سال تاریخ یہہ ہے از سر افضال اے جوش — حق تعالی نے عطا کی ہے شفای کامل

قطعہ تاریخ تصنیف شدن تحفہ اودہ کہ بطور نذر شہزادہ صاحب ملکہ معظمہ لندن راکہ وارد لکھنو گشتہ بودند پیشکش کردہ شدہ بود

مری جناب محمد تقی ہین ایک شفیق — قلم نے جنکی رقم کے ہی مدحت و تعریف
فہیم و عاقل و نثار و ناظم و خوش فکر — خلیق و اہل مروت حلیم طبع شریف
کہا اونھون نی یہہ مجھسے کہ مینی از رہ و ن — لکھی ہے ایک تواریخ جوش خوب و لطیف
لکھین بطرز پسندیدہ آپ بھی تاریخ — کسی طرح کے نہ ہو طبع کو اگر تکلیف
یہہ دینے چاہا کہ وہ فکر سال کیجے آج — سنین تو شاد ہون احباب مدعی و حریف
کہا بس اتنے مین ہاتف نی مصرعۂ تاریخ — بطور تحفہ ہوئی تحفۂ اودہ تصنیف

تاریخ انتقال اخوان صاحب نواب محمد ظفر یار خان مرحوم متخلص براسخ کہ اول از نواب عاشق علیخان مغفور در فن شعر و سخن اوستاد من بودند

بلبل جان اوستاد من — رفت در باغ خلد زین گلشن
بود راسخ تخلص نامے — شاعر بی نظیر چون جامے
جوش شاگرد آن ذوی الاکرام — از دل جان بصد غم و آلام
خواست در سال فوت فکر کند — حال مرگ جناب ذکر کند
لیکن آن بود رنج روح گزا — کہ حواس و خرد نماند بجا

به چنین اضطراب شد چو رقم | گشت یک سال کم ز سہو قلم
یکجا جن و انس و وحش و طیور | بشنود ہر کہ حال آن مغفور
این دعا روح پاک را بدہد | مسکن تو دوام خلد بود ۱۲۷۴ھ

قطعہ تاریخ طبع کلیات نثر غالب حسب فرمایش منشی نولکشور صاحب

بخط خوب کاغذ صاف پر جوش | بڑی صحت سے یہہ لکھی گئی ہے
سفینہ طبع سال عیسوی مین | کھو کل نثر غالب اب چھپی ہے ۱۸۶۸ء

۸ قطعہ تاریخ طبع دیوان ابوظفر شاہ دہلی ۲

دہلی کے جو مطبع مین یہہ طبع ہوا کچھ | بہ کچھ خط و کتابت کا ہر گز نہ بڑہا تبا
تاریخ اگر چاہی ہاتف نے یہہ فرمایا | ای جوش کہہ اب اچہا دیوان ظفر چہاپا

قطعہ تاریخ انتقال سید قطب اعظم صاحب مبرور خلف سید خواجہ حسن مغفور

چون نہا شد دل احباب و اعزا غمگین | قطب اعظم بہ خدائی دو جہان جان سپرد
جوش از روی بکا سال وفاتش جستہ | گفت ہاتف پسر خواجہ حسن وای بمرد

قطعہ تہنیت در تولد دختر نیک اختر نواب حسنعلیخان مرحوم کہ
۱۰ شاگرد نواب احمد حسن خان جوش بودند ۱۰

خوشی کو ساتھہ لیی شام تیسوین آئی | بوقت سعد شب جمعہ ماہ اضحی تھا
عجیب لطف سی مین سو رہا تھا اپنی گہر | کہ آئی کانون مین گا نیکی دلفریب صدا
او دیکھی ہر دو ہن جو بندہی صاف کھل گئین آنکہین | خوشی مین بستر عیش و طرب سی مین اوٹھا
نظر یہہ آئے تماشے جہان مین چار طرف | خدا کی فضل سے چلتی ہے عشرتو نکی ہوا
نسیم گل نے بتائے مجہے چمن کے راہ | ہزار رنگ سی دیکھی ہر اک روش پہ فضا

نئی تھی ہوش ربا زمزمہ عنادل کی | عروس باغ کا جوبن بہار پر دیکھا
یہ کیفیت جو نظر آئی تو ہوئی حیرت | الٰہی کونسا باغ جہان مین پھول کھلا
تو ناگہان یہ مجھے غیب سی صدا آئے | کہ دختِ خانۂ نواب مین ہوئی پیدا
وہ کون اسم مبارک حسنعلیخان ہی | کہ جنکے خلق کا اب شش جہت مین ہی شہرا
سن تولد ہجری اگر کوئی پوچھے | ہوئی ہے جوش کہہ اب دختِ ماہرو پیدا

تاریخ طبع کتاب نظم پروین حسب فرمایش شیخ امین الدین

ہی اگرچہ فکر طبع سال ہجری روز و شب | کیا ہی عمدہ جوش کہہ و نظم پروین چھاپ ہی

قطعۂ تاریخ انتقال محمد اسحاق خانصاحب برادر محمد اسمعیل خانصاحب ساکن صحدانا

چو در ماہ محرم وقت مغرب | شفیقم خان ذیشان محمد بانم
ازین دار فنا فرمود رحلت | عزیز و اقربا کردند ماتم
محمد را اگر با لفظ اسحاق | سخندانی کند جوش حزین ضم
شود اسم مبارک بی تردد | عیان و منکشف بر اہل عالم
ز فکر طبع عالے سال مرگش | ز دنیا سوئی جنت رفتہ گفتم

قطعۂ تاریخ طبع دیوان استاد ناومولانا جناب منشی مظفر علی صاحب متخلص اسیر

دیوان ہوا طبع بہت خوش اسلوب | تقطیع ہے مطبوع ہے خط بھی مرغوب
خامی نے کیا مصرعۂ تاریخ رقم | دیوان اسیر جوش چھاپا ہے خوب

اشعار تاریخ طبع تذکرہ کہ مولوی نیاز علی صاحب متخلص بہ پریشان در آگرہ کلام شعرا جمع ساختہ اند ٥

میرے اک دوست ہین بڑی شاعر | شعر کے فن سے ہین بہت ماہر

گو پریشان تخلص او بکا ہے	خوب مجموعہ ایک لکھا ہے
تذکرہ شاعرون کا ہے نایاب	طبع جب دم ہوا باآب و تاب
فکر تاریخ جوش کے دل نے	تا زمانے مین یادگار رہے
ناگہان آئے غیب سے یہہ ندا	کہ یہہ گلدستہ ہی سخن کا بجا

۱۵	قطعہ تاریخ طبع گلستان	۲

کلام سعدی شیراز شد طبع	کہ دارد مایہ شیرین زبانی
نوشتہ مصرعہ تاریخ او جوش	گلستانیست یا گنج معانی

۱۶	قطعہ تاریخ طبع مثنوی انوار حسین تسلیم	۲

گفت تسلیم سخندان خوش بیان	انتخاب دہر تازہ مثنوی
خواستم تاریخ بہر سال جوش	گشت دل نیرنگ عشق و عاشقی

قطعہ تاریخ انتقال کردن مولوی سید محمد صاحب مرحوم المشتہر بہ مجتہد العصر

قبلہ و کعبہ چون قضا فرمود	کہ عالم کسی چنین بودہ
بود سید محمد اسم شریف	ہادی جملہ مومنین بودہ
سال مرگش رقم کنم ای جوش	فکر دل را کمال این بودہ
تارک شمع آہ کردہ جدا	گفت ہاتف چراغ دین بودہ

دیگر قطعہ تاریخ طبع گلستان حسب الارشاد جناب منشی نولکشور صاحب

گلستان گشت چون مطبوع اکنون	بہ فضل قادر خلاق بیچون
چنان با خط پاکیزہ رقم شد	کہ پیشش کلک ہر کاتب قلم شد
سطورش غیرت زلف حسینان	حروف نقطہ ہایش در و مرجان

ستایش نسخۂ دیگر بہ عالم — نگشتہ طبع نادر تا بہ ایندم
بہ پیشش نور لوح و جدول نو — جبین مہ شعاع شمس بےضو
برائے یادگار اندر زمانہ — نمودم فکر ہائش شاعرانہ
یکایک جوش با شیرین زبانے — بگفتہ ہین گل باغ معانی

قطعہ تاریخ رپورٹ ڈیوس صاحب کہ کتاب تواریخ وسط قطعہ ہندوستان بشرح و لفظ ہی حسب الارشاد منشی نولکشور صاحب کی کھا گیا تھا مگر بجہت جلد چھپ جانی تواریخ مذکور کے مندرج کتاب نہ ہوا

رقم جو نکہ ہے اس مین احوال ہند — طبیعت کو ای جوش مرغوب ہے
جو پوچھے کوئی عیسوی سال طبع — یہہ کہدو تواریخ کیا خوب ہی

ایضاً قطعہ تاریخ ہجری در انتقال پر ملال جناب قبلہ گاہی صاحب مسمی نواب محمد مقیم خان مبرور ابن نواب محبت خان بہادر مغفور

پدرم ناگہان شدند چو قتل — نشر شد بوی خون شان چون عطر
گشت این واقعہ بہ پیلی بہیت — کرد در سال فوت جوش چو فکر
فرق جان را بریدہ ہاتف گفت — شہر شوال و یوم عید فطر

قطعہ تاریخ انتخاب برادر سلیمان خانصاحب متخلص بہ اسعد

ہان اسعد نی ناظم ملک سخن — کشور عالم مین پایا ہے خطاب
کارپرداز ان مطبع آج کل — اونکا اک چھپوا رہی ہین انتخاب
لوح مین ہے روشنی ماہ نو — خط جدول مین شعاع آفتاب
پارۂ الماس ہین حرف غزل — نقطے جتنے مین وہ مین دُرِّ خوشآب

جو مخمس ہے جو اس خمسہ سے ہے — بیت لاثانی ہے مصرع لاجواب
ہو نہیں سکتا مخمس سے بھی جوش — خوبی تاریخ گوئی کا حساب
منتخب کی اونکی یہہ تاریخ ہے — عمدہ چھپوایا اسید کا انتخاب ۱۳۰۴

قطعۂ تاریخ جدید تولد فرزند قاضی عطا حسین صاحب [illegible]

نام مین جنکے ہین الفاظ عطا او حسین — حسب مقصود دیا اونکو خدانے فرزند
کیون نہ تقسیم ہو زر کیون نہو بزم خوشی — ہین وہ خوشنود دیا اونکو خدانے فرزند
مصرع سال ولادت یہہ کہا جوش نے — آج مسعود دیا اونکو خدا نے فرزند

قطعۂ تاریخ طبع شدن نثر نواب کلب علیخان بہادر والی ریاست رامپور بسبب جلد طبع ہونے نثر مذکور کے مندرج کتاب نہ ہوا جدید

نثر نواب نے وہ لکھے ہین — جسکی مدحت مین زبان ہے قاصر
اوسکے چھپنے کی جو مشہور ہوئی — خبر از فضل خدائے قادر
جوش نے طبع کا یہہ سال لکھا — نثر نواب ہی صنع نادر ۱۳۰۳

قطعۂ تاریخ طبع شدن کتابی کہ موسوم بہ جادۂ تسخیر است جدید

حسب ارشاد مالک مطبع — کلک برداشتم پے تحریر
سال تاریخ طبع پیدا شد — از دل جوش جادۂ تسخیر ۱۳۰۲

قطعۂ تاریخ انتقال فرمودن جناب عمو صاحب قبلہ رئیس خاندان مسمی نواب حیدر علیخان بہادر مرحوم خلف الرشید نواب محبت خان بہادر مغفور ازین دار فانی سوی ملک جاودانی الشہر رجب المرجب تاریخ ہشتم شب یکشنبہ ۱۳۰۶ ہجری جدید

۲۵ — ۲

بشہر رجب جوش چون عزم ما … بدست اجل نقد جان را سپرد
بگفتم ز روی الم سال فوت … که نواب حیدر علیخان بمرد

تاریخ طبع مثنوی گلشن بیخزان تصنیف دیوان حاجی امیر علیخان متخلص مخادم شاگرد حضرت جوش ساکن موضع سدہاری ضلع عظیم گدہ

تاریخ طبع گفت ای جوش تم شتاب … جدید … یہ مثنوی چھپی ہے بے مثل لاجواب

۲۷ دیگر قطعہ تاریخ طبع شدن گلستان ۲

چون گلستان شیخ شمس الدین شده … جدید … از حروفش سالک گوہر بسفت
بلبل دل جوش بہر سال طبع … این گلستان رشک گلزار بہشت گفت

۲۸ ایضا قطعہ تاریخ جدید طبع شدن الف لیلہ نثر که طوطارام شایان تالیف ساختہ اند ۲

جستیم چو سال طبع ہجرے … اظہار نمود خود بخود طبع
ای جوش بریده فرق اعدا … گو نسخه الف لیله شد طبع

۲۹ ایضا قطعہ تاریخ انتقال جناب قبلہ گاہی ۲

چو از ہاتف غیب پرسیدم ای دل … جدید … کجا والد از دہر جائی گرفتند
بگفتہ که ہمراه جد خود ای جوش … بفردوس نواب با لطف رفتند

قطعہ تاریخ جدید طبع شدن آئین اکبری حسب ارشاد منشی نولکشور صاحب گفتہ شده بود مگر بجہت چالد حیب جانیکی مندرج کتاب نہ ہوا

نولکشور که ہستند منشی ذیجاه … زحال جملہ علوم اند واقف و ماہر
چگونہ خالق عادل دہد نه دولت و مال … چنان بدہر کسی نیست صابر و شاکر

صفا ز جانب همه خاص و عام در عالم ⁂ بشکل آئینه دارند باطن و ظاهر
نیامده بوجود از عدم چنین نیاض ⁂ به بذل شان کرمی بغائب و حاضر
طلب چو ساخت کسی مال و دولت دنیا ⁂ عطا نمود باو حسب خواهش خاطر
اگر دو ورقهٔ کونین دستیاب شود ⁂ مجال نیست رقم مدح شان کند شاعر
ز راه مهر و مروت چنین لطف نمودند ⁂ درین زمان به عنایات خالق قادر
شده است نسخهٔ آئین اکبری مطبوع ⁂ بگو تو مصرعهٔ تاریخ بهر هر ناظر
کلام تست متین و پسند طبع جهان ⁂ ز لوث جمله عیوب است شسته و طاهر
اگرچه صدمهٔ و رنج و ترددات کثیر ⁂ ز فکر شعر و سخن کرده بود بس قاصر
مگر بموجب حکم جناب قبل الذکر ⁂ بزور طبع رسا حسب خواهش خاطر
رقم نمود بتاریخ وجه طبعش جوش ⁂ که بود نسخهٔ آئین اکبری نادر ۱۲۹۸ هجری

بطور تغنوی در صنعت توشیح چند اشعار بمدح مشفقی مکرمی منشی نول کشور صاحب مالک مطبع اوده اخبار

معنی صورت مروت و حلم ⁂ طبع لطف و مهر و معدن علم
نامهٔ روزگار در هر فن ⁂ نکته سنج و فهیم رمز سخن
شادمان کرده خلق را کرمش ⁂ شور در عالم است از حشمش
یوسف با جمال مهر روئی ⁂ یم مواج مصدر خوشخوئی
ناظم ملک اتقا و یقین ⁂ ناصر جمله اهل ملت و دین
واقف امر حق حقیقت جو ⁂ وه چه عقل سلیم دارد او
لالهٔ بوستان فضل و کمال ⁂ لولوئی بحر حشمت و اجلال

گردبخشش چنان ته افلاک — که فقیر اند صاحب املاک
شاهد مقصد است در بغلش — شکر من هد کلام نبی بدلش
وه چه روئے که بر صباحت او — واله و عاشق است هر خوش رو
رتبه دان شریف و هر ذیقدر — روشن است اسم پاک او چون بدر
صادق القول و صاحب اخلاص — صابر و شاکر و ز رنج خلاص
آفتاب سپهر عز و علا — اختر چرخ فهم و ذهن و ذکا
حاتم عهد ما بلا تشریح — حد وصفش نه لایق توضیح
بانی عدل و داد فیض مآب — بزمانه دگر چو او نایاب
دور دارد خدا از رنج جهان — دایم او را به حق مقبولان
اوج گیرد ستارهٔ اقبال — دامن از مال باد مالا مال
دشمنش همچو ابر گریان باد — خیرخواهش چو برق خندان باد
اندرین نظم نکته ایست نهان — بشنو و کشف تا کنم نه بیان
نکته هست این که گر ز صدر و عروض — آنکه هست از عروضیان مفروض
نیز از ضرب و ابتدائی بیت — آنکه شد درمیان و پائی بیت
گیری ار حرف یک یک از اشعار — اسم ممدوح میشود اظهار
میشود از چهار قسم عیان — نامش از بیت پانزده تو بخوان
ثابت آن بیت هاست در القاب — گر توانی شمار کن به حساب

جوش از فضل ایزد متعال
ختم این نظم شد به حسن مقال

واسوخت تصنیف نواب احمد حسن خان دہلوی ہوش موسوم بہ فسانہ جوش

بند ۱
یاد ایام کہ کچھہ غم سے سروکار نہ تھا — عاشق زلف و خط و مائل رخسار نہ تھا
خندہ زن مجھپہ کوئی کافر و دیندار نہ تھا — دیدۂ تر سے رواں آنسوؤں کا تار نہ تھا

کیا ہی عشرت مین مری عمر بسر ہوتی تھی
دین و دنیا کی ذرا بھی نہ خبر ہوتی تھی

۲
شمع رویوں پہ دل زار کا آنا کیسا — جان کو صورت پروانہ جلانا کیسا
روز گل چہروں کے اندام پہ کھانا کیسا — جی عبث صدمۂ فرقت مین کھپانا کیسا

ایک دن عیش کا ہر سونکی صحبت کیسی
سحر وصل کہاں کے شب فرقت کیسی

۳
عشق ہے کوچۂ بدنامی و صد رسوائی — گرد اسکے جو پھرا اوسنے اذیت پائی
قدم اس رہ مین بڑھایا تو بچہ آفت آئی — کہ گھٹا صدمۂ اندوہ کی دل پر چھائی

اسکی سودے مین اگر نفع ہو سودا نکری
اسطرف کعبہ ہو اے قبلہ تو سجدا نکری

۴
عشق دریا ہی رہ آفت کا عیاذاً باللہ — جسکی ڈوبے نہیں وہ جیتی کہیں نکلتے ہے گواہ
صورت موج ہوئی سیکڑوں پیر ایک تباہ — ہاتھہ آئی نہ کسی کو بھی کبھی اسکی تھاہ

حضرت خضر نے پایا نہ کنارا اسکا
دہار ہے خنجر خونخوار آب کی دہارا اسکا

۵
کہیں معشوق کی صورت یہ عیاں ہوتا ہے — کہیں عشاق کے سینے مین نہاں ہوتا ہے
ہنگر افسانہ کہیں سیچا بیان ہوتا ہے — کہیں دلسوز کی آہوں کا دہواں ہوتا ہے

اسکی سائے سے اوڑی ہوش پریزادونکے
مطلب دل نہ برآئی کبھی ناشادونکے

۵۳
گیسوو رخ یہ کسی کے جو طبیعت آئے
پھنس گیا پیچ مین سو طرح کے شامت آئی
سر پہ اک بیٹھی بٹھائی نئی آفت آئی
صبح عشرت تو گئی شام مصیبت آئی

لا دوا ہے یہ مرض اسکی دوا مشکل ہی
ملک الموت نہ آئین تو شفا مشکل ہی

۵۴
دل کا آجانا حقیقت مین ہے اک قہر خدا
اوسکے نزدیک برابر ہے برا اور بھلا
کچھ بشر کو نہین آنکھو سے دکھائی دیتا
سچ ہے یہ بات بلا ریب نہین جھوٹ ذرا

سنیئن احباب یہ دل کچھ مین بیان کرتا ہون
ہین جو اسرار نہان اونکو عیان کرتا ہون

۵۵
تھی کبھی ایک پریزاد سے الفت مجکو
جانتا تھا بخدا رونق صحبت مجکو
اپنی تاثیر دکھاتی تھے محبت مجکو
ہان سلیمان زمان کہتی تھے خلقت مجکو

میری پہلو مین وہ گل صبح و مسا رہتا تھا
مین بہ بلبل کی روش اوسپہ فدا رہتا تھا

۵۶
ہاتھ سے اپنے پلاتا تھا وہ رشک گلزار
ذرنشہ کام و دہن مثل زبان بیتکرار
پھول کے جام مین بھر کر مئی احمر ہر بار
نشہ کی دہن مین عجب ذائقہ بوس و کنار

جوش وصلی کیطرح دل جو ملی ہوتی تھے
دور محفل سے جدائی کی گلے رہتی تھے

۵۷
یہ تنہا یہ کو جو درگاہ وہ بت آتا تھا
بھیڑ مین گر کبھی ہمراہ نہین پاتا تھا

کشمکش سے الم و رنج کے گھبراتا تھا / تنگ ہو کر یہ خدا غیظ سے فرماتا تھا

جوش نے اب مجھی صورت کا دکھانا چھوڑا
آج سے بیٹے بھی درگاہ میں آنا چھوڑا

۱۱۱
درد ہوتا تھا اگر سر میں ہماری بیٹا / گھسکے صندل کو لگاتا تھا وہ ہر صبح و مسا
مصحف روئی کتابی کی ہوا دیتا تھا / دم بدم پھونکتا تھا پڑھکے دعائیں چند ہا

بار غم سے دل نازک کو قلق رہتا تھا
رنگ رخسارۂ گلگون کا فق رہتا تھا

۱۱۲
بار با از رہ الطاف و کرم فرمایا / کبھی دم بھر کو بھی تا زیست نہ ہونگا میں جدا
بلکہ درگاہ خدا میں ہے یہ دعا / تیری ہی سامنے ہو سوئی عدم کوچ مرا

سوگ میں تیرے نہ اللہ اٹھائی مجکو
جلد اس عالم فانی سے اٹھائی مجکو

۱۱۳
اوسکو باتیں تھیں محبت کی جو منظور نظر / فرط الفت سے میں کہتا تھا کہ اے رشک قمر
نیر حسن چمکتا رہے ہر شام و سحر / مجھسے سو لاکھ تصدق کریں سرو قد پہ ہم

غیر کے سمت اگر دیکھوں تو اندھا ہوں میں
ہم سخن اور کسی سے جو ہوں گونگا ہوں میں

۱۱۴
سینے پہ داغ محبت کو عیاں رکھتا ہوں / تیری رہنے کو لیے دل سا مکان رکھتا ہوں
سر میں سودائی بلا خیز نہاں رکھتا ہوں / شعر یہ آٹھ پہر ورد زبان رکھتا ہوں

دام گیسوی مسلسل میں گرفتار رہوں
مردم چشم فسون ساز کا بیمار رہوں

اب طبیعت کو ہی توصیف سراپا منظور دیکھ لی کوئی جو شفاف جبین پر نور	۱۱۴	حسن وہ حسن کہ پہنچے نہ جسے عارض حور صاف ایسی کہ ہوا مہر درخشان کا ظہور

زلفین بکھری ہوئی عارض کی قریب آئی ہین
ناگنین گلشن فردوس مین لہرائی ہین

لب جان بخش سے شرمندہ عقیق یمنی شوخیان چشم کی دیکھین جو غزال ختنی	۱۱۵	رہی بجا کیئے اگر دانتون کو ہیرے کی کنی ہوش اوڑجین کہائین وہ ہین غنچہ دہنی

قاتل خلق ہے شمشیر تبسم کی چمک
ناک کی کیل کی ہیرے مین ہی انجم کی چمک

کیا ڈہلی نور کے سانچے مین ہے گوری گردن تہر ہی جال کا انداز قیامت کی چلن	۱۱۶	سحر عید کی جلوے سے زیادہ روشن رہگذر نقش قدم سے ہے زمین گلشن

سب حسینان جہان گرد ہین نایاب ہین وہ
روکش مہر مبین غیرت مہتاب ہین وہ

ساعد و بازوئی ہیکل ہین نازک ایسی غیب دان کو بھی نہ مضمون کمر ہاتھ لگے	۱۱۷	شاخ گل جسکی نزاکت کو نہ اعضا کی سمجھی صرف ہین تار نظر دام مین اس عنقا کی

ساق سیمین سے خجالت زدہ شمع محفل
پاؤن کے تلوے ہین رشک رخ ماہ کامل

سبھی آنکھ و سرمہ و پان سے نہین ذوق سادگی نام خدا یار کی ہے سب پہ فوق	۱۱۸	تنگ پوشاک ہی مطابق گل و عطر کا شوق راتدن زیب گلو رہتے ہین منت کے طوق

کبھی شانے سے نہین زلف کو سلجھاتا ہے

دل عشاق ہر اک تب ہمین او لبھاتا ہے

۲۰

عمر تین دیدیکے معشوق بنایا اوسکو
ناز کا طور نہ آتا تہا سکہایا اوسکو
دلبری کا جو طریقہ ہی بتایا اوسکو
جس سے واقف ہی نہ تہا سب وہ جتایا اوسکو

غمزہ و عشوہ و انداز مین مشاق کیا
دلبری مین اوسی شہرۂ آفاق کیا

۲۱

اب تو ہر مہ او سے منظور نظر رہتا ہی
شوق خود بینی کا ہر شام و سحر رہتا ہی
شغل آرایش تن آٹھ پہر رہتا ہی
اک نہ اک آگی زبان روز ہی مر رہتا ہی

دیکھ سنکے یہ کچھ اور ہی اطوار مین بدل اوسکے
راتدن رہتا ہے آئینہ مقابل اوسکے

۲۲

ہر جگہہ وہ مہ نو اب تو پہرا کرتا ہی
شہر مین حسن کو انگشت نما کرتا ہی
رات بہر سیر شب ماہ کیا کرتا ہی
ہان رقیبان بد اختر کا کہا کرتا ہی

مجہسی بیوجہہ بنا او سے بگڑ جاتا ہی
صلح کیسی کبہی آتا ہی تو لڑ جاتا ہی

۲۳

شہرۂ حسن ہے اب تو سر بازار اوسکا
یوسف مصر ہی سو جان سے خریدار اوسکا
سرکشی پر ہی بہت شعلۂ رخسار اوسکا
مہر جہکے ہی مہر سے بہی طرۂ دستار اوسکا

اپنی انداز پہ کسطرح اوسے ناز نہ ہو
جب طرحدار و نہین ایسا کوئی طناز نہ ہو

۲۴

لکہتے ہین ہی کوئی بہیجے فدویکا سلام
کوئی کہتا ہی کہ اے شاہ حسینان مین غلام
بہیجتا ہی کوئی نادیدہ زبانی یہ پیام
لی خبر جلد کہ اب عمر دو روزہ ہے تمام

طالب دید ہین ایما ہی کسے عاشق کا
جان دید تیجئے منشا ہے کسی عاشق کا

۱۲۵
کہینچتا ہی کوئی دلسوختہ جلکر دم سرد کہہ رہا ہی کوئی بیمار کہ سینے مین ہے درد
کوئی چپ بیٹھا ہی اک سمت کو با چہرۂ زرد کوئی پڑہتا ہے یہ آواز بلا نیم یہ فرد

ای نسیم سحر آرام گہہ یار کجاست
منزل آن مہ عاشق کش عیار کجاست

۱۲۶
دیکھا جب اوسنے کہ عالم ہے طلبگار مرا متشکل ہوسے ہی ہر اک طالب دیدار مرا
رنگ لایا ہی نہایت گل رخسار مرا راتدن بہرتی ہے دم بلبل گلزار مرا

امتحانکا جو ذرا دلمین خیال اوسنے کیا
یہ جواب سکوتہا جس سے سوال اوسنے کیا

۱۲۷
نیلم و نقرۂ و الماس و طلائی احمر نقد دل دولت دین پارۂ یاقوت جگر
سب یہ کیا مال ہین الغیرت خورشید قمر بلکہ ہی جان کا جو کیسۂ تن مین گوہر

رونمائی مین اب سے دون جو دکہاؤ عارض
پردۂ شرم وحیا سے نہ چہپاؤ عارض

۱۲۸
سنکی ان باتونکو بہولا وہ گل ترنگ بہا ایک میری نہ سنی نیتین کین لاکہہ ہزار
ہمرہ باغی بدخواہ گیا بے تکرار بلبل خاطر غمگین کو جدائی ہوئی خار

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

۱۲۹
اوس پریزاد کی غمسے مین بنا دیوانہ دل ناشاد کو مرغوب ہوا ویرانہ

قیس و فرہاد کا سب ہو گئے افسانہ　　ذکر بلبل نہ کہیں تذکرۂ پروانہ

شور ہے چار طرف اب مری رسوائی کا
شغل ہے آٹھ پہر بادیہ پیمائی کا

۱۳۰
یاد آئی جو کبھی وہ گل رخسار مجھی　　شوق دیدار نی اسطرح کیا زار مجھی
وحشتی آبلہ پا جانتے ہیں خار مجھی　　اس صعوبات پہ لاحق ہے یہ آزار مجھی

شکل بلبل کے نکلنے لگے نالی دلسے
اٹھنے حسرت صفت شمع نکالی دلسے

۱۳۱
ہی یہان لخت جگر سوختنی کی تیاری　　گرم رہتی ہے وہان محفل بادہ خواری
وردِ اپنا ہی یہان نالہ و آہ و زاری　　ہین وہان قہقہے ہر وقت وہین سی جاری

اب یہ ہے شور و فغان دلمین یہان حسرت سے
شعر خوانی ہے وہان آٹھ پہر صحبت سے

۱۳۲
اس تپ غم نی بنا دی ہی وہ حالت اپنی　　ہوش کا کوچ ہوا سلب ہی طاقت اپنی
صورت مرد فصد سالہ ہے صورت اپنی　　زعفران زار خزان دیدہ ہی رنگت اپنی

رفت آنست کہ من وار فنا در گذریم
کاروان رفتہ و ما نیز براہ سفریم

۱۳۳
دیکھکر حال زبون خستہ تیغون نی انھا　　تو بہی اپنے دل مجروح کو کسی سے بہلا
ورنہ اس درد و غم اندوہ نی گھبرا کی بڑا　　جان جاینگے تری یار کا کیا جائیگا

ترک گر چاہ او سی ہو وریہ آزار ہے ہو
دل لگا اوس سے جو معشوق وفادار بھی ہو

۱۳۲

اونکی سمجھانے سے کچھ آیا مری دلکو خیال — ناخن فکر سے کھولی گرہ رنج و ملال
ڈھونڈھا اپنے لیے معشوق حسین نیکخصال — جسکی آنکھو نسے خجالت زدہ چشمان غزال

اب اوسی شمع پہ و زرات مین پروانہ ہون
کیا پریزاد ہے وہ جس کا مین دیوانہ ہون

۱۳۳

دی ہے اوس بت کو خدا نے محبت میری — نہین منظور نظر دوری و فرقت میری
ایکدن بھی جو نہین دیکھتا صورت میری — در و دیوار سے رہتی ہے شکایت میری

لیکے رخصت کہین دم بھر کو اگر جاتا ہون
پھر جو آتا ہون تو بیچین اوسے پاتا ہون

۱۳۴

راز پوشیدہ مرا جبکہ یہ مشہور ہوا — سنکے آزردہ نہایت بت مغرور ہوا
پیش چشم اوسکے زمانہ شب دیجور ہوا — نشہ کبر جو سر مین تھا وہ سب دور ہوا

میری لینے کے لیے آدمی اپنا بھیجا
مندرج جسمین یہ مطلب تھا وہ نامہ بھیجا

۱۳۵

اج ای جوش اگر تو نہ یہان آئیگا — دیکھیو پچھتائیگا پچھتائیگا پچھتائیگا
لاکھ ڈھونڈھیگا جہان مین نہ مجھے پائیگا — سیر ہو جائیگا جینے سے یہ غم کھائیگا

تیرا آنا جو نہ ای غیرت مجنون ہوگا
جان جاتی رہیگی تجھپہ مرا خون ہوگا

۱۳۶

ربط سابق کا جو تھا مد نظر تھوڑا پاس — دل پر جوش مین کچھ سنکے بہت آئی ہراس
خود قدم اوٹھ گئے باقی نرہے ہوش و حواس — لیگئی حسرت دیدار مجھے پی و سواس

شاد ہان دیکھتی ہے وہ بت بے پروا

ہاتھ کس ناز سے مہ پیارا کی بغل گیر ہوا

۵۲۳
پھر کہا ہنسکے کہ یہ ڈھنگ تمہاری کیسے — دور از حال ہے کہ پاس نہ آئی ہم سے
گل تازہ کوئی لاریب کھلایا تمنے — اوس سے بلبل کی تو تشن لطف اوٹھائی ہو گے
اپنی چاہت کی قسم ہان تمہین دینا ہوگا
سیکڑون قول نہ آنیکے وہ لیتا ہوگا

۵۲۴
کیونجی دیکھو تو ادہر تہا یہی مجھسے اقرار — چشم بد دور ہے اور کی جو عاشق زار
تم تو کہتے تھی کہ مین آنکھ اوٹھا کر اکبار — حور عین ہے اگر آئی تو نہ دیکھون زنہار
اب کہان بولیے وہ عہد وہ پیمان گیا
جو حقیقت تھی تمہاری مین اوسے جان گیا

۵۲۵
تمام کی دلکو یہ سید ہا سا جواب ایکبار — واہ جی واہ اسی کہتے ہین شکوا اولٹا
پہلی کسنی مری گردنپہ چھری کو پہیرا — ابتو مین جانتا ہون یاد نہ ہوگا اصلا
تو نے وہ خار دیئے ہین مجھے او غنچہ دہن
دل من داند و من دانم و داند دل من

۵۲۶
اک جہان آگی تری حسن کا خواہان کبتہا — تجھپہ مرتا کوئی یون گبر و مسلمان کبتہا
رشک بلقیس حکومت مین سلیمان کبتہا — آگی ہر جن و بشر تابع فرمان کبتہا
جانمن مینی ہی معشوق بنایا تجھکو
عشوہ تعلیم کیا ناز سکھایا تجھکو

۵۲۷
میری الفت سے زمانی مین ہوا تو مشہور — ورنہ اتنا نہ کوئی جانتا تہا او مغرور
جن ہے یا آدم خاکی ہے پری ہے یا حور — پہونکتا ابتو ہے پڑہ پڑہکے ہر اک سورہ نور

آگی یون اوج پہ یہ حسن کا تارا کب تہا
آگی خون دل عشاق گوارا کب تہا

نہ لباس آگی پہنتا تہا تو ایسا بہاری
زینت پائی حنائی تہا نہ جوتا بہاری
اوڑہتا تہا نہ کبہی سرخ دوپٹا بہاری
زیب سر رہتا تہا اسطرح نہ چیکا بہاری

کب لب لعل پہ مستی کے دہڑی رہتی تہے
طالب دید نہ مخلوق کہڑی رہتی تہے

آگی سانی سے جہجکنا نہ تجہی آتا تہا
صورت برق چمکنا نہ تجہی آتا تہا
آنکہہ کیطرح پہڑکنا نہ تجہی آتا تہا
مثل شعلی کے بہڑکنا نہ تجہی آتا تہا

آگی رنگینی کا یہ شوق کہان تہا تجکو
آگی خود بینی کا یہ ذوق کہان تہا تجکو

جبکہ اس طور کے اطوار نظر آئی مجہے
رند بد وضع طلبگار نظر آئے مجہے
ہان نئے روز خریدار نظر آئی مجہے
سیکڑون طالب دیدار نظر آئی مجہے

ہوگی ناچار کیا تجہسے کنارا مینے
اور محبوب نکالا ہے خود آرا مینے

پہول گرتے ہین دہن سے جو ہو گرم گفتار
ایسا طرار ہی وہ غیرت گل رشک بہار
طرز رفتار پہ مفتون ہے تدرو کہسار
تو کہے ایک اگر اوسکو سنائی وہ ہزار

قد قیامت ہی بلا زلف ہی رخ لالہ ہی
اور تو کیا کہون آفت کا وہ پرکالا ہی

امتحانا سر محفل جو وہ منہ سے آئے
ہوئے ششدر کہ جو بہاگی بہی نہ رستا پائے

شکل تصویر گلے شرم سے بت بنجانی — منہ سی بولی جو خفا ہوا وسکے تو منہ کی کھانے

قہقہے ایسے لگائے کہ رولادی مجکو
چٹکیون مین وہ جگت باز اوڑادی مجکو

۴۹
کہکی یہ مینے کہا او بت سفاک لقب — لی خدا حافظ و ناصر کہ مین گہر جاتا ہون اب
اوسکی حق مین یہ جدائی ہے مری سخت غضب — گذری ہونگے دل نازک پہ بہت رنج و تعب

راستہ بیٹہا ہوا دیر سے تکتا ہوگا
نہین معلوم کہ کیا غیض مین بکتا ہوگا

۵۰
بعد ازین قصد کیا مینے چلی جانی کا — ناز سے کہینچکے دامن کو مری فرمایا
ایک بہی مجہسے قصور ایسا ہوا تہا نہ ترا — بی سبب آج سنائین ہین جو باتین صدہا

غیر کے ملنی کے تہمت تہی سراسر مجہپر
راست کہتا ہون دروغ اسمین نہین ہے موبہر

۵۱
سخت حیران ہون کیونکر تجہی سمجہاؤن مین — نہ یقین آئی تو قرآن اوٹہالاؤن مین
چلکی درگاہ مین ابہی سو قسم کہاؤن مین — گر خلاف اسمین ذرا سا بہی ہو مر جاؤن مین

جہوٹ سچ میرا خدا اسکو دکہا دیتا تو
ورنہ اس کافر بدظن کو سزا دیتا تو

۵۲
پہر بناوٹ سی بگڑ کر یہ جواب اوسکو دیا — مین وہی ہون تو سمجہتا تہا جسی لین بلا
بہولگئے بہی نہ کبہی ہائی غضب یاد کیا — آج کیا ایسی عنایت ہوئی لٹ بتا

خوب مین جانتا ہون او بت سفاک تجہی
اور کوئی ہے نہ سمجہا بخدا خاک تجہی

۵۳
صدمہ ہجر اوٹھاتا ہے اب یاد مجھے
ذلتین روز کی پاتا ہے اب یاد مجھے
بی سبب تیرا ستاتا ہے اب یاد مجھے
آہین کر کیکار زماتا ہے اب یاد مجھے

اب مین کافر ہون اگر تجھسے لگاؤن دلکو
شمع کیطرح سے کیون مفت جلاؤن دلکو

۵۴
مجھسی از بہر خدا ترک ملاقات رہے
اور کی بہانسنی کے مدنظر کہات رہے
واسطے میری نہ اب فکر مدارات رہے
جان جائی تو بلاسی مگر اک بات رہے

دل مرا پہر گیا ہے اب تو ترسا ہے تجھسے
بہ خدا اب نہ لگونگا نہ لگونگا تجھسے

۵۵
شکی باتونکو مرے اگ بگولا وہ بنا
تو ہے کیا مال کہ ہوگی مجھی جکی پروا
صورت برق تڑپ کر یہ شرارتسی کہا
لاکہون پہرتے ہین زلیخا کیطرح دم میرا

ہوگی خود یوسف ثانی تری رکہو نہین چاہ
اجی لاحول ولاقوۃ الا باللہ

۵۶
مجکو تہے دلسے خوشامد مری منظور نظر
دنمین سوبار جہکاتا تہا مری قدمونپہ سر
بی کہے زلف کی لیتا تہا بلائین شب بہر
اور مین ذکر سے لاتا تہا نہ تیرا منہ پر

پس دیوار پہٹکنی نہ تجھے دیتا تہا
دم بہے تو سائی مین اوسکے نہ کبہی لیتا تہا

۵۷
منہ لگانیکی ملے مجکو یہ تجھسی تعزیر
چپ بہی ہوا اب کہ بہت کی مری عزت توقیر
ایسی بیطور جو آجاتی ہے لب پر تقریر
اور ہوتا تو سزا دیتا نہ کرتا تاخیر

خیر اچہا ہوا جو کچہ ہوا سب خوب ہوا

مجکو اب جان یہ تو دلمین کہین ڈوب مُوا

۵۸
جا خدا کی لیے جی جا ہی جہان جا نیجے
رہ نظر سان مری آنکھونسی نہان جا نیجے
ڈہونڈہ اپنی لیے اب اور مکان جا نیجے
یاد رکہہ ہوگی آنا نہ یہان جان نیجے

تجکو پروا اگر اکبار نہ میری ہوگی
کبہی سو بار نہ خواہش مجہی تیری ہوگی

۵۹
اُسکے پہر اوس بت بی پیر سے مینی یہ کہا
بہ خدا تیری ہے ہلنی کا تہا سارا جہگڑا
میری جانب سی تو اُم ہے برائی کا بہلا
صحبت عیش کجا اُوسن غمناک کجا

تیری جلنے کی لیے چرب زبانی سب ہے
ہان اسی واسطے کہتا ہون کہانی سب ہے

۶۰
پہر وہ بیکل ہُوگئ جان میری گلی سے لپٹا
ایسی ابے پر کی اوڑائی نرہی عقل بجا
ڈالکر منہ کو گریبان مین شرما کی کہا
بند و بست اب یہ کہلا میری لئی [illegible]

مضطرب دل ہے بہت چین ذرا لا دی
ہجر کا نام نہ لی پہر خدا جانی دی

۶۱
قصہ کوتاہ غم و درد و الم دور ہوئے
ہم بہت شاد ہوی خوش ہوی مسرور ہوی
پہر یہان عیش کے سامان بدستور ہوئے
جو کلام آئی زبان پر اوسی منظور ہوئے

اب وہی ہم ہین وہی وہ وہی صحبت ہے
وہی جلسہ ہی وہی دن ہین وہی عشرت ہے

۶۲
راغب اوس سمت کو ہی جو کہ ہو مرغوب مجھے
ادتی سیکہا ہی پسند آیا جو اسلوب مجھے
طالب اوس بات کا ہی جو کہ ہو مطلوب مجھے
آپ عاشق ہی مرا سمجہا ہی محبوب مجھے

اب تو ہر وقت مری پاس رہا کرتا ہے
گوش دل سے جو مین کہتا ہون سنا کرتا ہے

ہاتھہ بہی جوش تری سامنی وہ جوڑ چکا
رشتۂ مہر کو اغیار سے اب توڑ چکا

ملنی سے حاسد غماز کے منہ موڑ چکا
جتنی اطوار تھی بیہودہ او نہین چھوڑ چکا

سہ

واجب و فرض ہے تجہپر بہی اطاعت اوسکے
سب کی الفت پہ مقدم ہی محبت اوسکے

قطعۂ تاریخ طبعزاد ناظم کشور نثر و نظم جناب میرزا خیر التعلیخان صاحب متخلص بہ نجیب

بیان ماست کہ دی بود آنزمانہ جوش
میان دہر بپا بود کار خانۂ جوش

غلط فتد چو بطرز مجاز حرف زنم
چہ اتحاد حقیقی میان میانۂ جوش

ز اوستاد ازل اولین بروز الست
دگر بدہر بیاموختم ترانۂ جوش

اثر ز بسکہ بہ آتش زبانیش بردم
چو شمع سوخت سراپام از زبانۂ جوش

خوشا زبان و بیانہائی سحر آمیزش
کہ دلفریب بود نظم عاشقانۂ جوش

زمین گداخت مرا فکر سال این واسوخت
چہ نجم سوز و گداز است در فسانۂ جوش

سنہ ۱۲۹۰

قطعۂ تاریخ طبع از طبع سلیم برگزیدۂ لم یزلی میرزا وزیر علی صاحب متخلص بہ قدیم

اچہی صاحب کہ جوش مشہور است
نیک والانژاد و صاحب ہوش

شاعرے گز بیان رنگینش
عندلیبان بوستان خاموش

طرفہ واسوخت کرد چون موزون
شد طلبگار سال آن ز سروش

بہر تاریخ طبع گفت قدیم
ہوش از سر برد فسانۂ جوش

سنہ ۱۲۹۰

تمت

قطعهٔ تاریخ مرتب شدن دیوان هذا از نتایج افکار برادر محمد سلیمانخان صاحب متخلص به اسد ۲۸

سزد توصیف بیحد خاص ذات پاک یزدان را
که گویائی عطا فرمود مشت خاک انسان را

درود و جن و انسان و ملک بر روح آنسرور
که بهرش ناظم کونین نازل کرد قرآن را

تحیت بر روان آل و اصحابش که از صولت
به اسلام اندر آوردند ملک روم و ایران را

و تصنیف لطیف خود کند ترتیب دیوانی
درین ایام چون منظور شد احمد حسن خان را
(نام مصنف دیوان)

مرتب آنچنان بنمود با طرز پسندیده
که داند ناظرش دیدم بعینه باغ رضوان را

ز آب و تاب سر او حشمت انور خجل گشته
ندامت داد مطلع مطلع مهر درخشان را

نماید کهکشان هر سطر در چشم سخن سنجان
کند بین السطورش آب آب انهار بستان را

مسدس نام او را شهرتی در شش جهت داده
پریشان ساخته مخمسه حواس خمس نسیان را

بهر مصرع که وصف قامت موزون دلبر کرد
خجل حسن کلامش ساخت شمشاد گلستان را

بهر شعری که گفت است او ثنائی زلف عنبر بو
به پیچش وقعت یکمو نباشد سنبلستان را

بیان آنجا که بنموده ست خوش چشمی معشوقان
فگند از چشم مردم او بهار نرگستان را

به پیش ابرو و مژگان جانان کس نمی بیند
کمان و تیر و نیزه خنجر و تیغ صفاهان را

ز پیشانی و رخ و ز بینی و خط گل اندامان
چه تشبیهے مه و مهر و گل آتش و ریحان را

نموده منفعل او از لب و دندان مه رویان
عقیق و گوهر و الماس و هم لعل بدخشان را

ازین معنی دهن را نقطهٔ موهوم بر گفته
که در نابود و بودش شک بماند نکته سنجان را

بر ز سیب ذقن از سیب تر گوئی سبق برشک
بہ بخشد آبرو چاه ذقن هم چاه کنعان را

هم از خال سیاه و ز گلوئی صاف شرمنده
ابستاد آن زبان آور دل گبر و مسلمان را

صفای سینه و حسن شکم آنجا که تحریر است
کجا نسبت از و مهر منیر ماه تابان را

بیان حسن ناف انداخت در گرداب حیرانی
به گلزار و بصحرا نرگس و چشم غزالان را

به جستی داد مضمون کمر را آنچنان بندش
که باریکی فکرش گشت ظاهر موشگافان را

نوشته هر کجا تعریف دست و پای محبوبان
ز حسنش نسبتی اصلا نه شمع و شاخ مرجان را

مه نو نادم از ناخن خجل بدر از کف دستش
کف پای نگارین آئینه مهر درخشان را

به انداز و به عشوه از بتان هند تمثیلی
ز ناز و حسن کو باشد پری و حور و غلمان را

مقامی خندهٔ معشوق و جای گریهٔ عاشق
بد او از تاب طغیانی خجالت برق و باران را

ز سینه سوزی عشاق گر جای رقم کرده
بدو نسبت نماند ای دل که لمعی شمع سوزان را

به چشم غور بعد از دیدن گلدستهٔ عشقش
به شد لاحق چو فکر سال او طبع سلیمان را

پی تاریخ هاتف گفت جوش خوش بیان نجم
بنموده از دل جان ای اسد ترتیب دیوان را

نکردن تاریخ من گفتم ... دیوان را

هاتف سنه ۱۲۸۵ هجری

قطعهٔ تاریخ از نتایج افکار شاعر نامدار اوستاد نا و مولانا جناب تدبیر الدوله مدبر الملک منشی سید مظفر علیخان صاحب بهادر جنگ متخلص به اسیر سلمه القدیر

ہوا جو بار دگر طبع یہ کلام فصیح
کہ جس کا حسن ہے ارباب فہم پر ظاہر

لکھا اسیر نے تاریخ طبع کا مصرع
کلام جوش ہے قند مکرر و نادر ۱۲۹۰

قطعهٔ تاریخ تصنیف شیخ محمد جان صاحب متخلص به شاد معروف به پیر و مرید شیخزاده لکهنو تلمیذ مرزا علی اکبر شیرازی متخلص به عارف در فارسی و در اردو

شاگرد سید حسن عسکری عرف میر کلّو صاحب متخلص بہ عرش

تبارک اللہ چو دیوان جوش شد مطبوع — سخنوران ز کلام نکو شدہ خرسند
سنین سال بدیوان جوش گیر از عرش — چہار چند بآیات کن اعادکن دہ چند

سنہ ۱۳۰۹ھ

قطعۂ تاریخ از نواب فضل علیخان بہادر عرف نواب لاڈلی مرزا صاحب متخلص بہ شوق شاگرد منشی امیر اللہ صاحب متخلص بہ تسلیم

ہوا پہر طبع احسان خدا سے — بلاغت نامہ جوش نکتہ دان کا
لکہوای شوق یہہ مصراع تاریخ — چہپا دیوان دوبارہ خوش بیان کا

سنہ ۱۳۰۹ھ

قطعۂ تاریخ طبع سید ذاکر حسین صاحب متخلص بہ یاس تلمیذ جناب میر نواب صاحب مونس مدظلہ

ہوا طبع دیوان جوش سخنور — عیان جس سے ای یاس شان سخن ہے
قلم نے رقم کی یہہ تاریخ رنگین — چہپا آج کیا بوستان سخن ہے

سنہ ۱۳۰۹ھ

قطعۂ تاریخ طبع از نتایج افکار میر وزیر متخلص بہ نور صاحب دیوان

نور دیوان جوش از دو زون — پہر دوبارہ ہے لاجواب چہپا
پہر تاریخ طبع و لے کہا — کہہ کہ اب پہر یہ انتخاب چہپا

سنہ ۱۳۰۹ھ

قطعۂ تاریخ طبع دیوان ریختہ قلم جادو رقم نواب احمد حسن خان صاحب عقل و ہوش متخلص بہ جوش

جنکی نام پاک مین لفظ نول ہی اور عرش — اونپہ ہی آفاق مین دانشوریکا خاتمہ
اپنی طبع مین مکرر طبع دیوان وہ کیا — جسکی لفظون مین ہے معنی پروریکا خاتمہ
۱۱ رجب ۱۳۰۹ ۱۱ عیسوی مین ہے یہ جوش — آج کہدو ہے اسیمین شاعریکا خاتمہ

سنہ ۱۳۰۹ع

خاتمۃ الطبع و قطعہ تاریخ دیوان ہذا انتہی شیخ کلک در سلک جناب حشمت الدولہ بہار الملک سید محمد غضنفر علیخان بہادر صولت جنگ متخلص بہ حکیم ابن جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علیخان بہادر بہادر جنگ متخلص بہ اسیر اعلی اللہ مقامہ

نحمد للہ الاحد و نصلی علی محمد و آلہ لا تحصی و لا تعد اما بعد طالبان علم و فن و شائقان شعر و سخن کو مژدہ ہو کہ دیوان بلاغت عنوان فصاحت بنیان کہ اوراق اوسکے برنگ اوراق گل شبنم زدہ افشانی ہین اور معانی آبدار اوسکے سر جوش بادہ ریحانی ہین ترنج جلد صفر اشکن تلخیٔ غم ہے خط جدول شل خط ساغر ہوشربائی عالم ہے سواد خط ہمرنگ ابر بہار ہے ہر بیاض صفحہ سی لمعۂ برق آشکار ہے طرفہ باغ ہے کہ حاشیۂ رنگین سے لالہ زار ہے تازہ گلزار ہے کہ سواد سطور شکین سے سیر بہار ہے مصنفہ جناب نواب نامدار انتخاب روزگار شاعر فصیح اللسان ناظم خوش بیان جنکا حال شاگردی و کیفیت حسب و نسب تقریظ بہارستان جوش دیوان ثانی مین جو ۱۸۹۳ عیسوی مطابق ۱۳۱۱ ہجری کے مطبع کارنامہ مین باہتمام جناب مولوی محمد یعقوب صاحب بطرز خوب و خوش اسلوب چھپا ہے مفصلاً و مشرحاً رقم ہے حوالہ قلم ہے اب مکرر لکھنا اوس کا طول اور سراسر فضول جانا احمد حسن جنان عرف اچھی صاحب صاحب فہم و ہوش و اسمہ چمنستان جوش اشعار

عشق ورزو سخن بہ تقریرش | صفحہ والہ شود بہ تحریرش
خامہ اش چون شود رقم پرداز | خط بہ تحسین بر آورد آواز
بہ شکست خطش درستی طرز | رقمش در سیاہ مستی طرز

ورق آرد چو بهر او گل تر ؎		بلبل از بال خود کشد مسطر ؎

قبل ازین بزمان سابق در شهر ذیقعده سنه ۱۲۸۷ هجری مطابق ماه فروری سنه ۱۸۷۱ عیسوی کے مطبع کثیر المنافع دار العیار سے اوده اخبار جناب مستطاب منشی والا شان بلند مکان عالی دودمان قدردان کملائی اهل جهان دقیقه شناس شعر و سخن ملجا و ماوائی اهل فن که فی الحقیقت ماه فلک اونکے چشمه سار حشمت مین ماهی هے اور کبوتر آسمان اونکے مرغزار رفعت مین چاهی هے آئینه سکندر پس افتاده راه پیش بینی هے اور نگین سلیمان زیر دست خاتم بالانشینی هے نظم

کف همت چو بحر دریا کشاید ؎		حبابش حقه گوهر نماید ؎
قضا در خور و همت دولتش داد		بقدر رفطرت خود شوکتش داد ؎

یعنی جناب منشی نول کشور صاحب ادام الله اقباله و اجلاله مین چهپ کر مشهور روزگار اور گوشزد اهل جوار و دیار هوا تها از آنجا که معانی بلند نے مزه دکهایا ایک عالم خریداری کو آیا چنانچه مشتریان گوهر سخن نے دست بدست خرید لیا نهایت مطالعه سے حظ اوٹهایا اب وه نسخه مانند کیمیا کمیاب بلکه عنقا وار نایاب هے مدت قلیل مین سب نسخه تمام هوگئے پهر جو خریدار آئے پهر گئے بی نیل مرام هوگئے لهذا جناب منشی صاحب موصوف نے که قدردان شاعران فصیح اللسان و مرتبه شناس ذی کمالان هین بکمال شوق و خواستگاری خریداران اوس چمنستان سکندر گلستان کو مکرر چهاپنے کا حکم دیا اور آخر ماه جمادی الاولی سنه ۱۲۹۰ هجری

مطابق ماہ جولائی ۱۸۸۳ عیسوی کے نقش و نگار تصحیح سے آراستہ ہو اور چند غزلین و
خمسے جو بعد طبع ہونے نسخۂ اول کے بطرح شاعران لکھنو نواب صاحب ممدوح نے
موزون فرمائی تہے جناب منشی صاحب نے اونہین بھی طلب کر کے ردیف وار شامل
دیوان کیا اور بنا بر امتیاز کلام سابق و حال کے اونکے پیشانی پر لفظ جدید لکھوا دیا
یقین کہ اب شایقین وقت ملاحظہ سابق سے دونا لطف اوٹہائین سخن سنجان
نازک خیال باریک بین ذی کمال ترکیب تناسب الفاظ و حسن بندش و عمدگیئے
مضامین کو پسند فرمائین دلسے خواستگار ہون نقد جانسے خریدار ہون کسی
شاعر کے کلام کے واسطے یہ بات حاصل نہین ہوئی ہے کہ اتنا جلد مکرر چہپا ہو اور
مقبول طبع اہل جہان ہوا ہو مصرع قبول خاطر و لطف سخن خداداد است
الحمد للہ والمنہ کہ نسخۂ مذکور پہر طیار ہو گیا شہرہ طبع کا کوچہ و بازار ہو گیا
آرزوئی مشتاقان بر آئی اپنی مراد پائی شعر

سخن گفتم بامید تمیزی	گہر سفتم بہ تکلیف عزیزی

قطعۂ تاریخ طبع یہ ہے

زہی کلام کہ بوئی گل است معنی آن	چو گل بہ باغ سخن لفظ لفظ جلوہ فروش
حکیم مصرعۂ تاریخ طبع کرد رقم	کہ طبع بار دگر شد کلام نازک جوش ۱۳۰۰ھ

قطعۂ تاریخ طبع از نتایج افکار شاعر نامدار مشہور شہر و دیار جناب منشی میانداد خانصاحب متخلص بہ سیاح ساکن ملک سورت

چو شد طبع سیاح آن نسخۂ	کہ بودہ درو نظم والائی جوش
تو ناگاہ تاریخ طبعش سروش	بگفتہ کہ نادر سخنہائی جوش ۱۳۰۰ھ

غلطنامہ چمنستان جوش اور وہ الفاظ و حروف جو چھپنے میں رہ گئے ہین اور
بہتر بنانیوالی نے نہین بنائی ہین یا بنائی ہین تو غلط بنائی ہین شایقین وقت معائنہ
جہان غلطی پائین یا کوئی لفظ پڑھا نہ جائی تو اس غلط نامہ مین ملاحظہ فرمائین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح		صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۹	نصین	نہین		۹	۹	سوت	موت
۳	۱۲	سایہ	سایا		۱۰	۶	×	مسی
۴	۶	اسوقت	اوسوقت		رر	۱۰	سوائی	رسوائی
رر	۱۴	آئینہ	آئنہ		رر	۱۳	رہنا	رعنا
رر	۱۸	آئینہ	آئنہ		رر	۱۴	و دریا	یہہ دریا
۵	۱	چُھ	چھ		رر	۱۷	درجیب قبا	درون جیب قبا
رر	۴	×	بلا		۱۱	۲	آئینہ	آئنہ
رر	۵	نہا	تنہا		رر	۷	×	یہہ
رر	۹	یار	بار		رر	۱۵	×	نرہا
۷	۷	ہے	تھے		۱۲	۱۵	×	افسوس
۸	۱۴	×	جھومتا		۱۳	۵	رہین	زمین
۹	۱	سرکشی پر ترا	سرکشی پر جو ترا		۱۴	۱۳	×	یہہ
رر	۳	مہ مہر	مہ مصر		۱۵	۱	آئینہ	آئنہ
رر	۸	دل اسلام	دلِ اسلام		رر	۸	چاروکا	چار دن کا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴	۱۰	آئینہ	آئنہ
؍؍	؍؍	سے ہے	آیدہ آہا ہے
۱۶	۶	تہا ہو	رہتا ہے
؍؍	۸	؍؍	اک
۱۸	۵	ادا بلا بلکا	ابوالا بلکا
۱۹	۱۳	جاتہ ہے	جاتہ رہیں
۲۰	۱۸	سور	صور
۲۱	۱۱	اوہیول	اور ہیوئی
۲۲	۹	آہیئی	آنئی
۲۴	۱	آئینہ ہیر	آئنہ ہیر
؍؍	۵	ٹنایا	ٹلیا
۲۵	۱	٭	آئنہوی
۲۷	۱۵	سا	تہا
۲۸	۱۲	٭	یہم
؍؍	۱۹	راستی	رہتی
۲۹	۱۲	صیاد	صیاد کا
؍؍	۱۶	٭	یمن رستے
۳۰	۱	ہوسہ	بوسہ
؍؍	۱۲	پار	بار
۳۱	۱	بسو	وہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
؍؍	۱۰	رخسا	رخسار
۳۲	۸	بہلا	بلا
۳۳	۱۷	جوش	عرش
؍؍	۵	اہی یا بر	ای یا بر
؍؍	۹	لازم ہے	لازم تھے
۳۵	۱۱	نشتنا	مشتعل
۳۶	۸	٭	پہر
؍؍	۱۳	ششتر	نشتر
۳۸	۱۰	غم کش الجھ	تمش الجھ
۳۹	۱۰	گر	کر
۴۱	۱۰	جو را نکے	جو رو نکے
۴۳	۱۳	جوشی حزن	جوش کیے
۴۴	۱۵	کیہل ہے	کیہل رہے
۴۷	۸	بدن	دہن
۴۸	۱۵	باکپن	بانکپن
؍؍	۱۵	اوسکی	اکسبہ
۵۱	۱۱	پر	پہ
۵۳	۱۴	ابرو	ابروئے
۵۵	۱۲	لگ گیا	لگ لیا
۵۹	۱	٭	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۲	۵	جلیبے	جیبے
؍؍	۱۴	ڈہونڈ ہتا	ڈہونڈہتا
۶۳	۶	لیونے	لبونے
۶۵	۷	یہی	بہی
؍؍	۱۴	جو نہیں	یو نہیں
۶۷	۱۹	نیائی	بنائی
۷۱	۱۴	نکلا	گذرا
۷۲	۹	کلی	نکلی
۷۴	۴	پر	پہ
۷۶	۱۴	٭	تو ہمین
۸۲	۱۴	تتاتی	سناتی
؍؍	۱۹	آئینہ	آئنہ
۸۴	۱۰	٭	نابردار
۸۶	۱۸	نعت منقبت	نعت و منقبت
؍؍	۱۹	٭	اگر آن
۸۹	۴	کیا ہی	کیا بہی
۹۱	۱۴	مالید	مالیدہ
؍؍	۱۵	عارض کا	عاشق
۹۲	۱۶	غل	شکل
۹۴	۱۹	آنا ہی	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۵	۱۳	×	جانِ و	۱۲۶	۸	×	رُخ و	۱۶۶	۹	زرق	رزق
۱۰۰	۶	گردشن پا	گردشِ پا	〃	۱۹	×	مین سیہ	〃	۱۳	آشنا	اپنا
〃	۱۵	نازمین	نازنین	۱۲۹	۱۳	×	محمل	۱۶۷	۱۴	نصیبت	مصیبت
۱۰۲	۱۵	×	چشمِ بد دور	〃	۱۸	×	اک	۱۶۸	۸	صف	وصف
۱۰۳	۱۴	×	فرقتِ عمری	۱۳۰	۱۴	وگرہم	وُرہم	۱۷۰	۱۰	پالی	پانی
۱۰۴	۳	×	تدبیر	۱۳۲	۹	×	دو چار	۱۸۱	۹	محو	سہو
〃	۱۰	×	سر	۱۳۳	۹	×	باہم دگر نہ	۱۹۷	۴	دکیہی	دیکہی
۱۰۵	۱۳	×	ہمکو صبا	۱۴۸	۵	ارض سما	ارض و سما	۲۰۳	۱۹	وُز	دُرّ
۱۰۸	۳	آئینی	آہنی	۱۵۱	۷	گہ خاک	گیا خاک	۲۰۵	۱	غنم	غم
〃	۸	×	بنون	〃	۱۹	ملتا	ہلتا	۲۰۷	۶	دین کا	دو تن کا
۱۰۹	۶	×	ٹیڑہا	۱۵۲	۱۰	لاٹا	لاتا	۲۰۹	۴	آئین	آئی
۱۱۰	۷	انجیر	بخیر	۱۵۴	۱۹	×	چست	۲۱۰	۱۷	بلاخیز	جنون خیز
۱۱۲	۳	×	بیچندا	۱۵۶	۹	ہی یار کا	بتوں کا وہ	۲۱۱	۱۳	جسکی	جنکی
۱۱۳	۷	×	فرمائی	۱۵۷	۱۹	اوسکو	جسکو	۲۱۲	۱۹	لی جبر	لی خبر
۱۱۴	۸	×	راز	۱۶۰	۹	لیا	کیا	۲۱۳	۱۵	یا توں کو	باتوں کو
۱۲۰	۵	×	غماض شمع	۱۶۱	۱۹	×	تو بہی	۲۱۶	۶	بہی	بنی
〃	۱۴	×	غیر	۱۶۳	۱۱	دلبر	قاتل	۲۱۷	۱۶	اوسکو شتابی	اوسکو تو کوئی
〃	۱۴	×	ظل	〃	۱۶	رخسار	رخسار	〃	۱۰	پرکا نا	پرکالہ
۱۲۳	۱۵	×	فرمانا ہے	۱۶۴	۸	بہی	بہی	۲۲۲	۳	سال	طبع
۱۲۴	۱۰	×	زلف کی	۱۶۵	۶	باری	باری				

تمام شد بخط خام عبدالرحیم عفی عنہ